پہلی بار

کتاب مصدر فیوض کی تصحیح و تسہیل و اضافہ

مسمّٰی بہ

تنویرِ مصدرِ فیوض

از

طالب دعا: فضل احمد چشتی عفی عنہ لاہوری

مکتبہ افکار اہلسنتہ



اگر تم علم نہیں رکھتے، تو اہل علم سے دریافت کرو (القرآن)

لائبریری میں کتب کی فرمائش لکھ کر کی جائے اس کے علاوہ کسی بھی قسم کی پوسٹنگ تصاویر تقاریر تحاریر آڈیوز ویڈیوز اشتہارات سوالات یا بحث مباحثہ کرنے کی سخت ممانعت ہے---



رضاکی تلوار لائبریری
2.1K members



9702055283
last seen yesterd

مصطفیٰ جمیل اعوان

علوی

پہلی بار

کتاب مصدر فیوض کی تصحیح و تسہیل و اضافہ

مُسَمّٰی بہ

تنویرِ مصدرِ فیوض

از

طالبِ دعا فضل احمد چشتی لاہوری عفی عنہ

مکتبۃ اَفْکَارُ اَھْلِ السُّنَّۃِ

خادمِ خواجگانِ چشت اہلِ بہشت

مفتیِ عرب و عجم حضرت علامہ مولانا مفتی

فضل احمد

چشتی صاحب مدظلہ العالی

محافظِ ایمان

ادب، غیرت اور کُفر مخالفت

پیش لفظ

فارسی زبان کی حاجت و اہمیت کسی پر مخفی نہیں کیونکہ ایک تو سید عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بعض اوقات اس میں کلام فرمانا بعض احادیث میں وارد ہوا ہے اگرچہ ضعیف ہیں۔ اور اس کے بعض کلمات کا استعمال بھی بعض علماء جیسے امام بخاری علیہ الرحمۃ کے خیال کے مطابق آپ ﷺ سے ثابت ہے دوسرا صوفیۂ کرام جو خلاصۂ کائنات ہیں ان میں سے عجمیوں کے علوم و معارف اور مواعظ و حکم کی کثیر مقدار اسی زبان شریف میں محفوظ و متداول ہے۔ برصغیر ہندوستان میں مسلم حکومتوں کی سرکاری زبان ہونے کا شرف بھی اسی کو حاصل رہا۔ امام اہل سنت افغانی بریلوی علیہ الرحمۃ فتاویٰ رضویہ شریف جلد ۲۳ صفحہ ۳۹۱ پر فرماتے ہیں۔

''انگریزی، چینی، جاپانی، جرمنی، لاطینی جو زبان غیر اسلامی ہو جسے اسلام نے فارسی اور اردو کی طرح اپنا خادم نہ کرلیا جس کی وہ زبان نہ ہو اُسے بلاضرورت اس میں کلام نہ چاہیے''

غرضیکہ اسلام کی خدمتگار زبانوں میں اس کا دوسرا رتبہ ہے لیکن جب انگریز غدار، مکار نے اپنی اُس غداری اور مکاری سے جو اُس کی صفاتِ لازمہ میں سے ہیں ہندوستان پر اپنا منحوس تسلط قائم کیا۔ تو اس نے پہلی فرصت میں مسلمانوں کی فرسودہ حکومت و سیاست کے خاتمے کے بعد نظامِ تعلیم اور نظامِ کاشتکاری کو درہم برہم کر دیا تا کہ حکومت کے ساتھ دین و معیشت بھی برباد ہو جائیں۔ اُس ملعون نے فارسی زبان کی سرکاری و سیاسی حیثیت ختم کر دی جس کے بعد عوام و خواص کے دلوں میں اس کی سابقہ قدر ختم ہونا لازمی نتیجہ تھا۔ اور اس کی جگہ انگلش نے سرکاری و سیاسی اور تعلیمی وقار حاصل کرنا شروع کر دیا۔ جس کی بنا پر بزرگان دین کی علم و حکمت اور مواعظ حسنہ کے ذخائر قدیمہ و حدیثہ سے مسلمانوں کی لاتعلقی میں اضافہ ہوتا چلا گیا اور انگریزوں کی ناپاک فکر و جہالت سے وابستگی روز افزوں ہوتی گئی اور نوبت بایں جارسید کہ دینی مدارس میں بھی فارسی زبان یا تو برائے نام رہ گئی کہ جس کی چند کتابیں بغیر قواعد و ضوابط کے غلط ملط ترجمہ کے ساتھ پڑھائی جا رہی ہیں۔ نہ عبارت پر صحیح گرفت نہ مطلب و معنی سے کوئی مطلب یا محض زبان من حیث الزبان باقی رہ گئی ہے۔ جن کے لئے جدید فارسی کی بے کار اور کفر اور لادینیت سے لبریز کتابیں پڑھی پڑھائی جا رہی ہیں اور رومیات و عطاریات و سعدیات و اقبالیات کے ذخائر بالائے طاق کسی صاحب دل کے منتظر پڑے ہیں۔

تھا جو ناخوف بتدریج وہی خوب ہوا
کہ غلامی میں بدل جاتا ہے قوموں کا ضمیر (اقبال)

ناچیز نے اپنے محسن و مربی کامل مجددِ ملتِ اسلامیہ مدّ ظلّہٗ کے پُرزور ارشادات کے مدنظر اسلاف کی مقدس کتب سے صحیح فیض یاب ہونے کے لئے فارسی قواعد کی مشہور کتاب مصدرِ فیوض مصنفہ منشی نذیر الدین حسن شائق سنی حنفی رحمۃ اللہ علیہ جو تصحیح و تسہیل و بقدرِ ضرورت اضافہ کی محتاج تھی اس کی تمام تر ضرورتوں کو پورا کرتے ہوئے مصنف علیہ الرحمۃ کی روح کو ثواب پہنچانے کے لئے پیش کرنے کا شرف حاصل کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مقاصد بروئے کار لائے۔ (آمین بجاہ النبی الامین)

مُقَدِّمَہ اِصْطِلَاحَاتْ کے بیان میں

حَرَکَتْ= پیش، زبر، زیر کو کہتے ہیں۔

مُتَحَرِّکْ= وہ حرف جس پر حرکت ہو۔

ضَمَّہ، ضَمْ= پیش کو کہتے ہیں۔

فَتْحَہ، فَتْحْ= زبر کو کہتے ہیں۔

کَسْرَہْ، کَسْرْ= زیر کو کہتے ہیں۔

رَفْعْ= فارسی میں اس پیش کو کہتے ہیں جو لفظ کے آخری حرف پر ہو۔ جیسے زَیْدٌ۔

نَصْبْ= فارسی میں اس زبر کو کہتے ہیں جو لفظ کے آخری حرف پر ہو۔ جیسے زَیْدًا۔

جَرْ= فارسی میں اس کسرہ کو کہتے ہیں جو لفظ کے آخری حرف پر ہو۔ جیسے زَیْدٍ۔

مَضْمُوْمْ= جس حرف پر پیش ہو۔

مَفْتُوْحْ = جس پر زبر ہو۔

مَکْسُوْرْ = جس کے نیچے زیر ہو۔

مَرْفُوْعْ = جس پر رَفْعْ ہو۔

مَنْصُوْبْ= جس پر نَصْبْ ہو۔

مَجْرُوْرْ = جس پر جر ہو۔

سُکُوْنْ = جَزْمْ کو کہتے ہیں۔

سَاکِنْ اور زَدَہْ = وہ حرف جس پر جزم ہو۔

اَلِفِ مَمْدُوْدَہْ = فارسی میں وہ الف ہے جو دوسرے الف کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے جیسے آمَدْ= آصِفْ

اَلِفِ مَقْصُوْرَہْ = فارسی میں وہ الف ہے جو دوسرے الف کے ساتھ نہ ملے جیسے اَگَرْ، اَخْتَرْ

تَشْدِیْدْ = ایک جنس کے دو حرفوں کو ملا کر پڑھنا جیسے حَقًّا

مُشَدَّدْ = وہ حرف جس پر تشدید ہو جیسے فَرَّخْ کی رے اور حَقًّا کا قاف۔

مَاقَبْلْ = وہ حرف جو کسی حرف کے داہنی طرف ہو جیسے رَبْ کی رے بے کا ماقبل ہے۔

مَابَعْدْ= وہ حرف جو کسی حرف کے بائیں طرف ہو جیسے رب کی بے رے کا مابعد ہے۔

مَوْقُوْفْ= وہ حرف جو خود اور اس کا ماقبل ساکن ہو جیسے زَرْدْ کی دال اور دوست کا سین، تے۔

مُعْجَمَہ اور مَنْقُوْطَہ= وہ حرف جو نقطہ رکھتا ہو جیسے ب ت ث ج خ

فَوْقَانِی = وہ حرف جس کے اوپر نقطہ ہو لیکن اصطلاح میں صرف تے کو فوقانی کہتے ہیں۔

تَحْتَانِیْ= وہ حرف جس کے نیچے نقطہ ہو لیکن اصطلاح میں صرف یے کو تحتانی کہتے ہیں۔

مُوَحَّدَة = وہ حرف جس کا ایک نقطہ ہو لیکن اصطلاح میں فقط ''ب'' کو موحدہ کہتے ہیں۔

مُثَنَّاة = وہ حرف جس کے دو نقطے ہوں لیکن اصطلاح میں صرف ''ت'' کو کہتے ہیں۔

مُثَلَّثَة = وہ حرف جس کے تین نقطے ہوں لیکن اصطلاح میں صرف ''ث'' کو کہتے ہیں۔

تَازِیْ، عَرَبِیْ = وہ حرف جو صرف زَبَانِ عَرَبِیْ میں آتے ہیں اور وہ کل آٹھ حرف ہیں ث ح ص ض ط ظ ع ق لہٰذا جس لفظ میں ان آٹھ حرفوں میں سے کوئی حرف پایا جائے اس لفظ کو عربی جانو سوائے شَصْتْ (ساٹھ) اور صَدْ (سو) کے کیونکہ یہ دونوں فارسی ہیں اور ان دونوں کی صاد اصل میں سین تھی۔

عَجَمِیْ اور فارسی = وہ حرف جو فارسی زبان سے خصوصیت رکھتے ہیں اور عربی زبان میں نہیں آتے۔ وہ کل چار ہیں۔ پ چ ژ گ اصطلاح میں ان کو بائے فارسی، جیم فارسی زائے فارسی اور کاف فارسی کہتے ہیں۔

واوِ مَعْرُوْفْ = وہ واوِ ساکن جس کے ماقبل پر ضمہ ہو اور خوب ظاہر ہو کر پڑھی جائے جیسے نور کا واوَ۔

وَاوِ مَجْهُوْلْ = وہ ساکن واو جس کے ماقبل پر ضمہ ہو اور خوب ظاہر نہ پڑھی جائے جیسے کور کا واو (اندھا)

یائے معروف = وہ ساکن یا جس کا ماقبل مکسور ہو اور پوری ظاہر ہو کر پڑھی جائے جیسے نبی کی یا۔

یائے مَجْهُوْلْ = وہ ساکن یا جس کا ماقبل مکسور ہو اور پوری ظاہر نہ پڑھی جائے جیسے کیے اور بے کی یا۔

حَذْفْ = کسی لفظ کو دور کرنا۔

مَحْذُوْفْ = وہ لفظ جو دور کیا گیا ہو جیسے بُدْ سے واو محذوف ہے اصل میں بُوْدْ تھا۔

مَلْفُوْظْ = وہ حرف جو پڑھنے میں آئے۔

غیر مَلْفُوْظْ = وہ حرف جو پڑھنے میں نہ آئے۔ فقط لکھنے میں آئے جیسے خود کی واوَ۔

مُخَفَّفْ = وہ لفظ جس میں سے کوئی حرف کم کیا جائے جیسے بُدْ مخفف ہے بود کا۔

صِیْغَهْ = لفظ کی مخصوص شکل کو کہتے ہیں جیسے آمد صیغہ واحد غائب ہے یعنی اس کی مخصوص شکل واحد غائب کی ہے

وَاحِدْ = ایک کو کہتے ہیں۔

تَثْنِیَهْ = دو کو کہتے ہیں۔

جَمْعْ = دو سے زیادہ کو کہتے ہیں۔

مَصْدَرْ = وہ لفظ جس سے دوسرے لفظ بنیں اور فارسی میں مصدر کے آخر دن یا تن ہوتا ہے۔ اور اردو ترجمہ کے آخر میں ''نا'' ہوتا ہے جیسے کردن (کرنا) لہٰذا گردن مصدر نہیں کیونکہ اس سے دوسرے لفظ نہیں بنتے۔

مُشْتَقْ = وہ لفظ جو مصدر سے نکلے جیسے آمدن سے آمد

جَامِدْ = وہ لفظ جو مصدر سے نہ بنا ہو جیسے مرد۔

مُتَکَلِّمْ = بات کرنے والے کو کہتے ہیں۔

مُخَاطَبْ = جس سے بات کی جائے۔

غَائِبْ = جس کی کسی سے بات کی جائے۔

کَلِمَۃْ = وہ اکیلا لفظ جو بامعنی ہو یا وہ لفظ جس کا اکیلا معنی ہو یا وہ اکیلا لفظ جو اکیلا معنی بتائے۔

کَلِمَۃْ تین قسم ہے

اِسْمْ = وہ کلمہ جس کا معنی دوسرے کلمہ ملائے بغیر سمجھا جائے اور اس سے کوئی زمانہ نہ سمجھا جائے جیسے مرد وزن

فِعْلْ = وہ کلمہ جس کا معنی بغیر دوسرے کلمے کے سمجھ آئے اور اس سے کوئی زمانہ سمجھا جائے جیسے آمد (وہ آیا)

حَرْفْ = وہ کلمہ جس میں یہ دونوں باتیں نہ ہوں یعنی نہ تو تنہائی کی صورت میں اس کا معنی سمجھا جائے اور نہ زمانہ سمجھا جائے جیسے در، بر وغیرہ۔

زمانے تین ہیں:

مَاضِی = گذرا ہوا زمانہ۔

حال = موجودہ زمانہ۔

مُسْتَقْبِلْ = آنے والا زمانہ۔

فعل ماضی = وہ فعل جس سے کسی کام کا گزرے ہوئے زمانے میں واقع ہونا سمجھا جائے جیسے کَرْدْ (اس نے کیا)

فعل حال = وہ فعل جس سے کسی کام کا موجودہ زمانے میں واقع ہونا سمجھا جائے جیسے مِیکُنَدْ (وہ کرتا ہے)

فعل مستقبل = وہ فعل جس سے کسی کام کا آنے والے زمانے میں واقع ہونا سمجھا جائے جیسے خواہد کرد (وہ کرے گا)

فِعْلِ اَمْرْ = وہ فعل جس کے ذریعے کسی کام کو طلب کیا جائے کُن (تو کر)

فِعْلِ نَہِی = وہ فعل جس کے ساتھ کسی کام سے روکا جائے جیسے مکن (نہ کر)

حَاصِلِ مَصْدَر = جو مصدر کا نتیجہ ہو جیسے گُنْجِیدَنْ کا حاصل مصدر گنجائش ہے۔ مصدر دو قسم کا ہے مفرد، مرکب

مُفْرَدْ مَصْدَرْ = جو اکیلا کلمہ ہو جیسے کَرْدَنْ گُفْتَنْ وغیرہ

مُرَکَّبْ مَصْدَرْ = جو دو یا دو سے زیادہ کلموں سے بنا ہو جیسے گُوْش کَرْدَنْ۔ مفرد مصدر کے مُشْتَقَّات مفرد اور مرکب کے مرکب ہوتے ہیں۔

مُثْبَتْ = جس سے کسی کام کا ہونا سمجھا جائے جیسے کرد (اس نے کیا)

مَنْفِیْ = جس سے کسی کام کا نہ ہونا سمجھا جائے جیسے نکرد (اس نے نہیں کیا)

مَعْرُوْف = جس کا کرنے والا معلوم ہو جیسے کشت زید

مَجْهُوْلْ = جس کا کرنے والا معلوم نہ ہو جیسے کشتہ شد زید (مار ڈالا گیا زید)

لَازِمْ = وہ جو فاعل پر پورا ہو جائے اور مفعول کی ضرورت نہ رکھتا ہو جیسے رفت زید (گیا زید) رفت فعل لازم ہے زید اس کا فاعل ہے۔

مُتَعَدِّیْ = جو فاعل کے ساتھ مفعول کا بھی طلب گار ہو جیسے زد زید عمروا (مارا زید نے عمرو کو) زد فعل متعدی ہے زید اس کا فاعل اور عمرو مفعول بہ اور را علامت مفعولی ہے۔

حُرُوْفِ عِلَّتْ = و، ا، اور 'ی' جن کا مجموعہ وای ہے۔ یہ حروف علت حرکت کی درازی سے پیدا ہوتے ہیں اس طرح کہ ضمہ کی درازی سے واو، فتحہ کی درازی سے الف اور کسرہ کی درازی سے یا پیدا ہوتی ہے مثلاً بُ کے ضمہ کو لمبا کرنے سے بُو بن جائے گا علی ہذا القیاس۔

حُرُوْفِ مَدَّہْ = حرف علت ساکن اور اس کے ماقبل کی حرکت اس کے موافق ہو یعنی واو ساکن کا ماقبل مضموم جیسے جنوں الف کا ماقبل ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے جیسے جاں اور یا ساکن ماقبل مکسور ہو جیسے دین تو ایسے حروفِ علت کو مدہ کہتے ہیں۔

فِعْلِ مُضَارِعْ = وہ فعل جس سے کسی کام کا زمانہ حال یا استقبال میں واقع ہونا سمجھا جائے جیسے کند (وہ کرے) یعنی کرتا ہے یا کرے گا۔

مُرَادِفْ، مُتَرَادِفْ = وہ دو لفظ جن کے معنی ایک ہوں جیسے آتِش اور آذَر دونوں کا معنی آگ ہے۔

مُشْتَرَکْ = وہ لفظ جس کے ایک سے زیادہ معنے ہوں۔ جیسے چشم (آنکھ اور امید)

مَعْرِفَہْ = وہ اسم جو معین شئی کا نام ہو جیسے عمر، زید وغیرہ

نَکِرَہْ = وہ اسم جو غیر معین چیز کا نام ہو جیسے کتاب اور لگام۔

مُقَدَّرْ = وہ لفظ جو عبارت میں نہ ہو اور اس کا معنی مراد ہو جیسے ابتدا میکنم مقدر ہے

ع بنام جہاں دارِ جاں آفریں سے پہلے

واوِ مَعْدُوْلَہْ = وہ واو جو لکھنے میں آئے اور پڑھنے میں نہ آئے اور یہ واو فارسی میں ہمیشہ خ کے بعد آتی ہے جیسے خود، خویش۔

ہائے مُخْتَفِیْ = وہ ہا جو کلمے کے آخر میں محض حرکت کو ظاہر کرنے کے لئے آئے اور پڑھنے میں نہ آئے جیسے پروانہ، بندہ۔

مُتَشَابِہْ = وہ حرف کہ آپس میں ایک صورت کے ہوں جیسے ب ت ث

اشباع = حرکت کو لمبا کرنا اس طرح کہ اس سے حروفِ علت میں سے کوئی حرف پیدا ہو جائے۔ حروفِ علت تین ہیں و، ا، ی۔ ضمہ کو لمبا کرنے سے واو اور فتحہ کو لمبا کرنے سے الف اور کسرہ کو لمبا کرنے سے یا پیدا ہوتی ہے جیسے اُفْتَاد، اُوفتَاد، اَچَار، آچَار، آتِشْ، آتِیشْ۔

تَرْخِیْمْ = کلمہ کے آخر سے حرف گرا دینا جیسے مان مُرَخَّمْ ہے مانند کا (مثل، طرح) اور گوزْ مرخم ہے گوَزَنْ کا (جنگلی گائے یعنی بارہ سنگھا)

مُرَخَّمْ = جس میں ترخیم کی گئی ہو۔

مصادر (الف)

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
آختن	کھینچنا تلوار وغیرہ	آخد، آختد	آگندن	بھرنا	آگند
آراستن	سنوارنا	آراید	آلائیدن	آلودہ ہونا، آلودہ کرنا	آلاید
آرمیدن، آرامیدن	آرام کرنا، آرام دینا	آرامد	آلودن	آلودہ ہونا	//
آروغیدن	ڈکار لینا	آروغد	آماسیدن	سوجنا	آماسد
آزمائیدن، آزمودن	آزمانا	آزماید	آمرزیدن	بخشنا	آمرزد
آزاریدن	ستانا	آزارد	آموختن	سیکھنا سکھانا	آموزد
آزردن	آزردہ کرنا	آزرد	آموزیدن	//	//
آسودن	آرام کرنا	آساید	آمودن	بنانا، بھرنا، سنوارنا، سنورنا	آماید
آشامیدن	پینا	آشامد	آمیختن	ملنا ملانا	آمیزد
آشفتن	پریشان ہونا، فریفتہ ہونا	آشوبد	آمیزیدن	//	//
آشوفتن	//	//	آھیختن	تلوار کھینچنا	آھیزد
آشوبیدن	//	//	آھیزیدن	//	//
آغازیدن	شروع کرنا	آغازد	آویختن	لٹکانا، لٹکنا، لپیٹنا	آویزد
آغشتن	آلودہ ہونا، آلودہ کرنا، گوندھنا ملانا	آغازد	آوردن	لانا	آورد
			آریدن	لانا	آرد
آغاردن، آغاریدن	ملانا، گوندھنا	آغارد	آوردیدن	حملہ کرنا	آوردد
آفریدن	پیدا کرنا	آفریند	آرزیدن	ریکنا، برابر ہونا	آرزد
آگاھیدن	خبردار کرنا	آگاھد	اِستادن، ایستادن	کھڑا ہونا	اِستد، ایستد
آلیزیدن	کودنا	آلیزد	آماردن، آماریدن	شمار کرنا	آمارد

آکِسْتَن، آگِسْتَن	باندھنا، مضبوط کرنا، لٹکانا	آکِسَد، آگِسَد	آنپاشتن	پاٹنا ڈھیر کرنا	انپارد
اُسْتُرْدَن	صاف کرنا، مونڈنا	اُسْتُرَد	اَنْجامِیدَن	تمام ہونا	انجامد
اُفْتادَن	گرنا پڑنا اتفاق پڑنا	اُفْتَد	اَنْداخْتَن	ڈالنا	اندازد
اُوفْتادَن	//	اُوفْتَد	اَنْدازِیدَن	//	//
اَفْراخْتَن	بلند کرنا	اَفْرازَد	اَنْدُوخْتَن	جمع کرنا	اندوزد
اَفْرازِیدَن	//	//	اَنْدُودَن	لیپنا، ملمع کرنا	انداید
اَفْراشْتَن	//	//	اَنْدِیشِیدَن	سوچنا	اندیشد
اَفْرُوخْتَن	روشن کرنا، روشن ہونا	اَفْرُوزَد	اَنْگاشْتَن	جاننا	انگارد
اَفْرُوزِیدَن	//	//	اَنْگارْدَن	//	//
اَفْشانْدَن	جھاڑنا، چھڑکنا	اَفْشانَد	اَنْگِیخْتَن	اٹھانا	انگیزد
اَفْشُرْدَن	نچوڑنا	اَفْشُرَد	اَنْگِیزِیدَن	بلند کرنا	//
اَفْگَنْدَن	پھینکنا، ڈالنا	اَفْگَنَد	اَفْزُودَن	بڑھنا بڑھانا	افزاید
اَفْسُرْدَن	بجھنا ٹھٹھرنا	اَفْسُرَد	اَفْزائِیدَن	//	//
اَنْبارْدَن	پاٹنا، ڈھیر کرنا	انبارَد	اَنْدِیدَن	تعجب کرنا	اَنْدَد
اَنْبُودَن	چننا، پیدا کرنا، بھرنا، چھوڑنا، جمع کرنا	اَنْبُویَد	اَوْژَنْدَن	پھینکنا، زمیں پر مارنا	اَوْژَنَد
آغَسْتَن، آگَنْدَن، آگَسْتَن	بھرنا، پُر کرنا	آغَنَد، آگَنَد	آمَدَن	آنا	آیَد

﴿ب﴾

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
بارِیدن	برسنا	بارد	باختن	کھیلنا، ہارنا	بازد
بازیدن	ہارنا، کھیلنا	بازد	بافتن	کُننا	بافد
بافیدن	بُننا	بافد	بُریدن	کاٹنا	بُرد
بالیدن	بڑھنا	بالد	بخشائیدن	رحم کرنا، بخشش کرنا	بخشاید
برآمدن	نکلنا	برآید	بخشودن	//	//
برآوردن	نکالنا	برآورد	بخشیدن	بخشنا، بخشدینا	بخشد
برکردن	ظاہر کرنا، روشن کرنا	برکند	بستن	باندھنا	بندد
برخاستن	اٹھنا، کھڑا ہونا	برخیزد	بودن	ہونا	باشد، بود
برداشتن	اٹھانا	بردارد	بوسیدن	چومنا	بوسد
بُردن	لیجانا	برد	بوئیدن	سونگھنا	بوید
برشتن	بھوننا	برِید	بیختن (بیزیدن)	چھاننا	بیزد
بایستن	چاہیے ہونا، ضروری ہونا	باید	برگشتن	پھرنا واپس ہونا، الٹا ہونا	برگردد

﴿پ﴾

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
پارِیدن	اوڑھنا، پھاڑنا، ٹکڑے کرنا	پارد	پدرودن	نکالدینا، ہانکنا	پدرود
پاشِیدن	چھڑکنا	پاشد	پذیرفتن	قبول کرنا	پذیرد

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
پَالودَن، پَالَائیدَن	صاف ہونا، صاف کرنا	پَالَایَد	پَرداختَن، پَردازیدَن	مشغول ہونا، خالی کرنا	پَردازَد
پَالیدَن	صاف ہونا	پَالَد	پَرَستیدَن	پوجنا	پَرَستَد
پَائیدَن	دیر تک رہنا	پَایَد	پُرسیدَن	پوچھنا	پُرسَد
پُختَن	پکانا	پُزَد	پَریدَن	اڑنا	پَرَد
پَژوهیدَن	ڈھونڈنا	پَژوهَد	پُوئیدَن	دوڑنا	پُویَد
پَروَردَن	پالنا	پَروَرَد	پَیوَستَن، پَیوَندیدَن	ملنا، ملانا، جوڑنا	پَیوَندَد
پَسَندیدَن	پسند کرنا	پَسَندَد	پیختَن	لپیٹنا	پیزَد
پِنداشتَن	جاننا، بوجھنا	پِندارَد	پَرهیزیدَن	پرہیز کرنا	پَرهیزَد
پُوشیدَن	ڈھانپنا، پہننا	پُوشَد	پَژمُردَن	افسردہ ہونا، غمگین ہونا	پَژمُرَد
پیچیدَن	پھرنا، لپیٹنا	پیچَد	پُریدَن	بھرنا	پُرَد
پیراستَن	سنوارنا	پیرایَد	پیمودَن	ناپنا	پیمایَد

ت

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
تابیدَن، تافتَن	پھرنا، چمکنا، بل دینا، مروڑنا	تابَد	تَریدَن	تر کرنا، کھینچنا	تَرَد
تاختَن، تازیدَن	دوڑنا، دوڑانا	تازَد	تفتیدَن	تپنا	تفتَد
تپیدَن	بے آرام ہونا، تڑپنا، بے قرار کرنا	تپَد	تنیدَن	تننا	تنَد

تَرَاشِیْدَنْ	چھیلنا	تَرَاشَدْ	تَوَانِستَنْ	سکنا، طاقت رکھنا	تَوَانَدْ
تَرَابِیْدَنْ، تَرَاوِیْدَنْ	ٹپکنا، برتن سے باہر پانی ٹپکنا	تَرَابَدْ، تَرَاوَدْ	تَرْکِیْدَنْ، تَرْقِیْدَنْ	شق ہونا، پھٹنا	تَرْکَدْ، تَرْقَدْ
تَرْسِیْدَنْ	ڈرنا	تَرْسَدْ	تَفْتَنْ	گرم ہونا	تَفَدْ
تُرُنْجِیْدَنْ	گنجلک پڑنا، افسردہ ہونا	تُرُنْجَدْ	تَفِیْدَنْ	گرم ہونا	تَفَدْ

(ج)

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
جُسْتَن، جُوئِیْدَنْ	ڈھونڈنا، پانا	جُوْیَدْ	جُوْشِیْدَنْ	اُبلنا	جُوْشَدْ
جُنْبِیْدَنْ	ہلنا	جُنْبَدْ	جَهِیْدَنْ، جَسْتَنْ	کودنا	جَهَدْ
جَنْگِیْدَنْ	لڑنا	جَنْگَدْ	جَرَنْگِیْدَنْ	تلوار وغیرہ کا آواز نکالنا	جَرَنْگَدْ

(چ)

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
چَخِیْدَنْ	لڑنا	چَخَدْ	چَکِیْدَنْ	ٹپکنا	چَکَدْ
چَرِیْدَنْ	چرنا	چَرَدْ	چَلِیْدَنْ	چلنا	چَلَدْ
چَسْپِیْدَنْ	چمٹنا	چَسْپَدْ	چَمِیْدَنْ	ٹہلنا	چَمَدْ
چَشِیْدَنْ	چکھنا	چَشَدْ	چِیْدَنْ	چننا	چِیْدَنْ

﴿خ﴾

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
خاریدن	کھجلانا	خارد	خریدن	مول لینا	خرد
خائیدن	چبانا	خاید	خزیدن	پھسلنا، گھسنا	خزد
خراشیدن	چھیلنا	خراشد	خستن	زخمی کرنا، زخمی ہونا	خستد
خرامیدن	ٹہلنا	خرامد	خاستن، خیستن	اُٹھنا	خیزد
خروشیدن	شور کرنا	خروشد	خُسپیدن	سونا	خُسپد
خفتن، خوابیدن	سونا	خوابد	خواندن	پڑھنا، بلانا	خواند
خموشیدن	چپ رہنا	خموشد	خُوردن	کھانا	خورد
خلیدن	چبھنا	خلد	خوشیدن	سوکھنا	خوشد
خمیدن	جھکنا	خمد	خیسیدن	بھگونا، بھیگنا	خیسد
خندیدن	ہنسنا	خندد	خیدن	ٹیڑھا ہونا، خم دینا	خید
خواستن	چاہنا	خواهد	خنبیدن	تالی بجانا	خنبد

﴿د﴾

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
دادن	دینا	دهد	دزدیدن	چرانا	دزدد
داشتن	رکھنا	دارد	دلیدن	دلنا	دلد
دانستن	جاننا	داند	دمیدن	پھونکنا، جمنا، نکلنا، گپ مارنا	دمد

دوزد	سینا	دوختن، دوزیدن	درآید	آواز کرنا	درآئیدن
دوشد	دوہنا	دوشیدن	درخشد	چمکنا	درخشیدن
دود	دوڑنا	دویدن	درود، درید	کھیت کاٹنا	درودن، دریدن
بیند	دیکھنا	دیدن	درفشد	کانپنا، چمکنا	درفشیدن
درنگد	دیر کرنا	درنگیدن	درد	پھاڑنا	دریدن



مضارع	معنی مصدر	مصدر	مضارع	معنی مصدر	مصدر
روبد	جھاڑو دینا	رفتن، روفتن روبیدن	راند	چلانا، ہانکنا	راندن
رمد	بھاگنا، ڈرنا	رمیدن	رباید	لے بھاگنا	ربودن
رنجد	آزردہ ہونا	رنجیدن	رزد	رنگ کرنا	رزیدن
رندد	رندہ کرنا	رندیدن	روید	جمنا	رستن، روئیدن
رید ریند	ہگنا	ریدن	رہد	چھوٹنا	رستن، رہیدن
ریزد	گرانا، ٹپکانا گرنا	ریختن ریزیدن	ریسد	کاتنا	رستن، رشتن، ریسیدن
رخشد	چمکنا	رخشیدن	رسد	پہنچنا	رسیدن
رواندازد	خواہش کرنا، آرزو کرنا	رو انداختن	رود	جانا	رفتن
			ریسد	ہگنا	ریستن



مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
زَادَنْ ، زَائِیْدَنْ	جننا	زَایَدْ	زُوبِیْدَنْ	زیب دینا	زُوبَدْ
زَارِیْدَنْ	رونا	زَارَدْ	زِیبِیْدَنْ	//	زِیبَدْ
زَدَنْ	مارنا	زَنَدْ	زِیستَن	جینا	زِیَدْ
زُدُودَنْ، زِدائِیْدَنْ	کھرچنا، رنگ اتارنا	زدایَدْ	زَنْجِیدَنْ	فریاد کرنا، رونا	زَنْجَدْ



مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
ژَاژِیْدَنْ	بیہودہ بکنا	ژَاژَدْ	ژُوَلِیْدَنْ	بکھرنا ،	ژُوَلَدْ
ژَفِیْدَنْ	تر ہونا	ژَفَدْ	ژَکِیْدَنْ	غصہ سے زیرِلب بولنا	ژَکَدْ
ژُوَھِیْدَنْ	پانی ٹپکنا وچھت وغیرہ سے	ژُوَھَدْ			



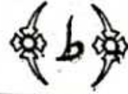
مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
سَاخْتَنْ	موافقت کرنا، بنانا	سَازَدْ	سَزِیْدَنْ	لائق ہونا	سَزَدْ
سَائِیْدَنْ، سُودَنْ	گھسنا	سَایَدْ	سُفتَن	پرونا	سُفتَدْ
سِپُرْدَنْ	راہ چلنا، سونپنا، پامال کرنا	سِپُرَدْ	سِگَالِیْدَنْ	سوچنا، اندیشہ کرنا	سِگَالَدْ

ستردن	مونڈنا، چھیلنا	سترد	سنبیدن	سوراخ کرنا	سنبد
ستودن، ستائیدن	تعریف کرنا	ستاید	سنجیدن	تولنا	سنجد
ستیزیدن	لڑنا	ستیزد	سوختن	جلنا جلانا	سوزد
سجیدن	چراغ کی بتی بڑھانا	سجد	سپوزیدن	نکال دینا	سپوزد
سرائیدن، سرودن	گانا	سراید	ستاندن	لینا	ستاند
سرشتن	گوندھنا	سرشد	ستدن	لینا	ستد
سرفیدن	کھانسنا	سرفد	ستودن	تعریف کرنا	ستاید



مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
شاشیدن	پیشاب کرنا	شاشد	شکوهیدن	بزرگی جتانا	شکوهد
شایستن	لائق ہونا	شاید	شکیبیدن	صبر کرنا	شکیبد
شتافتن، شتابیدن	دوڑنا	شتابد	شمردن	شمار کرنا	شمرد
شدن، شودن	ہونا	شود	شناختن	پہچاننا	شناسد
شپلیدن، شپیلیدن	سیٹی بجانا	شپلد، شپیلد	شمیدن	پریشان ہونا، ڈرنا، بیہوش ہونا	شمد
شستن، شوئیدن	دھونا	شوید	شنودن، شنیدن، شنفتن	سننا سونگھنا	شنود
شگافتن	پھٹنا، پھاڑنا	شگافد	شوریدن	شور کرنا	شورد
شکستن	ٹوٹنا، توڑنا	شکند	شیفتن	فریفتہ ہونا، غشی کی وجہ سے پریشان ہونا	شیود، شیبد

شِگُفْتَنْ	پھول کھلنا	شِگُفَد	شِکُوفِیْدَنْ	ٹھوکر مارنا، ٹھوکر کھانا	شِگُوفَدْ
شُکُوْخِیْدَنْ	الف ہونا گھوڑے کا یعنی سیدھا کھڑا ہونا	شُکُوخَدْ	شِگَرْدَنْ	شکار کرنا	شِگَرَدْ



مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
طَپِیْدَنْ	بیقرار ہونا	طَپَد	طَلْبِیْدَنْ	مانگنا، بلانا	طَلْبَدْ
طِرَازِیْدَنْ	نقش کرنا	طِرَازَدْ			



مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
غُرِّیْدَنْ	خوفناک آواز نکالنا	غُرَّدْ	غُنُودَنْ، غُنُوِیْدَنْ	اونگھنا، آرام کرنا	غُنُودْ
غَرِیْوِیْدَنْ	فریاد کرنا	غَرِیْوَدْ	غَژِنْدَنْ، غَژِیْدَنْ، غِیژِیْدَنْ	گھٹنیوں چلنا	غَژَدْ
غَلْطِیْدَنْ	لڑھکنا	غَلْطَدْ	غَرْشِیْدَنْ، غَرَاشِیْدَنْ	غصہ کرنا، لڑنا	غَرْشَدْ، غَرَاشَدْ



مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
فَاژِیْدَنْ	جمائی لینا	فَاژَدْ	فُرُودْ آمَدَنْ	اترنا	فُرُودْ آیَدْ
فَرْسُودَنْ، فَرْسَائِیْدَنْ	گھسا پرانا ہونا	فَرْسَایَدْ	فُرُومَانْدَنْ	عاجز رہنا	فُرُومَانَدْ

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
فِرِسْتادَن	بھیجنا	فِرِسْتَد	فُسُردَن	بجھنا، بجھانا	فُسُرد
فَرَاخْتَن، فَرَاشْتَن	بلند کرنا	فَرَازَد	فَشَارْدَن	نچوڑنا	فَشَارَد
فَرْمُودَن	فرمانا	فَرْمَایَد	فَشُرْدَن	نچوڑنا	فَشُرَد
فُرُوخْتَن	روشن کرنا	فُرُوزَد	فَلْخِیدَن، فَنْخُودَن	کپاس اوٹنا	فَلْخَد، فَلْخَایَد
فُرُوخْتَن، فُرُوشِیدَن	بیچنا	فُرُوشَد	فَہْمِیدَن	سمجھنا	فَہْمَد

ک تازی

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
کاسْتَن، کاهیدَن	کم کرنا، گھٹنا	کاهَد	کَشِیدَن	کھینچنا	کَشَد
کاشْتَن، کارِیدَن	بونا	کارَد	کَفِیدَن، کَفْتَن	پھٹنا	کَفَد
کافْتَن، کاوِیدَن	کھودنا	کاوَد	کُوشِیدَن	کوشش کرنا	کُوشَد
کَرْدَن	کرنا	کُنَد	کَنْدَن	کھودنا	کَنَد
کُشُودَن، کُشَادَن	کھولنا	کُشَایَد	کَنْدِیدَن	کھودنا	کَنْدَد
کُشْتَن	مار ڈالنا	کُشَد	کُوفْتَن، کُوبِیدَن	کوٹنا	کُوبَد

گ فارسی

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
گُدَاخْتَن	گلنا، پگھلنا	گُدَازَد	گُذَشْتَن	وقت کا گزرنا، درگزر کرنا، انتہا کو پہنچنا	گُذَرَد
گُدَازِیدَن	گلانا، پگھلانا	//	گَرَائِیدَن	میلان کرنا	گَرَایَد

گذاشتن	چھوڑنا	گذارد	گرفتن	لینا، قبول کرنا	گیرد
گذرانیدن	گزارنا، گزارہ کرنا	گذراند	گرویدن	مسلمان ہونا، متفق ہونا	گرود
گریختن، گریزیدن	بھاگنا	گریزد	گستریدن، گستردن	بچھانا	گسترد
گریستن	رونا	گرید	گسلیدن، گسستن	توڑنا	گسلد
گشتن، گردیدن	پھرنا، ہونا	گردد	گفتن	کہنا	گوید
گزاردن	ادا کرنا	گزارد	گماشتن، گماردن	تعین کرنا	گمارد
گزیدن	کاٹنا، ڈنگ مارنا	گزد	گنجیدن	سمانا	گنجد
گزیدن	پسند کرنا، قبول کرنا	گزیند	گواریدن	ہضم ہونا	گوارد
گساردن	کھانا، شراب پینا، غم خواری کرنا	گسارد	گراھیدن	رغبت کرنا، مانند ہونا	گراھد



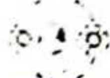
مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
لرزیدن	کانپنا	لرزد	لیسیدن	چاٹنا	لیسد
لغزیدن	پھسلنا	لغزد	لافیدن	فضول بکنا	لافد
لوکیدن	گھٹنیوں چلنا	لوکد	لائیدن	شور کرنا، بیہودہ بکنا، فضول بولنا	لاید



مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
مَالِیْدَنْ	ملنا	مَالَدْ	مَکِیْدَنْ	چوسنا	مَکَدْ
مَانْدَنْ مَانِسْتَنْ	چھوڑنا، رہنا، مشابہ ہونا	مَانَدْ	مِیخْتَنْ، مِیزِیْدَنْ	پیشاب کرنا	مِیزَدْ
مُرْدَنْ	مرنا	مِیرَدْ	مَانِسْتَنْ	مشابہ ہونا	مَانَدْ



مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
نَازِیْدَنْ	ناز کرنا، فخر کرنا	نَازَدْ	نُمُوْدَنْ	دکھلانا، کرنا	نُمَایَدْ
نَالِیْدَنْ	رونا	نَالَدْ	نَوَازِیْدَنْ، نَوَاخْتَنْ	نوازنا	نَوَازَدْ
نَاوِیْدَنْ	جھکنا، خم ہونا	نَاوَدْ	نَوَرْدِیْدَنْ، نَوَشْتَنْ	لپیٹنا	نَوَرْدَدْ
نَبِشْتَنْ، نَوِشْتَنْ	لکھنا، لپیٹنا	نَوِیسَدْ	نُوْشِیْدَنْ	پینا	نُوْشَدْ
نِشَسْتَنْ	بیٹھنا	نَشِینَدْ	نِهَادَنْ	رکھنا	نِهَدْ
نِگَاشْتَنْ، نِگَارِیْدَنْ	لکھنا، نقش کرنا	نِگَارَدْ	نِهُفْتَنْ	چھپانا	نِهُفْتَدْ
نِگَرِیْسْتَنْ	دیکھنا	نِگَرَدْ	نِیَازِیْدَنْ	عاجزی کرنا	نِیَازَدْ
نِکُوهِیْدَنْ	برا کہنا	نِکُوهَدْ	نِیُوْشِیْدَنْ	سننا	نِیُوْشَدْ
			نِشَانْدَنْ	بٹھانا	نِشَانَدْ



مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
وَرزِیدَن	قبول کرنا	وَرزَد	وَاخِیدَن	بےجان	وَاخَد
وَزِیدَن	ہوا کا چلنا	وَزَد	وَرغَلانِیدَن	بہکانا	وَرغَلانَد

(ہ)

مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
ہِشتَن، ہلِیدَن	چھوڑنا	ہلَد	ہَرَاسِیدَن	ڈرنا	ہَرَاسَد
ہَازِیدَن	مراقب ہونا، دیکھنا	ہَازَد	ہَم زَدَن	ملانا	ہَم زَنَد



مصدر	معنی مصدر	مضارع	مصدر	معنی مصدر	مضارع
یَارَستَن	طاقت رکھنا	یَارَد	یَافتَن	پیدا کرنا، پانا	یَابَد
یَازِیدَن، یَاختَن	تلوار کھینچنا، ہاتھ لمبا کرنا، ارادہ کرنا، بڑھنا، دست اندازی کرنا	یَازَد	یَخ کَردَن	بہت سرد ہونا، سخت حیران ہونا	یَخ کُنَد

فائدہ جلیلہ:

فارسی کے تمام مصادر چھ قسم پر ہیں۔

(۱) مصدرِ اصلی: جو اصل میں مصدر ہو جیسے گفتن۔

(۲) مصدرِ جعلی یا موضوع: جو اصل میں مصدر نہ ہو بلکہ کسی فارسی یا عربی کلمے کے آخر میں "یدن" کے اضافے سے بنایا جائے جیسے فہمیدن، ترسیدن۔ فہم اصل میں کلمہ عربی ہے "یدن" کے اضافے سے [illegible]۔

(۳) مصدرِ بسیط (مفرد): جو ایک کلمے پر مشتمل ہو جیسے رفتن، آمدن۔

(۴) مصدرِ مرکب: جو دو کلموں سے زیادہ سے ملا ہوا ہو (دو یا دو سے زیادہ) جیسے برداشتن، زن گفتن۔

(۵) مصدرِ مخفف: ماضی کے واحد کے صیغے کی طرح ہوتا ہے جیسے آمد، رفت جو بمعنی آمدن و رفتن ہے۔ مصدرِ مخفف کبھی مصدر کے معنی میں استعمال ہوتا ہے کبھی حاصل مصدر کے معنی میں۔ جیسے گفت بمعنی گفتن یا بمعنی گفتار۔

(۶) مصدرِ ذوجہتین: وہ مصدر جو لازم و متعدی دونوں معنی رکھتا ہو جیسے ریختن بمعنی گرنا، گرانا۔

بحث افعال

فعلوں کے بنانے اوران کی گردانوں کے بیان میں:

تنبیہ 1: تمام افعال مصدر سے بنتے ہیں بلاواسطہ یا بالواسطہ۔

تنبیہ 2: مثبت منفی کی تعریف بیان ہو چکی ہے اگر مصدر یا اس کے مشتقات کو منفی بنانا چاہو تو ان کے شروع میں نون نفی کا لگا دو۔ جیسے نَکَردَنْ (نہ کرنا) اسی طرح معروف و مجہول کا معنی معلوم ہو چکا ہے مصدر کو اگر مجہول بنانا ہو تو مصدر معروف کے آخر سے ''ن'' ہٹا کر ہائے ھَوَز یعنی گول ہا بڑھا کر شُدَنْ لگا دو جیسے کردن سے کردہ شدن اور کُشْتَن سے کشتہ شدن کردن کا معنی تھا کرنا کردہ شدن کا معنی ہوا کیا جانا یا کیا ہوا ہونا۔ کشتن کا معنی تھا مار ڈالنا اور کشتہ شدن کا معنی ہوا مار ڈالا جانا یا مار ڈالا ہوا ہونا اسی قیاس پر باقیوں کو سمجھو لہذا مصادر چار طرح کے بنتے ہیں۔ (ا) مصدر مثبت معروف (۲) مصدر مثبت مجہول (۳) مصدر منفی معروف (۴) مصدر منفی مجہول جیسے کردن، کردہ شدن، مصادر کی طرح ان کے مشتقات بھی چار طرح کے بنتے ہیں فارسی میں مصدر سے چودہ چیزیں مشتق ہوتی ہیں جن میں سات فعل ہیں اور سات اسم۔

سات افعال:

(ا) ماضی (۲) مضارع (۳) حال (۴) مستقبل (۵) امر (۶) نہی (۷) فعل تعجب

سات اَسْمَاءِ مُشْتَقَّہ:

(ا) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم تفضیل (۴) اسم ظرف (۵) اسم آلہ (۶) اسم حال (۷) حاصل مصدر یا اسم مصدر

بحثِ فعل ماضی:

ماضی کی مشہور چھ قسمیں ہیں۔ (ا) ماضی مطلق (۲) ماضی قریب (۳) ماضی بعید (۴) ماضی استمراری (۵) ماضی تمنائی یا تمنی (۶) ماضی شکی اور ماضی کی ایک قسم غیر مشہور ہے وہ ہے (۷) ماضی معطوفہ اس کی باقی ماضیوں کی طرح گردان نہیں بنتی صرف ایک صیغہ ہوتا ہے تفصیل آگے آرہی ہے انشاء اللہ تعالیٰ۔

ماضیِ مطلق

تعریف: فعل کا (زمانی) قریب اور بعید سمجھ نہ آئے۔

ماضی مطلق وہ ہے جس سے کسی کام کا زمانہ ماضی میں واقع ہونا سمجھا جائے اور بس۔

بنانے کا طریقہ:

مصدر معروف یا مجہول کے آخر سے "ن" اور اس کے ماقبل کے فتحہ کو گرانے سے ماضی مطلق بن جاتی ہے جیسے پَروَرْدَنْ سے پَروَرْدْ اور کشتن سے کشت اردو میں ماضی مطلق بنانے کا یہ طریقہ ہے کہ اردو مصدر کے آخر سے "نا" ہٹا کر دیکھنا چاہیے کہ آخر میں الف یا واو ساکن ہے تو دونوں صورتوں میں لفظ "یا" زیادہ کریں جیسے کھانا سے کھایا اور دھونا سے دھویا ماضی مطلق کے صیغے ہیں۔ اگر الف یا واو ساکن کے علاوہ کوئی اور حرف ہو تو آخر میں فقط الف زیادہ کریں جیسے پالنا سے پالا۔ البتہ "جانا" کی ماضی "گیا" اور "کرنا" کی ماضی "کیا" آتی ہے۔

فائدہ:

فارسی زبان میں صرف چھ صیغے ہوتے ہیں۔ واحد غائب، جمع غائب، واحد حاضر، جمع حاضر، واحد متکلم، جمع متکلم یا متکلم مع الغیر۔

صیغوں کی علامتیں: (خود اور ماقبل ساکن ہو)

ماضی مطلق معروف میں "ت" یا "د" موقوف واحد غائب کی علامت ہے "ند" (نون ساکن اور دال موقوف) جمع غائب کی علامت ہے "ی" (معروف واحد حاضر کی) "ید" (یائے مجہول اور دال موقوف) جمع حاضر کی۔ "م" (ساکن ماقبل مفتوح) واحد متکلم کی "یم" (یائے مجہول اور میم موقوف) متکلم مع الغیر کی علامت ہے۔

گردان فعل ماضی مطلق مثبت معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کَرْدْ	کَرْدَنْدْ	کَرْدِیْ	کَرْدِیْدْ	کَرْدَمْ	کَرْدِیْمْ
اس نے کیا	انہوں نے کیا	تو نے کیا	تم نے کیا	میں نے کیا	ہم نے کیا
کُشْتْ	کُشْتَنْدْ	کُشْتِیْ	کُشْتِیْدْ	کُشْتَمْ	کُشْتِیْمْ
اس نے مار ڈالا	انہوں نے مار ڈالا	تو نے مار ڈالا	تم نے مار ڈالا	میں نے مار ڈالا	ہم نے مار ڈالا

گردان فعل ماضی مطلق مثبت مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کَرْدَہ شُدْ	کَرْدَہ شُدَنْدْ	کَرْدَہ شُدِیْ	کَرْدَہ شُدِیْدْ	کَرْدَہ شُدَمْ	کَرْدَہ شُدِیْمْ
وہ کیا گیا	وہ کئے گئے	تو کیا گیا	تم کیے گئے	میں کیا گیا	ہم کیے گئے
کُشْتَہ شُدْ	کُشْتَہ شُدَنْدْ	کُشْتَہ شُدِیْ	کُشْتَہ شُدِیْدْ	کُشْتَہ شُدَمْ	کُشْتَہ شُدِیْمْ
وہ مار ڈالا گیا	وہ مار ڈالے گا	تو مار ڈالا گیا	تم مار ڈالے گئے	میں مار ڈالا گیا	ہم مار ڈالے گئے

گردان فعل ماضی مطلق منفی معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نَکَرْدْ	نَکَرْدَنْدْ	نَکَرْدِیْ	نَکَرْدِیْدْ	نَکَرْدَمْ	نَکَرْدِیْمْ
نہیں کیا اس نے	نہیں کیا انہوں نے	نہیں کیا تو نے	نہیں کیا تم نے	نہیں کیا میں نے	نہیں کیا ہم نے
نَکُشْتْ	نَکُشْتَنْدْ	نَکُشْتِیْ	نَکُشْتِیْدْ	نَکُشْتَمْ	نَکُشْتِیْمْ
اس نے نہیں مار ڈالا	انہوں نے نہیں مار ڈالا	تو نے نہیں مار ڈالا	تم نے نہیں مار ڈالا	میں نے نہیں مار ڈالا	ہم نے نہیں مار ڈالا

گردان فعل ماضی مطلق منفی مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نَکَرْدَہْ شُدْ	نَکَرْدَہْ شُدَنْدْ	نَکَرْدَہْ شُدِیْ	نَکَرْدَہْ شُدِیْدْ	نَکَرْدَہْ شُدَمْ	نَکَرْدَہْ شُدِیْمْ
نہیں کیا گیا وہ	نہیں کیئے گئے وہ	نہیں کیا گیا تو	نہیں کیئے گئے تم	نہیں کیا گیا میں	نہیں کیئے گئے ہم

تنبیہ: ماضی مطلق مجہول کی گردان اور اس کے ترجمہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ (ہ شد) فارسی میں مجہول کی علامت ہے اور لفظ ''گیا'' اردو میں ماضی مجہول کے ساتھ ہمیشہ آتا ہے۔

تنبیہ: جہاں ماضی مجہول پائی جائے گی وہاں ''گیا'' ضرور ہوگا لیکن جہاں ''گیا'' پایا جائے اس کا ماضی مجہول ہونا ضروری نہیں بلکہ وہ معروف بھی ہوسکتا ہے۔ جیسے آ گیا، چلا گیا، داخل ہوگیا وغیرہ یہ سب معروف ہیں۔ اگرچہ ان میں ''گیا'' ہے۔

مشق:

☆ اردو میں ترجمہ کریں۔

پَرْوَرْدَنْد ، پَرْوَرْدِیْم ، پَرْوَرْدَہ شُدِی ، آمَدِیم ، نَچَشِیْد ، نَخُورْدَہ شُدْ ، نَخُورْدِیْمْ ، نَچَشِیْدِیْدْ

☆ فارسی بنائیں۔

اس نے مارا ، اس نے نہیں مارا ، میں نے پیا ، ہم نے نہیں کھایا ، وہ مار ڈالے گئے ، وہ آزمائے گئے ، ہم نہیں دوڑے

ماضی قریب

تعریف:

وہ فعل جس سے کسی کام کا زمانۂ گذشتۂ قریب میں واقع ہونا سمجھا جائے۔

کردہٗ = کردہ ای (صیغہ واحد حاضر)

بنانے کا طریقہ:

ماضی قریب بنانے کے تین طریقے ہیں۔

(۱) ماضی مطلق کے واحد غائب کے آگے ہائے ہَوَّز یعنی گول ہالگائی جائے جیسے پرورد سے پروردہ اس نے پالا ہے۔

(۲) ماضی مطلق کے آخر میں ''ست'' کا اضافہ کیا جائے جیسے پَرْوُرْد سے پَرْوُرْدَسْتْ اس نے پالا ہے۔

(۳) ماضی مطلق کے آخر میں ''ہ است'' بڑھا دیا جائے جیسے پَرْوُرْد سے پَرْوُرْدَہ اَسْتْ اس نے پالا ہے۔

ماضی مطلق کے اردو ترجمہ میں لفظ ''ہے'' بڑھانے سے ماضی قریب کا معنی حاصل ہو جاتا ہے جیسے پالا سے پالا ہے اور پالا گیا سے پالا گیا ہے۔

گردان فعل ماضی قریب مثبت معروف بطریقہ یکم (ہ)

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کَرْدَہْ	کَرْدَہ اَنْدْ	کَرْدَہ اِیْ	کَرْدَہ اِیْدْ	کَرْدَہ اَمْ	کَرْدَہ اِیْمْ
اس نے کیا ہے	انہوں نے کیا ہے	تو نے کیا ہے	تم نے کیا ہے	میں نے کیا ہے	ہم نے کیا ہے

گردان فعل ماضی قریب مثبت معروف بطریقہ دوم (ست)

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کَرْدَسْتْ	کَرْدَسْتَنْدْ	کَرْدَسْتِیْ	کَرْدَسْتِیْدْ	کَرْدَسْتَمْ	کَرْدَسْتِیْمْ
اس نے کیا ہے	انہوں نے کیا ہے	تو نے کیا ہے	تم نے کیا ہے	میں نے کیا ہے	ہم نے کیا ہے

گردان فعل ماضی قریب معروف بطریقہ سوم (ہ است)

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کردہ است	کردہ اند	کردہ ای	کردہ اِیْد	کَرْدَہ اَمْ	کردہ اِیْمْ
اس نے کیا ہے	انہوں نے کیا ہے	تو نے کیا ہے	تم نے کیا ہے	میں نے کیا ہے	ہم نے کیا ہے

گردان فعل ماضی قریب مجہول بطریقہ اول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کَرْدَہْ شُدَہ	کَرْدَہْ شُدَہْ اَنْدْ	کَرْدَہْ شُدَہ اِیْ	کَرْدَہ شُدَہ اِیْدْ	کَرْدَہ شُدَہ اَمْ	کَرْدَہ شُدَہ اِیْمْ
وہ کیا گیا ہے	وہ کیئے گئے ہیں	تو کیا گیا ہے	تم کیئے گئے ہو	میں کیا گیا ہوں	ہم کیئے گئے ہیں

گردان فعل ماضی قریب مجہول بطریقہ دوم

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کَرْدَہ شُدَسْتْ	کَرْدَہ شُدسَتَنْدْ	کَرْدَہ شُدَ سْتِی	کَرْدَہ شُدَ سْتِیدْ	کَرْدَہ شُدَ سْتَمْ	کَرْدَہ شُدَ سْتِیمْ
وہ کیا گیا ہے	وہ کئے گئے ہیں	تو کیا گیا ہے	تم کیئے گئے ہو	میں کیا گیا ہوں	ہم کیئے گئے ہیں

گردان فعل ماضی قریب مجہول بطریقہ سوم

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کَرْدَہ شُدہ اَسْتْ	کَرْدَہ شُدَہ اَنْدْ	کَرْدَہ شُدَہ اِیْ	کَرْدَہ شُدَہ اِیْدْ	کَرْدَہ شُدہ اَمْ	کَرْدَہ شُدَہ اِیْمْ
وہ کیا گیا ہے	وہ کیئے گئے ہیں	تو کیا گیا ہے	تم کیئے گئے ہو	میں کیا گیا ہوں	ہم کیئے گئے ہیں

ماضی قریب منفی معروف و مجہول کی گردانوں کو انہی پر قیاس کریں۔

فائدہ: ماضی قریب معروف و مجہول کا صیغہ واحد حاضر زیادہ تر ''کَرْدَہْ'' لکھا جاتا ہے۔ یعنی ہائے ھَوَّز کے اوپر ہمزہ لکھ دیا جاتا ہے لیکن اس کا تلفظ یائے معروف کے ساتھ کیا جاتا ہے یعنی ''کردہ ای'' پڑھا جاتا ہے۔

مشق:

☆ اردو میں ترجمہ کریں۔

خُورْدَہْ، شُنِیدَسْتَمْ، آمَدَہ اِیْدْ، نَدَانِسْتِیدْ، نَدَانِسْتَہ اَمْ، آوَرْدَہْ شُدَہ اَسْت، کُشْتَہ شُدَ سْتَنْد، کُشْتَہ

☆ فارسی بنائیں۔ وہ لے گیا ہے، تم لے گئے ہو، ہم نے کھالیا ہے، وہ سو گیا ہے، ہم کھڑے ہوگئے ہیں، وہ بیٹھ گئے ہیں، ہم بٹھائے گئے ہیں، وہ نہیں آنے ہیں

ماضی بعید

تعریف:

وہ فعل ہے جس سے کسی کام کا دور کے زمانۂ گذشتہ میں واقع ہونا سمجھا جائے۔

بنانے کا طریقہ: (ہ بُوْد)

ماضی مطلق کے آگے (ہ بُوْد) لگایا جاتا ہے اور اردو ترجمہ میں ماضی مطلق کے ترجمہ کے ساتھ لفظ "تھا" بڑھایا جاتا ہے۔

گردان فعل ماضی بعید مثبت معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کَرْدَہ بُوْد	کَرْدَہ بُوْدَنْد	کَرْدَہ بُوْدِی	کَرْدَہ بُوْدِیْد	کَرْدَہ بُوْدَمْ	کَرْدَہ بُوْدِیم
اس نے کیا تھا	انہوں نے کیا تھا	تو نے کیا تھا	تم نے کیا تھا	میں نے کیا تھا	ہم نے کیا تھا

گردان فعل ماضی بعید مثبت مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کَرْدَہ شُدَہ بُوْد	کَرْدَہ شُدَہ بُوْدَنْد	کَرْدَہ شُدَہ بُوْدِی	کَرْدَہ شُدَہ بُوْدِیْد	کَرْدَہ شُدَہ بُوْدَمْ	کَرْدَہ شُدَہ بُو[illegible]
وہ کیا گیا تھا	وہ کیے گئے تھے	تو کیا گیا تھا	تم کیے گئے تھے	میں کیا گیا تھا	ہم کیے گئے [illegible]

گردان فعل ماضی بعید منفی معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نَکَرْدَہ بُوْد	نَکَرْدَہ بُوْدَنْد	نَکَرْدَہ بُوْدِی	نَکَرْدَہ بُوْدِیْد	نَکَرْدَہ بُوْدَمْ	نَکَرْدَہ بُوْدِ[illegible]
اس نے نہیں کیا تھا	انہوں نے نہیں کیا تھا	تو نے نہیں کیا تھا	تم نے نہیں کیا تھا	میں نہیں کیا گیا تھا	ہم نہیں کیے گ[illegible]

گردان فعل ماضی بعید منفی مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نَکَرْدَہ شُدَہ بُوْدْ	نَکَرْدَہ شُدَہ بُوْدَنْدْ	نَکَرْدَہ شُدَہ بُوْدِیْ	نَکَرْدَہ شُدَہ بُوْدِیْدْ	نَکَرْدَہ شُدَہ بُوْدَمْ	نَکَرْدَہ شُدَہ بُوْدِیْمْ
وہ نہیں کیا گیا تھا	وہ نہیں کیئے گئے تھے	تو نہیں کیا گیا تھا	تم نہیں کیئے گئے تھے	میں نہیں کیا گیا تھا	ہم نہیں کیئے گئے تھے

مشق:

☆ اردو میں ترجمہ کریں۔

آمَدَہْ بُوْدْ ، رَانْدَہ بُوْدَنْدْ ، رُبُوْدَہ بُوْدِیْمْ ، دُزْدِیْدَہ شُدَہ بُوْدْ ، نَدُزْدِیْدَہ بُوْدِیْ

☆ فارسی بنائیں۔

اس نے ڈھونڈا تھا ، ہم نے نہیں ڈھونڈا تھا ، وہ نہیں جانے گئے تھے

ماضی استمراری

تعریف:

وہ فعل جس سے کسی کام کا زمانہ گذشتہ میں ہمیشہ واقع ہونا سمجھا جائے۔

بنانے کا طریقہ:

ماضی استمراری کے بنانے کے کل پانچ طریقے ہیں اور پانچوں مستعمل ہیں۔

(۱) ماضی مطلق کے شروع میں ''مے'' لگایا جاتا ہے جیسے مِے کَرْدْ

(۲) ماضی مطلق کے شروع میں ''ہمے'' لگایا جاتا ہے جیسے ہمے کَرْد

(۳) ماضی مطلق کے آخر میں ''ے'' مجہول بڑھائی جاتی ہے جیسے کَرْدے

(۴) ماضی مطلق کے شروع میں ''مے'' اور آخر میں ''ے'' مجہول بڑھائی جاتی ہے جیسے مے کَرْدے

(۵) ماضی مطلق کے شروع میں ''ہمے'' اور آخر میں ''ے'' مجہول زیادہ کی جاتی ہے جیسے ہمے کَرْدے

(۲) ماضی مطلق کے بعد متصل یا منفصل ''ے'' یا ''ہے'' زیادہ کیا جاتا ہے جیسے سعدی فرماتے ہیں

ع کہ بر برق بیشی گرفتے ہمے (بوستان صفحہ ۸۲)

تنبیہ 1: پہلے تین کے علاوہ باقی صرف اشعار میں مستعمل ہیں۔

تنبیہ 2: ماضی استمراری مجہول میں مے اور ہمے صیغے کے شروع میں اور شُد سے پہلے دونوں طرح لانا درست ہے جیسے مے گَرْدَہ شُدْ، گَرْدَہ مے شُدْ

تنبیہ 3: منفی میں نون نفی کا مے اور صیغہ دونوں پر لانا درست ہے جیسے نمے کرد، مے نکرد لیکن دوسرا طریقہ ضرورت شعری کے لئے ہے۔ مخفی نہ رہے کہ اگر ماضی استمراری ہمے کے ساتھ ہو تو نون نافیہ صیغے پر لانا چاہیے۔

تنبیہ 4: استمراری بیائے مجہول (تیسرا طریقہ) کی گردان کے عموماً تین صیغے دیکھنے میں آئے ہیں۔ اردو ترجمہ میں ''تا تھا'' ماضی استمراری کی علامت ہے جبکہ دستور زبان پنج استاد میں پورے چھ صیغے مرقوم ہیں۔

گردان فعل ماضی استمراری مثبت معروف طریقہ یکم

متکلم مع الغیر	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب
مِی گَرْدِیمْ	مِی گَرْدَمْ	مِی گَرْدِیْدْ	مِی گَرْدِی	مِی گَرْدَنْدْ	مِی گَرْدَ
ہم کرتے تھے	میں کرتا تھا	تم کرتے تھے	تو کرتا تھا	وہ کرتے تھے	وہ کرتا تھا

گردان فعل ماضی استمراری مثبت (منفی) معروف طریقہ یکم

متکلم مع الغیر	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب
نَمے گَردِیمْ	نَمے گَردَمْ	نَمے گَردِیْدْ	نَمے گَردِی	نَمے گَرْدَنْدْ	نَمے گَرْدْ
ہم نہیں کرتے تھے	میں نہیں کرتا تھا	تم نہیں کرتے تھے	تو نہیں کرتا تھا	وہ نہیں کرتے تھے	وہ نہیں کرتا تھا

گردان فعل ماضی استمراری مثبت مجہول طریقہ یکم

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
مِی گَرْدَہ شُدْ	مِی گَرْدَہ شُدَنْد	مِی گَرْدَہ شُدِی	مِی گَرْدَہ شُدِیْد	مِی گَرْدَہ شُدَم	مِی گَرْدَہ شُدِیم
وہ کیا جاتا تھا	وہ کیئے جاتے تھے	تو کیا جاتا تھا	تم کیئے جاتے تھے	میں کیا جاتا تھا	ہم کیئے جاتے تھے

گردان فعل ماضی استمراری منفی مجہول طریقہ یکم

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نَمِی گَرْدَہ شُدْ	نَمِی گَرْدَہ شُدَنْد	نَمِی گَرْدَہ شُدِی	نَمِی گَرْدَہ شُدِیْد	نَمِی گَرْدَہ شُدَم	نَمِی گَرْدَہ شُدِیم
وہ نہیں کیا جاتا تھا	وہ نہیں کیئے جاتے تھے	تو نہیں کیا جاتا تھا	تم نہیں کیئے جاتے تھے	میں نہیں کیا جاتا تھا	ہم نہیں کیئے جاتے تھے

مشق:

☆ اردو میں ترجمہ کریں۔

مِی گُفْت ، ہَمِی بُرْد ، ہَمِی نَوِشْتِیْد ، نَمِی گِرِفْتِیم ، مِی نَبُرْدَنْد ، نَمِی گُوفْتَہ شُدْ ، گُوفْتَہ مِی شُدْ ، زَدَہ نَمِی شُدْ ، خُورْدِی ، مِی آمَدِی

☆ فارسی بنائیں۔

وہ نکلتا تھا ، وہ نکالتے تھے ، ہم نہیں کر سکتے تھے۔

گردان فعل ماضی استمراری مثبت معروف طریقہ دوم

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
گَرْدَے	گَرْدَنْدَے	/	/	گَرْدَمے	/
وہ کرتا تھا	وہ کرتے تھے	/	/	میں کرتا تھا	/

گردان فعل ماضی استمراری مثبت معروف طریقہ دوم
مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کَرْدَہْ شُدَے	کَرْدَہْ شُدَندَے	/	/	کَرْدَہْ شُدَمے	/
وہ کیا جاتا تھا	وہ کیے جاتے تھے	/	/	میں کیا جاتا تھا	/

گردان فعل ماضی استمراری مثبت مجہول طریقہ دوم
منفی معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نکَرْدِے	نکَرْدَندِے	/	/	نکَرْدَمِے	/
وہ نہ کرتا تھا	وہ نہ کرتے تھے	/	/	میں نہ کرتا تھا	/

گردان فعل ماضی استمراری منفی مجہول طریقہ دوم

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نکَرْدَہْ شُدِے	نکَرْدَہْ شُدَندِے	/	/	نکَرْدَہْ شُدَمِے	/
وہ نہ کیا جاتا تھا	وہ نہ کیے جاتے تھے	/	/	میں نہ کیا جاتا تھا	/

بحثِ ماضی تمنائی

تعریف:

وہ فعل جس سے زمانہ ماضی میں کسی کام کے واقع ہونے کی آرزو ظاہر ہو۔

بنانے کا طریقہ:

اس ماضی کے بنانے کے دو طریقے ہیں۔

(۱) ماضی مطلق کے آخر میں "ے" مجہول لگانے سے۔

تنبیہ: یہ طریقہ جیسا کہ اوپر گزرا ہے ماضی استمراری بنانے کا بھی ہے اس لئے اس طریقے کے ساتھ بنائے ہوئے صیغے کا ترجمہ دونوں طرح کے معنی کا احتمال رکھتا ہے لہٰذا مقام کی مناسبت سے معنی کا تعین کیا جاتا ہے خیال رہے کہ اس طریقے کے ساتھ ماضی تمنائی کے تین صیغے آتے ہیں جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

(۲) ماضی مطلق پر ''کاشکہ'' لگا کے۔

تنبیہ: یہ طریقہ ماضی تمنائی کے باقی تین صیغوں کے لئے ہے اردو ترجمہ میں ''تا'' اور ''کاشکہ'' ماضی تمنائی کی علامت ہیں جیسے وہ کرتا یا کاشکہ وہ کرتا۔

گردان فعل ماضی تمنائی مثبت معروف

متکلم مع الغیر	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب
کاشکہ کَرْدِیم	کَرْدَمے	کاشکہ کَرْدِید	کاشکہ کَرْدِی	کَرْدَنْدِے	کَرْدِے
کاشکہ ہم کرتے	میں کرتا	کاشکہ تم کرتے	کاشکہ تو کرتا	وہ کرتے	وہ کرتا

گردان فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول

متکلم مع الغیر	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب
کاشکہ کَرْدَہ شُدِیم	کَرْدَہ شُدَمے	کاشکہ کَرْدہ شُدِید	کاشکہ کَرْدَہ شُدِی	کَرْدَہ شُدَنْدِے	کَرْدَہ شُدِے
کاشکہ ہم کیئے جاتے	میں کیا جاتا	کاشکہ تم کیئے جاتے	کاشکہ تو کیا جاتا	وہ کیئے جاتے	وہ کیا جاتا

گردان فعل ماضی تمنائی منفی معروف

متکلم مع الغیر	واحد متکلم	جمع حاضر	واحد حاضر	جمع غائب	واحد غائب
کاشکہ نکَرْدِیم	نکَرْدَمے	کاشکہ نکَرْدِید	کاشکہ نکَرْدِی	نکَرْدَنْدِے	نکَرْدِے
کاشکہ ہم نہ کرتے	میں نہ کرتا	کاشکہ تم نہ کرتے	کاشکہ تو نہ کرتا	وہ نہ کرتے	وہ نہ کرتا

گردان فعل ماضی تمنائی منفی مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نکَرْدَہ شُدِیے	نکَرْدَہ شُدَندِیے	کَاشکَہ نکَرْدَہ شُدِی	کَاشکَہ نکَرْدَہ شُدِید	نکَرْدَہ شُدْمِے	کَاشکَہ نکَرْدَہ شُدِیم
وہ نہ کیا جاتا	وہ نہ کیے جاتے	کاشکہ تو نہ کیا جاتا	کاشکہ تم نہ کیئے جاتے	میں نہ کیا جاتا	کاشکہ ہم نہ کیئے جاتے

تنبیہ: دستور زبان پنج استاد میں ماضی تمنائی کی گردان کے سارے صیغے پہلے طریقے کے مطابق بنائے گئے ہیں

دستور پنج استاد کے مطابق گردان فعل ماضی تمنائی مثبت مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
رُفتِے	رُفتَندِیے	رُفتِیے	رُفتِیدِیے	رُفتَمِے	رُفتِیمِے
وہ جاتا	وہ جاتے	تو جاتا	تم جاتے	میں جاتا	ہم جاتے

مجہول کو اس پر قیاس کریں۔

مشق:

☆ اردو میں ترجمہ کریں۔

گرِفتِیئے، دُوشِیدَندِیے، کَاشکَہ رَاندِید، نَژَاژِیدِیے، دَادَہ شُدمِے، کَاشکِہ نَدَادَہ شُدِیم

☆ فارسی بنائیں۔

وہ ڈھونڈتا ، کاشکہ ہم نہ لڑتے ، وہ نہ جیتا ، وہ نہ دیکھے جاتے، کاشکہ ہم دیکھے جاتے۔

بحث ماضی شکی یا احتمالی

تعریف:

وہ فعل جس سے کسی کام کا زمانہ ماضی میں شک کے ساتھ واقع ہونا سمجھا جائے۔

بنانے کا طریقہ:

ماضی مطلق کے آخر ''ہ باشد'' لگا کر ماضی شکی بناتے ہیں۔ اردو ترجمہ میں ماضی مطلق کے آخر میں ''ہوگا'' لگاتے ہیں۔

گردان فعل ماضی احتمالی مثبت معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کَرْدَہ بَاشَد	کَرْدَہ بَاشَنْد	کَرْدَہ بَاشِیْ	کَرْدَہ بَاشِیْد	کَرْدَہ بَاشَمْ	کَرْدَہ بَاشِیْم
اس نے کیا ہوگا	انہوں نے کیا ہوگا	تو نے کیا ہوگا	تم نے کیا ہوگا	میں نے کیا ہوگا	ہم نے کیا ہوگا

گردان فعل ماضی احتمالی مثبت مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کَرْدَہ شُدَہْ بَاشَد	کَرْدَہ شُدَہْ بَاشَنْد	کَرْدَہ شُدَہْ بَاشِیْ	کَرْدَہ شُدَہْ بَاشِیْد	کَرْدَہ شُدَہْ بَاشَمْ	کَرْدَہ شُدَہْ بَاشِیْم
وہ کیا گیا ہوگا	وہ کیئے گئے ہوں گے	تو کیا گیا ہوگا	تم کیئے گئے ہوگے	میں کیا گیا ہوگا	ہم کیئے گئے ہوں گے

گردان فعل ماضی احتمالی منفی معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نَکَرْدَہ بَاشَد	نَکَرْدَہ بَاشَنْد	نَکَرْدَہ بَاشِیْ	نَکَرْدَہ بَاشِیْد	نَکَرْدَہ بَاشَمْ	نَکَرْدَہ بَاشِیْم
اس نے نہ کیا ہوگا	انہوں نے نہ کیا ہوگا	تو نے نہ کیا ہوگا	تم نے نہ کیا ہوگا	میں نے نہ کیا ہوگا	ہم نے نہ کیا ہوگا

گردان فعل ماضی احتمالی منفی مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نَکَرْدَہ شُدَہْ بَاشَد	نَکَرْدَہ شُدَہْ بَاشَنْد	نَکَرْدَہ شُدَہْ بَاشِی	نَکَرْدَہ شُدَہْ بَاشِیْد	نَکَرْدَہ شُدَہْ بَاشَمْ	نَکَرْدَہ شُدَہْ بَاشِیم
وہ نہ کیا گیا ہوگا	وہ نہ کیئے گئے ہوں گے	تو نہ کیا گیا ہوگا	تم نہ کیئے گئے ہوگے	میں نہ کیا گیا ہوگا	ہم نہ کیئے گئے ہوں گے

ماضی معطوفہ بنانے کا طریقہ:

ماضی مطلق کے آخر میں ہائے مختفی اور اس کے بعد کوئی اور فعل ذکر کرنا جیسے "پروردہ رفت" پال کر گیا یعنی پالا اور گیا گویا اس ماضی میں ہائے مختفی "اور" کا معنی دیتی ہے اس کی گردان نہیں بنتی۔

بحثِ فعلِ مضارع

تعریف:

اصطلاحات میں گزر چکی ہے۔

بنانے کا طریقہ:

فارسی میں مضارع معروف بنانے کا کوئی ضابطہ نہیں ہے اسی لئے ہر مصدر کے آگے اس کا مضارع ذکر کیا گیا ہاں اگر مضارع مجہول بنانا چاہو تو ماضی مطلق کے آگے "شود" لگا دو جیسے **پَرْوُرْدَہ شُوَدْ** مضارع کی بھی ماضی کی طرح چار گردانیں بنتی ہیں جو درج ذیل ہیں۔

گردان فعل مضارع مثبت معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کُنَدْ	کُنَنْدَ	کُنِی	کُنِیْد	کُنَمْ	کُنِیم
کرے وہ کرتا ہے، کرے گا	کریں وہ کرتے ہیں، کریں گے	کرے تو کرتا ہے، کرے گا	کرو تم کرتے ہو، کرو گے	کروں میں کرتا ہوں، کروں گا	کریں ہم کرتے ہیں، کریں گے

گردان فعل مضارع منفی معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نَکُنَد	نَکُنَنْد	نَکُنِی	نَکُنِید	نَکُنَم	نَکُنِیم
نہ کرے وہ کرتا ہے، کرے گا	نہ کریں وہ کرتے ہیں، کریں گے	نہ کرے تو کرتا ہے، کرے گا	نہ کرو تم کرتے ہو، کرو گے	نہ کروں میں کرتا ہوں، کروں گا	نہ کریں ہم کرتے ہیں، کریں گے

گردان فعل مضارع مثبت مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کَرْدَہ شُوَد	کَرْدَہ شُوَنْد	کَرْدَہ شُوی	کَرْدَہ شُوِید	کَرْدَہ شُوَم	کَرْدَہ شُوِیم
وہ کیا جائے وہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا	وہ کیئے جائیں وہ کیئے جاتے ہیں یا کیئے جائیں گے	تو کیا جائے تو کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا	تم کیئے جاؤ تم کیئے جاتے ہو یا کیئے جاؤ گے	میں کیا جاؤں میں کیا جاتا ہوں یا کیا جاؤں گا	ہم کیئے جائیں ہم کیئے جاتے ہیں یا ہم کیئے جائیں گے

گردان فعل مضارع منفی مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نکَرْدَہ شُوَد	نکَرْدَہ شُوَنْد	نکَرْدَہ شُوی	نکَرْدَہ شُوِید	نکَرْدَہ شُوَم	نکَرْدَہ شُوِیم
وہ نہ کیا جائے وہ نہیں کیا جاتا ہے یا نہیں کیا جائے گا	وہ نہ کیئے جائیں وہ نہیں کیئے جاتے یا نہیں کیئے جائیں گے	تو نہ کیا جائے تو نہیں کیا جاتا یا نہیں کیا جائے گا	تم نہ کیئے جاؤ تم نہیں کیئے جاتے یا نہیں کیئے جاؤ گے	میں نہ کیا جاؤں میں نہیں کیا جاتا ہوں یا نہیں کیا جاؤں گا	ہم نہ کیئے جائیں ہم نہیں کیئے جاتے ہیں یا نہیں کیئے جائیں گے

بحثِ فعلِ مستقبل

تعریف:

اصطلاحات میں گزر چکی ہے۔

بنانے کا طریقہ:

اس کے بنانے کے دو طریقے ہیں۔(۱) مشہور (۲) غیر مشہور

مشہور طریقہ:

ماضی مطلق پر ''خواہد'' لگا کر جیسے خَوَاهَدْ رَفْت خیال رہے صیغوں کی علامات خواہد کے ساتھ لگتی ہیں۔

غیر مشہور طریقہ:

ماضی مطلق پر باید لگا کر جیسے بَایَدْ مُرْدْ (گلستان صفحہ نمبر 8) لیکن بہار بہاراں شرح گلستاں میں اسی مقام پر ہے کہ یہاں باید خواہد کا قائمقام ہے۔

گردان فعل مستقبل مثبت معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
خَواهَد کَرْد	خَواهَنْد کَرْد	خَواهِی کَرْد	خَواهِیْد کَرْد	خَواهَمْ کَرْد	خَواهِیْم کَرْد
وہ کرے گا	وہ کریں گے	تو کرے گا	تم کرو گے	میں کروں گا	ہم کریں گے

گردان فعل مستقبل منفی معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نَخَواهَد کَرْد	نَخَواهَنْد کَرْد	نَخَواهِی کَرْد	نَخَواهِیْد کَرْد	نَخَواهَمْ کَرْد	نَخَواهِیْم کَرْد
وہ نہیں کرے گا	وہ نہیں کریں گے	تو نہیں کرے گا	تم نہیں کرو گے	میں نہیں کروں گا	ہم نہیں کریں گے

گردان فعل مستقبل مثبت مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کَرْدَہ خواھد شُدْ	کَرْدَہ خواھَنْد شُدْ	کَرْدَہ خَواھی شُدْ	کَرْدَہ خَواھِید شُدْ	کَرْدَہ خَواھم شُدْ	کَرْدَہ خَواھِیم شُد
وہ کیا جائے گا	وہ کیئے جائیں گے	تو کیا جائے گا	تم کیئے جاؤ گے	میں کیا جاؤں گا	ہم کیئے جائیں گے

گردان فعل مستقبل منفی مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نکَرْدَہ خَواھد شُدْ	نکَرْدَہ خَواھَنْد شُدْ	نکَرْدَہ خَواھی شُدْ	نکَرْدَہ خَواھِید شُدْ	نکَرْدَہ خَواھم شُدْ	نکَرْدَہ خَواھِیم شُد
وہ نہیں کیا جائے گا	وہ نہیں کیئے جائیں گے	تو نہیں کیا جائے گا	تم نہیں کیئے جاؤ گے	میں نہیں کیا جاؤں گا	ہم نہیں کیئے جائیں گے

مشق:

☆ اردو میں ترجمہ کریں۔

خَواھَنْد جُسْت ، دُوشِیدَہ خَواھَنْد شُدْ ،خَواھِی پُخْت ، خَواھَم پُرْسِیدَ ، خَواھِیْمْ پِزِیْرُفْتْ

☆ فارسی بنائیں۔

ہم کھائیں گے ، وہ پکائے گا ، تم شور مچاؤ گے ، میں دوڑوں گا ، وہ پیئے گا

بحث فعل حال

تعریف:

اصطلاحات میں گزر چکی ہے۔ (مے ، ھمے) + مضارع

بنانے کا طریقہ:

مضارع پر "مے" یا "ہے" لگا دیا جائے جیسے مِے پَرْوَرَدْ ،ھِمِے پَرْوَرَدْ اردو ترجمہ میں "تا ہے" اور "رہا ہے" فعل حال کی علامات ہیں جیسے پالتا ہے، پال رہا ہے۔

گردان فعل حال مثبت معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
مِی کُنَد	مِی کُنَنْد	مِی کُنِی	مِی کُنِید	مِی کُنَم	مِی کُنِیم
وہ کرتا ہے	وہ کرتے ہیں	تو کرتا ہے	تم کرتے ہو	میں کرتا ہوں	ہم کرتے ہیں
وہ کر رہا ہے	وہ کر رہے ہیں	تو کر رہا ہے	تم کر رہے ہو	میں کر رہا ہوں	ہم کر رہے ہیں

گردان فعل حال منفی معروف

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
نِمی کُنَد	نِمی کُنَنْد	نِمی کُنِی	نِمی کُنِید	نِمی کُنَم	نِمی کُنِیم
وہ نہیں کرتا ہے	وہ نہیں کرتے ہیں	تو نہیں کرتا ہے	تم نہیں کرتے ہو	میں نہیں کرتا ہوں	ہم نہیں کرتے ہیں
وہ نہیں کر رہا ہے	وہ نہیں کر رہے ہیں	تو نہیں کر رہا ہے	تم نہیں کر رہے ہو	میں نہیں کر رہا ہوں	ہم نہیں کر رہے ہیں

گردان فعل حال مثبت مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
کَرْدَہ مِی شُوَد	کَرْدَہ مِی شُوَنْد	کَرْدَہ مِی شُوی	کَرْدَہ مِی شُوِید	کَرْدَہ مِی شُوَم	کَرْدَہ مِی شُوِیم
وہ کیا جاتا ہے	وہ کیئے جاتے ہیں	تو کیا جاتا ہے	تم کیئے جاتے ہو	میں کیا جاتا ہوں	ہم کیئے جاتے ہیں
وہ کیا جا رہا ہے	وہ کیئے جا رہے ہیں	تو کیا جا رہا ہے	تم کیئے جا رہے ہو	میں کیا جا رہا ہوں	ہم کیئے جا رہے ہیں

گردان فعل حال منفی مجہول

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
گَرْدَہ نَمِی شُوَدْ	گَرْدَہ نَمِیْ شُوَنْد	گَرْدَہ نَمِی شُوی	گَرْدَہ نَمِی شُوِیْد	گَرْدَہ نَمِی شُوَمْ	گَرْدَہ نَمِی شُوِیم
وہ نہیں کیا جاتا ہے	وہ نہیں کیئے جاتے ہیں	تو نہیں کیا جاتا ہے	تم نہیں کیئے جاتے ہو	میں نہیں کیا جاتا ہوں	ہم نہیں کیئے جاتے ہیں
وہ نہیں کیا جا رہا ہے	وہ نہیں کیئے جا رہے ہیں	تو نہیں کیا جا رہا ہے	تم نہیں کیئے جا رہے ہو	میں نہیں کیا جا رہا ہوں	ہم نہیں کیئے جا رہے ہیں

مشق:

☆ اردو میں ترجمہ کریں۔

مِی خَوَاهَدْ ، نَمِی دَرِّیَم ، نَمِی رَنْجِیدَہ شُوِیْد ، مِی آوَرْدِی ، مِی آمُرْزَمْ

☆ فارسی بنائیں۔

وہ کھا رہا ہے ، تم پی رہے ہو ، میں جا رہا ہوں ، تو پکاتا ہے ، ہم بھاگتے ہیں

بحثِ فعلِ امر

تعریف:

اصطلاحات میں گزر چکی ہے۔

بنانے کا طریقہ:

مضارع کے آخر سے "دْ" اور اس سے پہلے کی فتحہ کو دور کرنے سے امر حاضر معروف بنتا ہے جیسے کُنَد سے کُن اور اس کے صرف دو صیغے ہوتے ہیں۔ واحد حاضر، جمع حاضر، باقی صیغے امر غائب و متکلم کے ہیں جو مضارع پر بایدکہ لگا کر بنتے ہیں۔ کُن - بُکُن خواب - بِخواب

فائدہ: امر پر بازائدہ داخل ہو جاتی ہے مضموم الاول پر مضموم اور مفتوح الاول و مکسور الاول پر مکسور۔
طراز - بِطراز

تنبیہ:

(۱) امر استمراری بنانے کے لئے ماضی احتمالی کے آخر والے ''ہ باشد'' کے آخر سے ''د'' اور اس سے پہلے کا زبر گرانا چاہیے جسے کردہ باشد سے کردہ باش (کرتا رہ تو)۔ ماضی مطلق + ہ باش

(۲) امر پر می یا ہمی لگا کر جسے می کن۔ (تو کرتا رہ) (می یا ہمی + صیغہ امر)

گردان امر حاضر معروف

جمع حاضر	واحد حاضر
کُنِیْدْ	کُنْ
تم کرو	تو کر

گردان امر غائب معروف

جمع غائب	واحد غائب
بَایَدْ کِہْ کُنَنْد	بَایَدْ کِہ کُنَدْ
چاہیے کہ وہ کریں	چاہیے کہ وہ کرے

گردان امر متکلم معروف

متکلم مع الغیر	واحد متکلم
بَایَدْ کِہْ کُنِیْم	بَایَدْ کِہ کُنَمْ
چاہیئے کہ ہم کریں	چاہیئے کہ میں کروں

گردان امر غائب و متکلم مجہول

متکلم مع الغیر	واحد متکلم	جمع غائب	واحد غائب
بَایَدْ کِہْ کَرْدَہْ شُوِیْم	بَایَدْ کِہْ کَرْدَہْ شُوَمْ	بَایَدْ کِہْ کَرْدَہْ شُوَنْد	بَایَدْ کِہ کَرْدَہْ شُوَدْ
چاہیے کہ ہم کیئے جائیں	چاہیے کہ میں کیا جاؤں	چاہیے کہ وہ کیئے جائیں	چاہیے کہ وہ کیا جائے

تنبیہ: امر حاضر معروف کا مجہول نہیں ہوتا۔

بحثِ فعل نہی

نون مفتوح، ہ ساکن
یائے معروف موقوف

تعریف:
اصطلاحات میں گزر چکی ہے۔

بنانے کا طریقہ:
فعل نہی حاضر معروف امر حاضر معروف پر ''م'' مفتوح لانے سے بنتا ہے اور کبھی امر حاضر معروف پر نون نفی داخل کرنے سے بھی بنایا جاتا ہے جیسے مَکُنْ، نَکُنْ اور فعل نہی غائب و متکلم مضارع منفی پر ''باید کہ'' لانے سے بنتا ہے۔

گردان فعل نہی معروف

جمع حاضر	واحد حاضر
مَکُنِیْد	مَکُنْ
تم نہ کرو	تو نہ کر

گردان فعل نہی غائب و متکلم معروف

متکلم مع الغیر	واحد متکلم	جمع غائب	واحد غائب
بَایَدْ کِہْ نَکُنِیْمْ	بَایَدْ کِہْ نَکُنَمْ	بَایَدْ کِہْ نَکُنِیْد	بَایَدْ کِہ نَکُنَدْ
چاہیے کہ ہم نہ کریں	چاہیے کہ میں نہ کروں	چاہیے وہ نہ کریں	چاہیے وہ نہ کرے

گردان فعل نہی غائب و متکلم مجہول

متکلم مع الغیر	واحد متکلم	جمع غائب	واحد غائب
بَایَدْ کِہْ نَکَرْدَہْ شُوِیْم	بَایَدْ کِہْ نَکَرْدَہْ شُوَمْ	بَایَدْ کِہْ نَکَرْدَہْ شُوَنْد	بَایَدْ کِہ نَکَرْدَہْ شُوَدْ
چاہیے کہ ہم نہ کیئے جائیں	چاہیے کہ میں نہ کیا جاؤں	چاہیے کہ وہ نہ کیئے جائیں	چاہیے کہ وہ نہ کیا جائے

مشق:

☆ اردو میں ترجمہ کریں۔

مَخُورْ، مَکُوشْ ، بَایَدْکِه نَزَنَدْ ، بَایَدْکِه نَتَرْسَمْ ، بَایَدْکِه نَپَرْوَرْدَهْ شَوَنْد

☆ فارسی بنائیں۔

چاہیے کہ وہ نہ سوئے ، چاہیے کہ ہم نہ ماریں ، چاہیے کہ وہ زیادہ کیا جائے ، تو نہ پی۔

بحث اسمائے مشتقہ

اسم فاعل

"زارہ" = فعل عمل بجاری دنے پر دلالت کرتا ہے۔

تعریف: وہ اسم جس سے کسی کام کا کرنے والا سمجھا جائے۔

بنانے کا طریقہ: امر کے آگے لفظ "نَدَہْ" (بنون ساکن) بڑھا کر جیسے پَرْوَرْ سے پَرْوَرِنْدَہْ اسم فاعل میں نون سے پہلے حرف کو مکسور مفتوح دونوں طرح پڑھنا درست ہے۔ خیال رہے کہ جمع کے صیغہ میں اسم کی ہائے مختفی کاف فارسی سے بدل جاتی ہے اسم فاعل کے دو ہی صیغے ہوتے ہیں واحد اور جمع جیسے:

واحد	جمع
پَرْوَرِنْدَہ	پَرْوَرِنْدَگان
پالنے والا	پالنے والے

اسم فاعل بنانے کے چند اور طریقے بھی ہیں:

(۱) "ان" امر کے آخر میں بڑھا دینا جیسے، خواہان، پرسان، روان، دوان۔

(۲) امر کے آخر میں الف زیادہ کرنا جیسے شکیبا، زیبا، خوانا، گویا۔

(۳) فعل ماضی کے آخر میں "ار" ملانا جیسے خریدار، خواستار، برخوردار، نام بردار

(۴) امر یا ماضی کے آخر میں "گار" اضافہ کرنا، آموزگار، پرہیزگار، آفریدگار، پروردگار، کردگار
(بمعنی مبالغہ)

(۵) اسم معنی کے آخر "کار" ملحق کرنا جیسے ستم کار، فراموش کار، مسامحہ کار (چشم پوشی کرنے والا)

(۶) اسم معنی کے آخر میں (گر) لاحق کرنا جیسے پیروزگر، فیروزگر، دادگر، خُنیاگر (گویا)

(۷) فعل نہی مرکب باسم جیسے ہیچ مداں یعنی ہیچ ندانندہ (بحوالہ ہفت قلزم ج ۷، ص ۴۳)

خیال رہے کہ اسم فاعل مختوم بہ "ندہ" زیادہ تر فعل و عمل کے جاری ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ جیسے روندہ، خواندہ، جو چلنے اور پڑھنے میں مصروف ہو لیکن کبھی شعرا اس کو کسی کام کے آلہ کے نام کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ جیسے "بینندہ" بمعنی چشم "گویندہ" بمعنی زبان بیت فردوسی۔

بہ بینندگاں آفرینندہ را   نبینی مرنجاں دو بینندہ را

اگر شاہ فرماید ایں بندہ را   کہ بکشاید از بند گویندہ را

(۸) کبھی امر سے پہلے ایک اسم لگا کر بھی اسم فاعل بناتے ہیں۔ جیسے فریادرس بمعنی رسندۂ فریاد۔

اسم فاعل منتہی بہ "ان" بیشتر حال کا معنی دیتا ہے۔ اسم فاعل مختوم بہ "ا" ثبوت والا معنی دیتا ہے۔ جیسے دانا یعنی جس کی دانائی ہمیشہ ثابت ہو۔ وہ اسم فاعل کہ "گار، کار، گر، جس کے آخر میں ہوں۔ مبالغہ کا معنی دیتا ہے۔ جیسے آموزگار یعنی وہ شخص جس کا کام سکھانا ہو جیسے ستم گار اور ستم گر وہ شخص جو بہت ظلم کرتا ہو۔

فائدہ: سماعی طور پر فعل امر کے چند صیغوں کے آخر میں الف بڑھانے سے صفت مشبہ کا صیغہ حاصل ہوتا ہے جیسے گو گویا، پُو پویا، شنُو شنوا، بین بینا، کوش کوشا، گنج گنجا، شکیب شکیبا

اسی طرح بعض اسماء سے بھی صفت مشبہ حاصل کی جاتی ہے جیسے بُو بویا، زیب زیبا۔

اسم مفعول

تعریف:

وہ اسم جس سے وہ چیز سمجھی جائے جس پر فعل واقع ہوا۔

بنانے کا طریقہ:

ماضی مطلق کے آگے ہائے مختفی لگانے سے اسم مفعول بنتا ہے جیسے "پرورد" سے "پروردہ" پالا ہوا یا پالا گیا۔ اس کے بھی دو ہی صیغے ہوتے ہیں۔

واحد	جمع
پَرْوَرْدَہ	پَرْوَرْدَگان
پالا ہوا	پالے ہوئے

خیال رہے کہ عربی میں فعل لازم کا اسم مفعول نہیں آتا مگر فارسی میں آجاتا ہے جیسے رَفْتَہ گیا ہوا۔

اسم تفضیل

تعریف:

جو اسم ایسی چیز پر دلالت کرے جس میں کسی دوسری چیز کی نسبت زیادتی والا معنیٰ پایا جائے اس کا اور اسم مبالغہ کا فرق یہ ہے کہ اسم مبالغہ میں محض زیادتی والا معنیٰ ہوتا ہے کسی اور کی نسبت زیادتی کا لحاظ نہیں ہوتا لہٰذا بَسْیَار پَرْوَرِنْدَہ بہت پالنے والا اسم مبالغہ ہے اور پَرْوَرِنْدَہ تَرْ زیادہ پالنے والا اسم تفضیل ہے لہٰذا اسم تفضیل ہمیشہ اسم کے آگے تر لگانے سے تیار کیا جاتا ہے جیسے بِہتَر، کِہتَر، مِہتَر، پَرْوَرِنْدَہ تَرْ، پَرْوَرْدَہ تَرْ۔ اسم تفضیل کے بھی دو صیغے ہوتے ہیں۔

زیادہ اچھا، زیادہ چھوٹا، زیادہ بڑا

واحد	جمع
پَرْوَرِنْدَہ تَر	پَرْوَرِنْدَگان تَر
زیادہ پالنے والا	زیادہ پالنے والے

اسم تفضیل کی مزید تفضیل

اسم + تر + ین = ترین

فائدہ: جس وقت چاہتے ہیں کہ اس اسم تفضیل کی اضافت کریں تو "تر" کے آخر میں "ین" بڑھا کر کسرہ اضافت نون کے نیچے دے دیتے ہیں۔ جیسے فردوسی بزرگ ترینِ شعرائے ایران ست۔

اسم ظرف

تعریف:

فی ظرف زماں - فی ظرف مکاں

وہ اسم جس سے کسی کام کا وقت یا جگہ سمجھی جائے۔ جیسے حاصل مصدر کے آگے لفظ گاہ جیسے آرام گاہ، آسائش گاہ۔ آرام کرنے کی جگہ

بنانے کا طریقہ:

(۱) مصدر یا کسی اسم عام کے آگے لفظ گاہ جیسے پروردن گاہ پالنے کی جگہ یا پالنے کا وقت۔ رزمگاہ، بزمگاہ، بارگاہ، سحرگاہ

(۲) مصدر پر لفظ "وقت" یا "جا" جیسے وقت خواندن جائے درکشیدن۔

(۳) کبھی امر سے پہلے کسی اسم کو ملا دیتے ہیں لیکن یہ طریقہ سماعی ہے جیسے زَرْخیز "سونا پیدا کرنے والی جگہ۔

(۴) کبھی امر کے آخر "ن" لگا دیتے ہیں اور یہ طریقہ قیاسی ہے جیسے خورن بمعنی جائے غذا خوردن۔

اسمِ آلہ

تعریف:

وہ اسم جس سے کسی کام کا آلہ (یعنی اوزار) سمجھا جائے۔

بنانے کا طریقہ:

مصدر سے پہلے لفظ آلہ جیسے آلہ شنیدن کبھی امر سے پہلے کسی اسم کو زیادہ کر کے اسم آلہ بناتے ہیں جیسے زرکُوب سونا کوٹنے کا آلہ یہ طریقہ بھی سماعی ہے۔

اسم حال

تعریف:

وہ اسم جس سے کسی کام کا جاری رہنا سمجھا جائے۔

بنانے کا طریقہ:

امر کے آگے "ان" لگانے سے جیسے اُفتاں، خیزاں اُٹھتے ہوئے گرتے ہوئے۔

(معنی بلحاظ مصدر ہوگا)

حاصلِ مصدر یا اسمِ مصدر

تعریف:

جو مصدر کا نتیجہ ہو جیسے ستائش ستوُدن کا حاصل مصدر ہے۔

بنانے کا طریقہ:

(۱) امر کے آگے شین مصدری جیسے ستائش، گنجائش اس کو حاصل مصدر یا مصدر شینی بھی کہتے ہیں۔

(۲) بعینہ ماضی کا صیغہ جیسے گذشت، خرید، گشت، کاشت، برداشت، بست، نہاد، سرود ان کو مصدر مرخم بھی کہتے ہیں۔ خیال رہے کہ ان میں سے بعض اسماء اسم غیر مصدر کا معنی بھی دیتے ہیں۔ جیسے سرود، آواز اور اشعار کو بھی کہتے ہیں، نہاد طبیعت کو بھی کہتے ہیں۔

(۳) بعینہ فعل امر جیسے رم بمعنی خوف، خواب، گریز، تواں، خراش، خرام۔

(۴) کاف فارسی یائے مصدری کے ساتھ جیسے ادائیگی، خوارگی، پسماندگی۔ (بعینہ فعل امر ہیں)

(۵) ماضی کے آخر میں (ار) لگانا جیسے گفتار، کردار، دیدار، رفتار، پندار، شمار، گرفتار

خیال رہے کہ اس طریقے کے حاصل مصدر یہی ہیں اور بس۔

بحثِ جمع

فارسی میں جمع بنانے کے چند طریقے ہیں۔

(۱) مفرد کے آخر میں (ان) بڑھا کر جیسے پسران۔

(۲) (ہا) مفرد کے آخر میں لگا کر جیسے شبہا۔

(۳) (ات) مفرد کے ساتھ جیسے باغات۔

تفصیل:

(۱) جاندار اشیاء کے لئے پہلا طریقہ ہی استعمال کیا جاتا ہے۔ مردان، زنان، شیران، مرغان۔

(۲) جمادات اور اسم معنی کی جمع ہمیشہ (ہا) کے ساتھ آتی ہے، اس کا خلاف شاذ ہے جیسے (تفسیر حسینی، ترجمہ شاہ ولی اللہ میں سوگند کی جمع سوگندان آئی ہے) سنگ ہا، فرشتہ ہا، کتاب ہا، رنج ہا، خوبیہا، بدیہا۔

(۳) نباتات کی جمع دونوں طریقوں کے ساتھ لائی جاتی ہے۔ درختان، درختہا، نہالان، نہالہا۔

(۴) اجزائے نباتات کی جمع عموماً (ہا) کے ساتھ آتی ہے۔ شاخہا، ریشہ ہا، جوانہ (درخت کی تازہ شاخ) جوانہ ہا، ساقہ، ساقہ ہا، شگوفہ شگوفہ ہا۔

(۵) اعضائے بدن انسانی جو جفت ہیں ان کی جمع دونوں طریقوں کے ساتھ آتی ہے جیسے چشمان چشمہا، لبان، لبہا، دستہا، دستان، رخہا، رخان، رودگان، رودہ ہا، زلفان زلفہا، گیسوہا، گیسوان، زلفک، زلفکہا زلفکان۔

(۶) کلمات زمانی قابل تغیر کی جمع بھی دونوں طریقوں کے ساتھ آتی ہے۔ روز روزان، روزہا ماہ، ماہان، ماہ ہا (ماہیان) سال سالان، سالہا، شب شبہا شبان، روزگار روزگاران روزگارہا۔

(۷) جن کلمات کے آخر میں الف یا (و) ہو جمع میں اس کے ساتھ (یان) لگاتے ہیں جیسے دانا دانایان، سخنگو سخنگویان۔

(۸) کلمہ مختوم بہائے مختفی کی "ان" کے ساتھ جمع کے لئے ہا کو کاف فارسی سے بدلنا ہوتا ہے جیسے بندہ بندگان اور ہا کے ساتھ جمع بنانے کے لئے بہتر ہے کہ مفرد کی ہائے مختفی سلامت رہے، خانہ خانہ ہا جامہ جامہ ہا۔

(۹) کلمۂ نیا بمعنی جد کی جمع میں علامت جمع (ان) سے پہلے گ یا ک زیادہ کرتے ہیں کیونکہ یہ لفظ اصل میں نیاک یا نیاگ تھا جیسے نیاگان۔ کیونکہ تمام مخففات جمع اور تصغیر کے وقت اپنے اصل کی طرف لوٹ جاتے ہیں۔

(۱۰) سر و گردن سے جب عضو مقصود ہو تو (ہا) کے ساتھ اور بزرگ اشخاص مقصود ہوں تو (ان) کے ساتھ جمع لاتے ہیں جیسے سرانِ لشکر گردنان ایران۔

(۱۱) بعض عربی کے جمع الفاظ فارسی میں مفرد شمار ہوتے ہیں اور ان کی جمع (ان) یا (ہا) کے ساتھ لاتے ہیں جیسے حور حوران حالانکہ عربی میں حور، حَوْرَاءُ کی جمع ہے۔ جس کا معنی ہے موٹی آنکھ والی مؤنث چیز۔

(۱۲) (ات) کے ساتھ جمع بنانا عربی طریقہ ہے جو فارسی میں بھی مستعمل ہے لیکن کلمہ مختوم بہائے مختفی کی ہا کو (ج) کے ساتھ بدلنا پڑتا ہے جیسے باغات، کوهستانات روزنامہ روزنامجات کبھی نہیں بھی بدلتے بلکہ دونوں کو لکھتے ہیں جیسے میوہ میوہ جات۔

(۱۳) چند الفاظ ذیل خلاف قیاس دو طرح استعمال ہوتے ہیں۔ اختر اختران اخترہا۔ غم غمہا غمان۔ ستارہ ستارگان ستارہا۔ اندہ اندہان، اندہ ہا۔ سخن سخنان، سخنہا۔ آخشیج آخشیجان، آخشیجہا[1]۔ پلہ پلگان پلہ ہا[2]۔ غمزہ غمزگان غمزہ ہا۔ گناہ گناہان گناہ ہا۔ کوہسار کوہساران کوہسارہا۔ جویبار جویباران جویبارہا۔ غار غاران غارہا۔

۱۔ مخالف ضد، عنصر، چہار آخشیج چار عناصر۔

۲۔ پایہ، مرتبہ، درجہ، ہر مرتبہ و پایہ از نَرْدُبان، زینہ ھم گفتہ شدہ و بمعنی کِفّۂ ترازو ھم۔

متعدی

یاد رکھیں آوردَن، بُـردَن اور رُبُـودَن یہ تینوں مصدر اور ان کے افعال متعدی ہیں ان تینوں کے علاوہ جس مصدر کی ماضی مطلق کے ترجمہ میں لفظ ''نے'' آئے اس کو اور اس کے تمام افعال کو متعدی جانو جیسے زد زید مارا زید نے اور جس مصدر کے ماضی مطلق کے ترجمہ میں لفظ ''نے'' نہ آئے اس مصدر کو اور اس کے افعال کو لازم سمجھو جیسے رَفْتْ زَیْد گیا زید۔

متعدی بنانے کا طریقہ:

لازم سے متعدی اور متعدی سے متعدی المتعدی بنانے کے دو طریقے ہیں لازم یا متعدی مصدر کا امر کر اس کے آخر میں ''اندن'' (الف، نون غنہ اور دن) یا ''انیدن'' (الف، نون اور یائے معروف) زیادہ کر کے ''دن'' مصدر کی علامت لگا دینا جیسے ترسیدن لازم مصدر ہے اس کے امر حاضر معروف ''ترس'' کے آخر میں جب الف، نون غنہ اور لفظ ''دن'' زیادہ کیا ''ترساندن'' ہو گیا یا الف، نون، یائے معروف اور ''دن'' علامت مصدر زیادہ کیے تو تَـرْسَـانِیْـدَنْ ہوا اور ان دونوں کا ترجمہ ہوا ڈرانا لہٰذا یہ دونوں مصدر متعدی ہیں اسی طرح اگر ان دونوں متعدی المتعدی کرنا ہو تو ان کے امر تَرْسَانْ کے آخر میں الف نون یائے معروف اور دن لگائیں تو متعدی المتعدی ہو جائے گا یعنی تَـرْسَـانَـانِیْـدَنْ اس کا معنی ہو گا ڈروانا اسی طرح سَـرَائِیْـدَنْ جس کا ترجمہ ہے گانا اس کا متعدی سَرْایَانِیْدَنْ اس کا ترجمہ ہے گوانا اسی طرح شُسْتَنْ سے شُوْیَانِیْدَنْ یا شُوْیَانْدَنْ ان کا ترجمہ ہے دھلانا یا دھلوانا اسی طرح دُوْخْتَنْ اور دُوْزِیْـدَنْ کا ترجمہ سینا اور ان کے متعدی المتعدی یعنی دُوْزَانْـدَنْ اور دُوْزَانِیْـدَنْ ان کا ترجمہ ہے سلانا یا سلوانا۔

فاعل کی پہچان

واحد حاضر، جمع حاضر، واحد متکلم اور متکلم مع الغیر یہ پانچوں صیغے فعل با فاعل ہوتے ہیں یعنی ان کا فاعل ان کے ساتھ ہوتا ہے اور وہ ضمیر مرفوع متصل ہے اور واحد غائب کے صیغوں کا فاعل معلوم کرنا ہو تو اس صیغہ کے ترجمہ سے پہلے لفظ ''کون'' یا ''کس نے'' ان دونوں لفظوں میں سے جونسا لفظ اردو محاورہ میں مناسب معلوم ہوتا ہو ملاؤ جو لفظ بھی عبارت میں سے اس کا جواب واقع ہو اس کو فاعل جانو جیسے رفت زید گیا زید جب ہم نے کہا کون گیا تو جواب ہوگا زید لہٰذا زید رفت کا فاعل ہے۔ رفت فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ اسی طرح زدزید ما راز ید نے جب ہم نے کہا کس نے مارا جواب یہی ہوگا کہ زید نے تو کس نے کے جواب میں زید واقع ہوا لہٰذا وہی فاعل ٹھہرا۔

تنبیہ:

ہر فعل کے لئے فاعل کا ہونا ضروری ہوتا ہے لہٰذا صیغہ واحد غائب کا فاعل اگر عبارت میں موجود نہ ہو تو ان کا فاعل ضمیر غائب ہوگی اور وہ صیغہ واحد غائب میں لفظ ''اُوْ'' ہے۔ جس کا ترجمہ وہ یا اس نے ہے اور صیغہ جمع غائب میں جمع غائب کی ضمیر جو لفظ ''اند'' ہے اس کا فاعل ہے جس کا ترجمہ ہے وہ یا انہوں نے جیسے رفت وہ گیا لفظ وہ اردو میں او کا ترجمہ ہے جو رفت میں پوشیدہ ہے اسی طرح رفتند وہ گئے زدند انہوں نے مارا وہ اور انہوں نے لفظ ''اند'' کا ترجمہ ہے جو جمع غائب کی ضمیر ظاہر ہے۔ خیال رہے صیغہ واحد غائب کا فاعل حذف کرنا ہرگز درست نہیں مگر جمع غائب کے صیغے کے فاعل کو عبارت سے حذف کر دینا درست ہے جیسے آوردہ اند کہ سپاہِ دشمن بے قیاس بود یعنی خبر لائے ہیں خبر لانے والے کہ دشمن کی فوج بے اندازہ تھی یہاں آوردہ اند کا فاعل خبر آورندگان ہے جو عبارت سے محذوف ہے۔ (اسی طرح ہے مصدر فیوض میں لیکن اس میں اعتراض کی گنجائش ہے جو صاحب علم پر مخفی نہیں۔ چشتی)۔

فائدہ نمبر 1.

ضمیر غائب کے لئے ایسا لفظ پہلے مذکور ہونا ضروری ہوتا ہے جس کی طرف وہ ضمیر پھرتی ہے اس لفظ کو

اصطلاح میں مرجع کہتے ہیں ضمیر کا اپنے مرجع کے مطابق ہونا ضروری ہوتا ہے یعنی واحد اور جمع ہونے میں اور کبھی ان میں مخالفت بھی ہو جاتی ہے۔ ضمیر اور مرجع کی مثال آمَدْ زَیْد و بِنْشِسْتْ یعنی زید آیا اور بیٹھا وہ یہاں اُو، جس کا ترجمہ ہے "وہ" بِنْشِسْتْ میں ضمیر غائب مُسْتَتِرْ ہے اور اس کا مرجع زید ہے۔

فائدہ نمبر 2.

فعل معروف کا فاعل ہوتا ہے اور فعل مجہول کا نائب فاعل جس کو مفعول مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ کہتے ہیں یعنی مفعول اس فعل کا جس کا فاعل مذکور نہ ہو جیسے کُشْتَـہ شَـدْ زَیْـد ترکیب میں یوں کہنا چاہیے کُشْتَـہ شُـد صیغہ واحد غائب فعل ماضی مطلق مجہول زید اس کا نائب فاعل یا مفعول مَالَمْ یُسَمَّ فَاعِلُہٗ فعل مجہول اپنے نائب فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

خیال رہے کہ نائب فاعل کی پہچان کا وہی طریقہ ہے جو اوپر فاعل کی پہچان کا بیان ہوا ہے جیسے کُشْتَہ شُدْ زَیْد مار ڈالا گیا زید اگر سوال کرو کون مار ڈالا گیا تو جواب ہوگا زید لہٰذا زید نائب فاعل ہوا۔

تنبیہ: فاعل اور نائب فاعل ہمیشہ اسم ہوتے ہیں فعل اور حرف نہیں ہوتے بلکہ جس اسم پر حرف ہو وہ بھی فاعل نہیں ہوسکتا جیسے نِشِسْتْ زَیْد بَرْ تَخْت میں برتحت کو فعل کا مُتعلّق کہنا ہے فاعل نہیں کہنا بلکہ فاعل زید ہے جو اسم ہے۔

مفعول کی پہچان

مفعول پانچ ہیں۔ مفعول بہ، مفعول فیہ، مفعول معہ، مفعول لہ، مفعول مطلق۔

① مفعول بہ:

مفعول بہ وہ ہے جس پر فاعل کا فعل واقع ہو لفظ "کیا" یا "کس کو" جواب میں ہمیشہ مفعول بہ واقع ہوتا ہے جیسے خُوردْ زَیْدْ طَعَام زید نے طعام کھایا جب کہو گے زید نے کیا کھایا جواب میں کہو گے طعام اسی طرح زَدْ زَیْد بَکْرْرا مارا زید نے بکر کو جب پوچھا جائے گا کس کو تو کہا جائے گا بکر کو لہٰذا طعام اور بکر دونوں مفعول ہیں۔ ترکیب زد فعل زید فاعل بکر مفعول بہ را علامت مفعولی فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا مخفی نہ رہے کہ

اس مفعول کے ساتھ لفظ را علامت مفعولی کبھی لاتے ہیں کبھی نہیں لاتے اگر مفعول بہ انسان ہو تو اکثر لاتے ہیں ورنہ اکثر نہیں لاتے۔

فائدہ:

بعض فعلوں کے دو مفعول ہوتے ہیں پہلے مفعول کو مفعول اول اور دوسرے مفعول کو مفعول ثانی کہتے ہیں ان فعلوں کے مصدر یہ ہیں۔ دَانِسْتَنْ یَافْتَنْ اَنْگَاشْتَنْ نِگْرِیْسَتَنْ دَادَنْ بَخْشِیْدَنْ گَرْدَانِیْدَنْ اور ان کے ہم معنی اور کبھی کردن اور ساختن بھی گردانیدن کے معنی میں آتے ہیں اس وقت ان کے بھی دو مفعول ہوتے ہیں جیسے دَانِسْتَمْ زَیْدْ رَا دَانَا، یَافْتَمْ زَیْدْ رَا دَانَا اَنْگَاشْتَمْ زَیْدْ رَا دَانَا گَرْدَانِیْدَمْ زَیْدْ رَا دَانَا، سَاخْتَمْ زَیْدْ رَا دَانَا نِگْرِیْسَتَمْ زَیْدْ رَا دَانَا دَادَمْ زَیْدْ رَا دِرْھَمْ بَخْشِیْدَمْ زَیْدْ رَا دِرْھَمْ کَرْدَمْ زَیْدْ رَا دَانَا دَانِسْتَمْ فعل با فاعل زید مفعول اول را علامت مفعولی دانا مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دو مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ باقی کو اس پر قیاس کرلو۔

یاد رہے کہ کبھی مفعول ثانی کو ذکر نہیں بھی کیا جاتا جیسے زَیْدْ رَا بَخْشِیْدَمْ زید کو میں نے دیا یا عطا کیا۔

ذکرِ قول ومقولہ

پوشیدہ نہ ہو کہ گفتن مصدر کے مشتقات کے بھی دو مفعول ہوتے ہیں پہلے مفعول کو مفعول کہتے ہیں اور دوسرے مفعول کو مقولہ کہتے ہیں یعنی کہی ہوئی بات اور مقولہ ہمیشہ جملہ ہوتا ہے یعنی پوری بات جیسے گفتم زید را بکر ایستادہ است میں نے زید کو کہا کہ بکر کھڑا ہے ترکیب یوں ہوگی گفتم فعل با فاعل زید مفعول بہ راعلامت مفعولی فعل فاعل مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ قول ہوا بکر مبتدا ایستادہ خبر است رابطہ مبتدا با خبر جملہ اسمیہ خبریہ مقولہ ہوا قول کا۔ اسی طرح مصرع گفتمش درچشم بنشیں گفت منشینش رقیب۔ میں نے اس کو کہا آنکھ میں بیٹھ۔ رقیب نے اس کو کہا مت بیٹھ ترکیب گفتم فعل با فاعل ش ضمیر منصوب متصل مفعول بہ فعل فاعل مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ قول در جار چشم مجرور مجرور بواسطۂ جار متعلق ہوا بنشین کے بنشیں فعل با فاعل اپنے متعلق سے مل کر مقولہ ہوا۔ گفت فعل رقیب فاعل ش ضمیر مفعول بہ فعل فاعل مفعول مل کر جملہ فعلیہ ہو کر قول منشین فعل با فاعل مل کر مقولہ کبھی گفت کا مفعول بہ محذوف کر دیا جاتا ہے جیسے فلک گفت احسنت مہ گفت زہ زمانے نے کہا تو نے اچھا کیا اور محبوب نے کہا بہت اچھا ترکیہ

گفت فعل فلک فاعل مرا محذوف جس میں میم گفت کا مفعول بہ را علامت مفعولی فعل اپنے فاعل مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ ہوا احسنت مقولہ اسی طرح گفت فعل مہ فاعل فعل با فاعل قول زہ مقولہ قول مقولہ مل کر جملہ فعلیہ۔

کبھی مفعول بہ جملہ بھی ہوتا ہے جیسے مے خواهم ترا ببینم میں چاہتا ہوں کہ تجھے میں دیکھوں مے خواہم فعل با فاعل ترا ببینم مفعول بہ کیونکہ ترا ببینم کی ترکیب ہے ببینم فعل با فاعل ت مفعول بہ را علامت مفعول فعل فاعل مفعول بہ جملہ ہوکر مفعول بہ ہوا لیکن اصل میں ترا ببینم مصدر کے معنی میں ہے یعنی مے خواہم دیدنِ تو میں چاہتا ہوں تجھ کو دیکھنا۔

② مفعول فیہ:

فعل کام کو کہتے ہیں جس مکان یا جس وقت میں وہ کام کیا جائے اس مکان اور اس وقت کو مفعول فیہ کہتے ہیں اور اس کو ظرف بھی کہتے ہیں وقت کو ظرف زماں (1) اور مکاں کو ظرف مکاں (2) کہتے ہیں۔ مفعول فیہ کے اوپر در بر اور بائے موحدہ بمعنی در اور بر اکثر لاتے ہیں جیسے خفتم برتخت درشب میں سویا تخت پر رات میں خفتم فعل با فاعل بر جار تخت مجرور مفعول فیہ ظرف مکاں در جار شب مجرور مفعول فیہ ظرف زماں فعل فاعل دو مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ کبھی در اور بر اور بائے موحدہ نہیں بھی لاتے جیسے شب کجا بودی؟ رات تو کہاں تھا یعنی در شب کجا بودی بود فعل ناقص یائے خطاب اسم کجا خبر شب مفعول فیہ جملہ فعلیہ انشائیہ۔ کجا = کہاں

③ مفعول لہ:

وہ ہے جس کے واسطے کام کیا جائے یعنی یہ ہمیشہ فعل کا سبب ہوتا ہے جیسے زَدَمْ زَیْدْرَا بَرَائے اَدَبْ مار میں نے زید کو ادب کے لئے زدم فعل با فاعل زید مفعول بہ را علامت مفعولی برائے جار ادب مجرور مفعول لہ جملہ فعلیہ خبریہ۔

④ مفعول معہ:

وہ اسم جو فاعل یا مفعول بہ کے بعد واقع ہو اور اس پر بائے معیت ہو اس اسم کو مفعول معہ کہتے ہیں جیسے آمَدْ سَرْمَا بَاقَبَاهَا زدم زید را با عمر یہ مفعول ہمیشہ فاعل یا مفعول کا فعل میں شریک ہوتا ہے۔

مفعول مطلق:

وہ مصدر جو اپنے فعل کا ہم معنی ہو یہ تین قسم پر ہے۔ (۱) تاکیدی (۲) وضعی یا نوعی (۳) عددی

"مفعول مطلق اگر محض فعل کے معنی کو پختہ کرے تو اس کو تاکیدی کہتے ہیں" اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے آخر میں یائے معروف ہوتی ہے جیسے زدم زیدراز دنی مارا میں نے زید کو حقیقت میں مارنا زدم فعل با فاعل زید مفعول را علامت مفعولی زدنی مفعول مطلق تاکیدی فعل با فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ خبریہ اور "اگر مفعول مطلق وضع یعنی حالت و کیفیت یا نوعیت کو بیان کرے تو اس کو وضعی یا نوعی کہتے ہیں" اس کے آخر میں یائے معروف نہیں ہوتی لیکن نوعیت کا معنیٰ پیدا کرنے کے لئے کوئی علامت ضرور درکار ہوتی ہے مثلاً اضافت جیسے نشستم نشستنِ امیر بیٹھا میں امیر کی بیٹھک یعنی امیر کی بیٹھنے کی وضع اور کیفیت پر بیٹھا اور "اگر مفعول مطلق تعداد پر بیان کرے تو اسے عددی اور تعدادی کہتے ہیں" جیسے نشستم یک نشست یا دونشست یا سہ نشست یعنی بیٹھا میں ایک بیٹھک یا دو بیٹھک یا تین بیٹھک یہاں نشست ماضی بمعنی نشستن مصدر ہے۔

فائدہ:

مزید آسانی کے لئے مفعولوں کی پہچان کے لئے جدول میں ہر مفعول کے لئے سوال کے لفظ لکھے جاتے ہیں۔

مفعول فیہ	مفعول فیہ	مفعول معہٗ	مفعول لہ	مفعول مطلق	مفعول مطلق	مفعول مطلق	مفعول بہ	مفعول بہ
ظرف زماں	ظرف مکاں		کیوں،	برائے تاکید	برائے وضع	برائے عدد	انسان	غیر انسان
کب	کہاں	کسکے ساتھ	کس لیے	کیسا	کس کی طرح	کتنے بار	کسے	کیا
			کسواسطے				کس کو	

مشق نمبر 1.

درج ذیل مصادر سے اسمائے مشتقہ بنائیں اور ان کا ترجمہ کریں۔ پِدْرُوْدَنْ ، آشَامِیْدَنْ

مشق نمبر 2.

درج ذیل مصادر کو متعدی اور متعدی المتعدی بنائیں اور ساتھ ترجمہ بھی لکھیں۔ پِدْرُوْدَنْ ، آشَامِیْدَنْ

بتائیں درج ذیل مصادر لازم ہیں یا متعدی۔

خَرَامِیْدَنْ ، سُفْتَنْ ، شِیفْتَنْ ، کَنْدِیْدَنْ

مشق نمبر 3.

مندرجہ ذیل عبارات کا ترجمہ اور ترکیب کریں۔

زید آرمید ، رفت زید ، زدہ شد عمر ، آشامید زید آب، کشت زید بکررا ، اهلسنت میگویند که رسول خدا (جل وعلا و صلی الله تعالی علیه وآله وبارك وسلم) حاضر وناظر ست ، ساختم عمر را استاد ، می دانم تعلیمِ فرنگ را کفر ، تعلیمِ انگریز مسلمانان را لاذین گردانید * میخواهم زنم ترا ، خوردم طعام در شام برتخت ، رفتم ببازار برائے فروختن ، نشست نعمان باعثمان، دادم دانش را کتاب باقلم ، افتاد محسن افتادنی ، نگریست افضال شاہ نگریستن بزرگ ، مکید زیدیك مکیدن

افعالِ ناقصہ

"فاعل" کی جگہ "اسم"   "مفعول" کی جگہ "خبر"

تعریف:

اِن افعال کا فاعل اور مفعول نہیں ہوتا بلکہ فاعل کی جگہ اِسم اور مفعول کی جگہ خبر ہوتی ہے لہٰذا فاعل کی پہچان کے قاعدہ سے ان کا اسم اور مفعول کی پہچان کے ضابطہ سے ان کی خبر عبارت میں معلوم کریں۔ افعال ناقصہ کے مصدر یہ ہیں۔

(1) بودن ، (2) شدن اور ان کے مترادفات گشتن (پھرنا، ہونا) اور گردیدن ہست اور نیست کو بھی افعال ناقصہ سے گنتے ہیں۔ جیسے بود زید دانا، شد زید دانا ، گشت زید دانا، گردید زید دانا ، ہست زید دانا، نیست زید دانا یہ افعال ناقصہ ہیں زید ان کا اسم اور دانا ان کی خبر ہے۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ناقصہ ہوا۔ کبھی است بھی ہست کے معنی میں آتا ہے اس وقت یہ بھی افعال ناقصہ میں سے ہوتا ہے۔ ہست اور نیست کے بھی چھ چھ صیغے ہیں۔

هست هستند هستی هستید هستم هستیم

نیست نیستند نیستی نیستید نیستم نیستیم

مشق:

☆ اردو میں ترجمہ اور ترکیب کریں۔

بسیار مسلمانان غلامانِ انگریز گشته اند، گردیده است صدیق اکبر رضی الله تعالیٰ عنه خلیفۂ اول، تیلیویژیون جائز نیست ، ہست احمد رضا امامِ اهلسنت

☆ فارسی بنائیں۔

افضال شاہ عالم ہو گئے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام مردے نہیں۔ حضرت علیؓ شیرِ خدا ہیں۔

بحثِ حال

تعریف:

وہ مفرد یا جملہ جس سے فاعل یا مفعول کی حالت معلوم ہو۔ جیسے زدم زید را ایستادہ مارا میں نے زید کو کھڑے ہوئے یعنی اس حال میں کہ میں کھڑا تھا یا اس حال میں کہ وہ کھڑا تھا۔ جس کی حالت حال کے ذریعے معلوم ہوتی ہے اس کو ذوالحال کہتے ہیں۔ زد فعل میم ضمیر ذوالحال یا زید ذوالحال را علامت مفعولی ایستادہ حال ذوالحال حال مل کر فاعل یا مفعول فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔ کشتم زید را تشنہ مار ڈالا میں نے زید کو اس حال میں کہ وہ پیاسا تھا۔ اور جیسے زدم زید را و پدرش ایستادہ بود میں نے زید کو اس حال میں مارا کہ اس کا باپ کھڑا تھا۔ زدم فعل با فاعل زید ذوالحال را علامت مفعولی واو حالیہ پدر مضاف ش ضمیر مضاف الیہ مضاف با مضاف الیہ اسم بنا فعل ناقص بود کا اور ایستادہ خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ حال ہوا ذوالحال کا ذوالحال اپنے حال سے مل کر مفعول بہ ہوا زدم فعل کا۔

فعل با فاعل مفعول مل کر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔ جملہ حالیہ پر جو واو آتی ہے اس کو واو حالیہ کہتے ہیں۔

مشق:

☆ اردو میں ترجمہ کریں۔

دیدم نعمان را خسپنده ، خواندم درس را نشسته ، فروختند سکولیان ایمان را

ارزان، وعظ کردم واستاد من موجود نبود.

☆ فارسی بنائیں۔

زید کو میں نے کھاتے ہوئے دیکھا۔ نماز ادا کی میں نے بیٹھ کر۔ استاد کو میں نے دیکھا اس حال میں کہ وہ

کتب خانہ میں بیٹھے تھے۔

اور کبھی سوال کے قرینہ سے فعل اور فاعل جواب سے حذف کیے جاتے ہیں اور صرف مفعول مذکور ہوتا ہے

جیسے کوئی پوچھے زید کرا زَدْ زید نے کس کو مارا۔ جواب میں کہیں عمرو را یعنی زَدْ زَیْدٌ عَمرو را۔

بحثِ ضمائر

ضمیر کی تعریف:

وہ اسم جو غائب یا حاضر یا متکلم کے لئے بنایا گیا ہو۔

تقسیم وتفصیل:

ضمیر کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ضمیر متصل (۲) ضمیر منفصل

متصل کی تعریف: جو کسی کلمہ سے پیوستہ ہو اور جدا نہ ہو۔

منفصل کی تعریف: جو جدا استعمال ہو اور کسی کلمہ کے ساتھ ملنے کی اسے حاجت نہ ہو۔ پھر ہر ایک تین تین قسم پر ہے۔

مرفوع:

وہ ضمیر جو فاعل یا مبتدا یا نائب فاعل واقع ہو چونکہ فاعل، نائب فاعل اور مبتدا عربی میں ہمیشہ مرفوع

ہوتے ہیں اس وجہ سے اس ضمیر کو جو مبتدا، نائب فاعل یا فاعل بنے مرفوع کہتے ہیں۔

منصوب:

وہ ضمیر جو مفعول واقع ہو جب عربی میں یہ مفعول ہمیشہ منصوب ہوتا ہے تو ضمیر مفعول کو منصوب کہا گیا۔

مجرور:

وہ ضمیر جو مضاف الیہ یا جار کا مجرور واقع ہو عربی میں مضاف الیہ اور حرف جار کا مجرور ہمیشہ مجرور ہو

ہیں اس لئے اس ضمیر کو مجرور کہتے ہیں۔ یہ سب قسمیں اور ان کی مثالیں اس جدول سے معلوم کرو۔

تنبیہہ:

ضمیر مرفوع متصل ہرگز مبتدا واقع نہیں ہوسکتی اور ضمیر منصوب اور مجرور ہرگز فاعل، نائب فاعل اور مبتدا واقع نہیں ہوسکتی۔

نقشہ ضمائر

نام اقسام ضمائر	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
مرفوع متصل	ت، د ساخت، سَازَدْ	ند سَازَنْد	ی سَازی	ید سَازِیْدْ	م سَازَمْ	یم سَازِیْم
منصوب متصل	ش سَاخْتَشْ اس نے اس کو بنایا	شان سَاخْتْشَانْ اس نے ان کو بنایا	ت سَاخْتَتْ اس نے تجھ کو بنایا	تان سَاخْتْتَانْ اس نے تم کو بنایا	م سَاخْتَمْ اس نے مجھکو بنایا	مان سَاخْتَمَان اس نے ہم کو بنایا
مجرور متصل	ش غُلَامَشْ اس کا غلام	شاں غُلَامِ شَاں ان کا غلام	ت غُلَامَتْ تیرا غلام	تان غُلَامِ تَاں تمہارا غلام	م غُلَامَمْ میرا غلام	مان غُلَامِ مَاں ہمارا غلام
مرفوع منفصل	او، وی، آں آمد او وہ آیا	اوشاں، آناں، آنہا آمدند اوشاں وہ آئے	تو آمدی تو تو آیا	شما آمدید شما تم آئے	من آمدم من میں آیا	ما آمدم ما ہم آئے

منصوب منفصل	اورا، ویرا، آنرا دیدنداورا انہوں نے اس کو دیکھا	اوشاں را، آنانرا، آنہارا دیدنداوشانرا انہوں نے ان کو دیکھا	ترا دیدندترا انہوں نے تجھ کو دیکھا	شمارا دیدندشمارا انہوں نے تم کو دیکھا	مرا دیدندمرا انہوں نے مجھ کو دیکھا	مارا دیدند مارا انہوں نے ہم کو دیکھا
مجرور منفصل	او، وی، آں غلامِ او اس کا غلام	اوشاں، آناں، آنہا غلامِ اوشاں ان کا غلام	تو غلامِ تو تیرا غلام	شما غلامِ شما تمہارا غلام	من غلامِ من میرا غلام	ما غلامِ ما ہمارا غلام

فائدہ:

جس کلمے کے آخر ہائے مختفی ہو اور ضمیر متصل اس سے لگے اس ضمیر کے اوپر الف زیادہ کرتے ہیں کہ دو ساکن جمع نہ ہوں جیسے بندہ اند بندہ اید بندہ ام بندہ ایم وغیرہ اور ضمیر واحد غائب متصل کی جگہ اسم کے بعد لفظ ست لاتے ہیں جیسے بندۂ خدا ست پھر اگر اس اسم کے ساتھ ہائے مختفی ہو تو لفظ ست سے پہلے الف لکھتے ہیں ورنہ نہیں جیسے زید بندہ است لہٰذا طاعَتَش مُوْجِبِ قُرْبَتَسْتْ میں ست سے پہلے الف لکھنا غلط ہے۔

باب دوم:

ترکیب و مرکبات کے بیان میں

ترکیب: کلمات کو آپس میں ملانے کو کہتے ہیں۔

مرکب: آپس میں ملے ہوئے کلموں کو کہتے ہیں۔ مرکب دو قسم کے ہیں۔

(۱) مرکب مفید یا مرکب تام (۲) مرکب غیر مفید یا مرکب ناقص

(۱) مرکب مفید: اگر پوری بات ہو تو اس کو مرکب مفید یا تام کہتے ہیں کلام اور جملہ بھی کہتے ہیں۔

(۲) مرکب غیر مفید: اگر پوری بات نہ ہو تو اسے مرکب غیر مفید یا ناقص کہتے ہیں۔ مرکب تام یا مرکب مفید یا جملہ دو قسم پر ہے۔ (۱) جملہ فعلیہ (۲) جملہ اسمیہ

بحث جملہ فعلیہ:

جملہ فعلیہ وہ مرکب ہے جو ایک فعل اور فاعل سے مل کر بات پوری ہو جیسے رفت زید یا زید رفت دونوں میں رفت فعل اور زید فاعل ہے۔ خیال رہے کہ فارسی میں فاعل فعل سے پہلے بھی آ جاتا ہے مگر عربی میں ایسا نہیں ہو سکتا۔

تنبیہ:

اگر فعل امر یا نہی یا استفہام ہو تو جملہ انشائیہ ہوگا ورنہ خبریہ جیسے بیا، تو آ، اور میا، تو نہ آ اور زید کجاست۔

افعال ناقصہ اپنے اسم اور خبر کے ساتھ مل کر اور گفتن کے افعال اپنے فاعل اور مفعول اور مقولہ کے ساتھ مل کر جملہ ہوتے ہیں جیسے بُوْدْ زَیْد دَانَا یا زَیْد دَانَا بُوْد یا زَیْد بُوْدْ دَانَا ان میں بود فعل ناقص ہے زید اس کا اسم اور دانا اس کی خبر ہے۔ فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا اور بعض اس کو اسمیہ کہتے ہیں اور جیسے گُفْتَمَشْ دَرْ چَشْم بِنَشِیْں گفتم فعل بافاعل ش ضمیر منصوب متصل برائے واحد غائب مفعول بہ فعل بافاعل اور مفعول مل کر قول در حرف جار چشم مجرور جار مجرور متعلق بنشیں فعل امر کے بنشیں فعل بافاعل فعل بافاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مقولہ۔

کبھی مقولہ پر کاف بیانیہ لاتے ہیں جیسے گفتم کہ گلے بچینم از باغ اس کاف کو کاف سر جملہ بھی کہتے ہیں یہ کاف درحقیقت ایں محذوف کا بیان ہے یعنی گفتم ایں کہ گلے بچینم از باغ کہی میں نے یہ بات کہ ایک پھول چنوں میں باغ سے۔

فائدہ:

جہاں کوئی قرینہ یعنی دلیل پائی جائے وہاں جملہ فعلیہ سے فعل حذف کر دیا جاتا ہے جیسے کوئی کہے، کہ آمد، کون آیا اس کے جواب میں کہیں زید تو یہاں زید فاعل کا فعل محذوف ہوگا سوال کے قرینہ سے اور وہ آمد ہے یعنی آمد زید اور کہیں پورا جملہ بھی محذوف ہوتا ہے جیسے ابتدا میکنم محذوف ہے بنامِ جہاندارِ جاں آفریں کے اوپر سے۔

منادٰی کی بحث:

منادٰی کے اوپر سے بھی فعل اور فاعل محذوف ہوتے ہیں جس کو بلاتے ہیں عربی میں اس کو منادٰی کہتے ہیں جیسے اے زید اس کا اصل معنی ہے مِیْخَوانَمْ زَیْدَرا یعنی بلاتا ہوں میں زید کو۔ لہٰذا اس کی ترکیب یوں کہنا چاہیے اے حرف ندا زید منادٰی حرف ندا منادی کے ساتھ مل کر قائم مقام جملہ فعلیہ کے۔ اور یہ جملہ بغیر دوسرے جملہ کے تمام نہیں ہوتا اس دوسرے جملہ کو جواب ندا کہتے ہیں۔ جیسے اے کریم کرم کن اے کریم قائم مقام جملہ فعلیہ میخوانم کریم را کے ندا کن فعل بافاعل کرم مفعول بہ فعل فاعل مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ جواب ندا ساتھ جواب کے مل کر جملہ ندائیہ[1]۔

(1 کبھی حرف ندا کا بھی محذوف ہوتا ہے جیسے بیا جامی رہا کن شرم ساری یعنی بیا اے جامی کبھی منادٰی بھی محذوف ہوتا ہے جیسے اے بذات تو مزّین مسندِ پیغمبری یعنی اے آنکہ آں منادٰی محذوف ہے)۔

بحث قَسم:

جس شئی کی قسم کھائی جائے اس کو مُقْسَمْ بہ اور جس بات پر قسم کھائی جائے اس کو جواب قسم کہتے ہیں۔ جیسے بخدا درِ خدا تعالیٰ درِ مصطفیٰ ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ترکیب اس کی یوں کرنی چاہیے با حرف جار برائے قسم اسم خدا مجرور مقسم بہ حرف جار اپنے مجرور سے مل کر متعلق ہوا قسم میخورم محذوف کے قسم میخورم فعل بافاعل فعل بافاعل اپنے متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ قسم در مضاف لفظ خدا مضاف الیہ۔ مضاف بامضاف الیہ مبتدا در مضاف لفظ مصطفیٰ

مضاف الیہ مضاف بامضاف الیہ خبر مبتدا باخبر جملہ اسمیہ خبریہ جواب قسم اس ترکیب سے معلوم ہوا کہ کبھی فعل اور فاعل قسم کے اوپر سے بھی محذوف ہوتے ہیں اور جہاں قسم ہوتی ہے وہاں دو جملے ہوتے ہیں ایک قسم اور دوسرا جواب قسم۔

جملہ دعائیہ:

اسی طرح سے جملہ دعائیہ سے بھی کبھی فعل محذوف ہوتا ہے جیسے چشمِ بد دور یعنی چشم بد دور باد یعنی بری نظر دور ہو باد فعل چشم موصوف بد صفت موصوف صفت مل کر اسم ہوا فعل ناقص کا دور خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ دعائیہ کیونکہ دعا بھی ہمیشہ انشا ہوتی ہے۔

فائدہ:

باد اصل میں بُوَدْ تھا الف دعائیہ بڑھانے کے بعد بواد ہوا پھر تخفیف سے باد ہو گیا۔

جملہ شرطیہ:

وہ ہے جس میں دو جملے پائے جائیں ایک جملہ شرط ہو دوسرا اس کی جزا جیسے اگر رَفْتِیْ جَاں بَسَلامَتْ بُرْدِیْ، اگر خُفْتِیْ مُرْدِیْ اگر حرف شرط رفتی فعل بافاعل جملہ فعلیہ شرط بردی فعل بافاعل جاں مفعول بہ با جار سلامت مجرور جار اور مجرور متعلق بُردی کے فعل فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا ہوئی شرط کی شرط با جزا جملہ شرطیہ اگر خفتی مردی کی ترکیب اسی طرح کہو کبھی شرط کی جزا محذوف ہوتی ہے جیسے غنیمت کے کلام میں ہے

بیت مَرَاخُودْ عَرْصَۂ اَنْدِیْشَہ تنگ ست تُرا گرہا قضا یارای جنگ ست۔

میرے لیئے فکر کا میدان تنگ ہے تیرے لئے اگر قضا کے ساتھ جنگ کی طاقت ہے تو تو لڑ۔

ترکیب:

عرصۂ اندیشہ مصاف مضاف الیہ مبتدا مرا میں را بمعنی برائے حرف جار میم مجرور جار مجرور متعلق تنگ خبر کے لفظ خود زائد "ست" رابطہ متبدا باخبر جملہ اسمیہ ہوا گر حرف شرط یارائی مضاف جنگ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ست فعل ناقص کا اسم با قضا جنگ کے متعلق ترا جار مجرور فعل ناقص کی خبر فعل ناقص اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ

فعلیہ شرط بجنگ محذوف فعل بافاعل جملہ فعلیہ انشائیہ جزا ہوئی شرط کی شرط جزا مل کر جملہ شرطیہ۔

فائدہ:

کبھی خبر کے متعلق ہونے والے جار مجرور کو بھی خبر کہہ دیتے ہیں جیسے اوپر کی مثال میں ترا کو خبر قرار دیا گیا۔

حروف شرط:

جملہ شرطیہ میں درج ذیل حروفِ شرط میں سے کوئی حرفِ شرط ضرور ہوتا ہے۔ حروفِ شرط یہ ہیں۔
اگر ، گر ، ار ، چوں ، چو اور ان کے علاوہ وقتیکہ روز یکہ، ہنگامیکہ وغیرہ۔

بحثِ جملہ اسمیہ:

جملہ اسمیہ وہ ہے کہ دو اسم مل کر بات پوری ہو اور سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو اور بات کی ابتدا ایسے اسم سے ہو کہ دوسرا اسم اس کی کسی صفت کی خبر دینے والا ہو۔

ابتدا والے اسم کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔ مبتدا خبر کے ساتھ مل کر جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور جملہ اسمیہ میں ایک حرف ربط کا مبتدا کے موافق ضرور ہوتا ہے۔ خواہ لفظ میں ہو یا معنی میں۔

وہ حرف ربط واحد غائب کے لئے (است) جمع غائب کے لئے (اند) واحد حاضر کے لئے (ای) جمع حاضر کے لئے (اید) واحد متکلم کے لئے (ام) متکلم مع الغیر کے لئے (ایم) جیسے زید دانا ست، مرد ماں محتاجند، تو محتاجی، شما محتاجید، من محتاجم ، ما محتاجیم، ان مثالوں میں زید، مرد مان، تو ،شما، من اور ما مبتدا ہیں اور ان کے بعد والے اسم خبر ہیں اور است، اند، ای تا آخر حرفِ ربط ہیں جو جملہ اسمیہ کی علامت ہیں۔

خیال رہے کہ یہی حروف جب فعل کے ساتھ متصل ہوں تو ضمائر شمار ہوتے ہیں وہاں ان کو حرف ربط کہنا غلط ہے۔

کبھی رابطہ لفظوں میں محذوف ہوتا ہے لیکن معنی میں مراد ہوتا ہے۔ جیسے زید نیک ست وعمرو بد یعنی عمرو بد ست۔

مبتدا اور خبر کی پہلی پہچان:

جملہ اسمیہ کا مضمون یہ ہوتا ہے کہ یہ شخص یا یہ چیز یہ ہے۔ شخص یا چیز کو مبتدا سمجھو اور یہ کے مقام پر جو کلمہ ہو

اس کوخبر جانو۔

مبتدا اور خبر کی دوسری پہچان:

مبتدا کے ساتھ کیا ہے ملائیں جو لفظ اس کا جواب ہو سکے اس کو خبر سمجھیں اور خبر کے ساتھ کون ہے ملائیں اس کا جواب جو ہو اس کو مبتدا جانیں۔ جیسے زید نیک ست سوال کیا زید کیا ہے جواب ہے نیک ہے لہٰذا زید مبتدا اور نیک خبر ہے۔ سوال کیا نیک کون ہے جواب آیا زید لہٰذا زید مبتدا۔

تنبیہ 1.

حرف نہ مبتدا ہوتا ہے نہ خبر فعل مبتدا نہیں ہوتا مگر جملہ ہو کے خبر ہوتا ہے اور اسم مبتدا بھی بنتا ہے خبر بھی۔

تنبیہ 2.

جب متبدا کی خبر جملہ ہو تو اس میں ضمیر ضرور ہوتی ہے جو مذکور ہو خواہ محذوف وہ متبدا کی طرف پھرتی ہے جیسے زید پدرش نیک، ست ترکیب زید مبتدا پدر مصاف ش ضمیر مجرور متصل جو پھرتی ہے مبتدا کی طرف مضاف الیہ مضاف با مضاف الیہ مبتدا ثانی نیک خبر ست رابطہ متبدا با خبر جملہ اسمیہ خبر یہ خبر ہوئی پہلے مبتدا کی پہلا مبتدا خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

یاد رکھو کہ مبتدا اور خبر میں مطابقت ضروری ہے اور اس کا کچھ بیان قریب میں گزر چکا ہے۔ زیادہ روشن کرنے کے لئے مزید عرض ہے کہ مبتدا ان چھ قسموں سے باہر نہیں ہوتا واحد غائب جمع غائب واحد حاضر جمع حاضر واحد متکلم متکلم مع الغیر اور رابطہ جو اسم کے ساتھ لگتا ہے۔ اس میں بھی چھ کلمے ہیں است، اند، ای، اید، ام، ایم، لہٰذا مبتدا کے حال کے موافق ان چھ رابطوں میں سے کسی رابطے کا ہونا ضروری ہے۔ پھر خبر کی دو حالتیں ہیں۔ ہائے مختفی کے ساتھ ہو گی یا ہائے مختفی کے بغیر۔

اگر ہائے مختفی کے بغیر ہو تو رابطہ الف کے بغیر ہو گا اور اگر ہائے مختفی کے ساتھ ہو تو رابطہ کے ساتھ الف لایا جائے گا لہٰذا خبر کی ان دو حالتوں اور رابطہ کی چھ قسموں کے پیش نظر کل بارہ صورتیں بنتی ہیں جو درج ذیل نقشہ میں دی گئی ہیں۔

نام اقسام مبتدا	خبر بلا ہائے مختفی	خبر با ہائے مختفی	علامت جملہ فارسی	علامت جملہ ہندی
واحد غائب	خدا کریم ست	خدا بخشندہ است	اُست	ہے
جمع غائب	جواناں ہُنر مند	جوانان سادہ اند	اند	ہیں
واحد حاضر	تو سروری	تو پسندیدۂ	ای	ہے
جمع حاضر	شما سرورید	شما پسندیدہ اید	اید	ہو
واحد متکلم	من گنہگارم	من بندہ ام	ام	ہوں
متکلم مع الغیر	ما گنہگاریم	ما بندہ ایم	ایم	ہیں

جملہ معترضہ:

وہ ہے جو ایک جملہ کے درمیان واقع ہو جیسے یارِ من چشمِ بد دور خوب ست یار من مبتدا خوب خبر ان کے درمیان چشم بد دور جملہ معترضہ ہے۔

بوقتِ قرینہ مبتدا کو حذف بھی کر لیتے ہیں جیسے کوئی کہے دُزْدْ دُزْدْ یعنی اینست دزد یہ ہے چور ایں مبتدا محذوف ہے است رابطہ ہے دزد خبر ہے اسی طرح کوئی پوچھے رستم پسرِ کیست رستم کس کا بیٹا ہے اس کا جواب ہے پسرِ زال ست زال کا بیٹا ہے یعنی رستم پسرِ زال ست رستم مبتدا محذوف ہے۔ پسرِ زال اس کی خبر ہے۔ است رابطہ ہے علامت جملہ اسمیہ ہے۔ اسی طرح خبر بھی محذوف ہوتی ہے جیسے زید درخانہ است یعنی زید درخانہ موجود است موجود محذوف خبر ہے۔ درخانہ جار مجرور اس کے متعلق ہے۔

جملہ بیانیہ:

وہ جملہ ہے جو کسی اسم کا بیان واقع ہو اس جملہ پر کاف بیانیہ بھی آتا ہے یہ جملہ جس اسم کا بیان واقع ہوتا ہے اس کو مبین کہتے ہیں۔ پھر جملہ بیانیہ دو قسم ہے مبین کی ذات کا بیان اور مبین کے تعلق دار کا بیان بصورتِ اول جملہ بیانیہ سے مبتدا کو حذف کرنا اولی ہے جیسے:

مصرع: کجا رفت یارے کہ جانِ من ست۔ یہاں او مبتدا محذوف ہے یعنی کہ او جانِ من ست او مبتدا جانِ من خبر

مبتدا با خبر جملہ اسمیہ بیان ہوا یا رے کا مبین بیان فاعل ہوا رفت کا اور کجا کلمۂ استفہام مفعول فیہ ہوا رفت کا فعل، فاعل اور مفعول مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ بصورت ثانی مبتدا کو حذف نہیں کرتے بلکہ جملہ میں ایک ضمیر لاتے ہیں جو پھرتی ہے مبین کی طرف جیسے رفیقِ من سوار یست کہ اسپش کُمیت ست میرا دوست وہ سوار ہے جس کا گھوڑا کمیت یعنی سیاہ ہے خیال رہے یہاں مبین درحقیقت اسم موصول ہے اور بعد کا جملہ بیانیہ اس کا صلہ ہے لہٰذا ترکیب میں مبین بیان کی بجائے موصول صلہ کہنا بھی درست ہے۔

مخفی نہ رہے کہ جملہ بیانیہ جملہ اسمیہ بھی ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ بھی جیسے ع شنیدم کہ شاپور دم درکشید میں نے سنی یہ بات کہ شاپور نے دم کھینچا یعنی خاموش رہا۔ اصل میں ہے شنیدم ایں کہ یا آنکہ اگر ایں کہ ہو تو جملہ بیانیہ اسم اشارہ ایں کا بیان ہوگا اگر آں ہو تو اسم موصول کا صلہ۔

بحث مرکب تام تمام شد

بحث مرکب ناقص

مرکب ناقص کی قسمیں۔ (۱) مرکب اضافی (۲) مرکب توصیفی یا وصفی (۳) مرکب بدلی (۴) مرکب استثنائی (۵) مرکب اشاری (۶) مرکب جری (۷) مرکب موصولی (۸) مرکب عددی (۹) مرکب عطفی

مرکب اضافی:

وہ ہے جس میں اضافت پائی جائے۔

اضافت کی تعریف:

اضافت کا معنی نسبت کرنا ہے اور نسبت لگاؤ کو کہتے ہیں یعنی ایک اسم کا دوسرے کے ساتھ لگاؤ کرنے کو اضافت کہتے ہیں جس اسم کو لگاتے ہیں اس کو مضاف کہتے ہیں اور جس اسم کے ساتھ لگاتے ہیں اس کو مضاف الیہ کہتے ہیں جیسے غلامِ زید، زید کا غلام اب غلام کی زید کی طرف نسبت ہو رہی ہے یعنی اس کا زید کے ساتھ لگاؤ اور تعلقِ مخصوص پیدا ہو رہا ہے لہٰذا غلام اپنے مخصوص تعلق، لگاؤ اور نسبت کی وجہ سے زید کا مضاف ہے اور زید اس کا مضاف الیہ ہے۔

خیال رہے مضاف الیہ یا تو معرفہ ہوتا ہے یا نکرہ ہوتا ہے۔ پہلی حالت میں مضاف بھی معرفہ ہو جائے گا اور دوسری حالت میں مضاف عام سے خاص ہو جائے گا یعنی اس کے شرکاء کم ہو جائیں گے جیسے غلامِ زید میں غلام معرفہ اور معین ہو گیا ہے اور غلامِ مرد میں غلام عام سے خاص ہو گیا ہے اضافت سے پہلے غلام عورت اور مرد دونوں کا ہوسکتا تھا اضافت کے بعد عورت کا غلام ہونے کا احتمال ختم ہو گیا اور صرف مرد کا غلام رہ گیا اسی لیے کہتے ہیں معرفہ کی طرف اضافت تعریف کا فائدہ دیتی ہے یعنی معرفہ بنانے کا اور نکرہ کی طرف اضافت تخصیص یعنی تقلیل شرکاء کا فائدہ دیتی ہے۔

مضاف کی پہچان:

مضاف کی دو علامتیں ہیں ایک لفظی دوسری معنوی۔

فارسی میں مضاف کی پہچان:

مضاف پر کسرۂ اضافت ہوتا ہے سوائے بعض الفاظ کے کہ ان میں استادوں نے کسرۂ اضافت کے بغیر پڑھنا فصیح قرار دیا ہے جیسے لفظ صاحب اور لفظ سر جیسے صاحب دل اور سر خیل ہائے مختفی والا کلمہ اگر مضاف ہو تو متقدمین اس کے آخر سے کسرے کے حذف کا کوئی حرج نہیں جانتے تھے۔ اردو میں مضاف کی یہ پہچان ہے کہ ان نو (۹) لفظوں میں سے کوئی لفظ پایا جائے گا۔

کا ، کی ، کے ، نا ، نی ، نے ، را ، رِی ، رے

کیونکہ مضاف یا تو واحد مذکر ہوگا یا جمع مذکر جیسے غلام ، غلامان یا واحد مونث ہوگا یا جمع مونث جیسے کتاب ، کتاب ہا اور مضاف الیہ ضمیر غائب یا مخاطب یا متکلم ہوگی یا لفظ خود یا خود کا مرادف جیسے لفظ خویش اور تائے فوقانی جو خود کے معنی میں ہو یا کوئی اور لفظ ہو۔

تو چار قسم کا مضاف اور تین قسم کا مضاف الیہ ہوا جن کی ضرب سے بارہ صورتیں مضاف کی حاصل ہوتی ہیں جن کے اردو ترجمہ میں مذکورہ نو علامتیں پائی جائیں گی نقشہ درج ذیل ہے۔

اقسام مضاف الیہ

اقسام مضاف الیہ / اقسام مضاف	ضمیر مخاطب و متکلم	خود خویش و مرادف خود	ضمیر غائب اسم ظاہر ماسوائے مذکور
واحد مذکر	غلام من ، غلام تو میرا غلام ، تیرا غلام	غلام خود ، غلام خویش اپنا غلام ، اپنا غلام	غلام زید ، غلامش
علامات	را	نا	کا
جمع مذکر	غلامانِ من ، غلامانِ تو میرے غلام، تیرے غلام	غلامان خود ، غلامان خویش اپنے غلام ، اپنے غلام	غلامان زید ، غلامانش زید کے غلام، اس کے غلام
علامات	رے	نے	کے
واحد و جمع مؤنث	کتاب من ، کتاب تو میری کتاب ، تیری کتاب	کتاب ہا خود ، کتاب خویش اپنی کتابیں ، اپنی کتاب	کتاب زید ، کتابش زید کی کتاب، اس کی کتاب
علامات	ری	نی	کی

چند مقامات جن میں مضاف پر کسرہ نہیں پڑھنا:

پہلا مقام:

اضافت مقلوب: اضافت مقلوب وہ ہے کہ مضاف الیہ مضاف سے مقدم ہو جیسے جہاں شاہ اصل میں تھا شاہِ جہاں معنی دونوں کا ایک ہے یعنی جہاں کا بادشاہ۔

دوسرا مقام:

جہاں مضاف الیہ ضمیر مجرور متصل صیغہ واحد ہو جیسے غلامش، غلامت ،غلامم ، یہاں مضاف کے آخر فتحہ پڑھنا واجب ہے۔

تیسرا مقام:

جہاں را علامت اضافت ہے خواہ مضاف الیہ مضاف کے ساتھ متصل ہو خواہ فاصلے پر ہو خواہ آگے ہو خواہ پیچھے ہو جیسے غلام زید را زید را غلام زید را نیستم غلام اور تو غلام ہستی زید را ان سب مثالوں میں غلام مضاف ہے اور زید مضاف الیہ ہے اور لفظ را علامت اضافت ہے۔ یاد رکھو ضمیر مجرور متصل اگر مضاف الیہ ہو تو ضروری نہیں کہ مضاف سے لگی ہوئی ہو اگر مضاف سے آگے پیچھے یا فاصلہ سے اور کسی کلمہ کے ساتھ لگی ہو کچھ مضائقہ نہیں جیسے

ع برانگیختم خاطر از شام و روم

میرا دل شام و روم سے اٹھا دیا۔ اس مصرع میں برانگیختم صیغہ متکلم نہیں بلکہ میم ضمیر مجرور متصل خاطر کا مضاف الیہ ہے جو ضرورتِ شعری کی وجہ سے مضاف پر مقدم فعل کے ساتھ متصل ہو رہی ہے۔ اصل میں ہے خاطرم۔

اقسام اضافت:

معنوی لحاظ سے اضافت کی کئی قسمیں ہیں۔

(۱) اضافت تخصیصی (۲) اضافت تملیکی (۳) اضافت توضیحی
(۴) اضافت بیانی یا تبیینی (۵) اضافت تشبیہی (۶) اضافت ابنی
(۷) اضافت ظرفی (۸) اضافت استعاری یا مجازی

اضافت تخصیصی:

جس میں مضاف مضاف الیہ کے لئے خاص کیا جائے جیسے یارِ من خاص میرا یار سردارِ من خاص میرا سردار

اضافت تملیکی:

جس میں مملوک مالک کی طرف مضاف ہو جیسے قصرِ شاہ مالِ پادشاہ، اسپِ امیر، باغِ وزیر قصر مملوک اور مضاف ہے۔ شاہ مالک اور مضاف الیہ ہے اسی طرح مالِ پادشاہ، اسپِ امیر اور باغِ وزیر میں۔

اضافت توضیحی:

وہ ہے کہ مضاف الیہ مضاف کو واضح کر دے جیسے شہرِ بریلی لفظ شہر سے وضاحت حاصل نہ تھی بریلی کہنے سے واضح ہوا کہ اس شہر کا ذکر ہے جس کا نام بریلی ہے۔ اسی طرح دریائے گنگ، کتابِ گلستان، بادِشمال، درختِ انار، سنگِ مقناطیس۔

خیال رہے اضافت توضیحی میں مضاف مضاف الیہ کی نسبت ہمیشہ عام ہوتا ہے۔

اضافت تبیینی یا بیانی:

وہ ہے جس میں مضاف الیہ مضاف کا بیان ہو جیسے میخِ آہن معلوم نہ تھا کہ میخ کاہے کی ہے مضاف الیہ سے معلوم ہوا کہ میخ آہن کی ہے۔ اسی طرح انگشتریِ طلا، طشتِ نقرہ، تختِ چوب اضافت بیانی میں مضاف اور مضاف الیہ ایک جنس ہوتے ہیں اسی طرح صاحبِ مصدرِ فیوض نے فرمایا ہے مگر اہل علم پر مخفی نہیں کہ تبیینی اور توضیحی میں کچھ فرق معلوم نہیں ہوتا۔ اضافت توضیحی کی تمام مثالیں اضافت تبیینی کی بھی بن سکتی ہیں۔ جیسے درختِ انار، انار اور درخت ایک جنس سے ہیں اور مضاف الیہ مضاف کا بیان بھی ہے۔

اضافتِ تشبیہی:

جس میں مضاف مضاف الیہ مشبہ اور مشبہ بہ ہوں یعنی مشبہ مضاف ہو مشبہ بہ مضاف الیہ اگر مضاف مشبہ بہ ہو تو مضاف الیہ مشبہ ہو دوسرے لفظوں میں جس اضافت میں تشبیہ پائی جائے تشبیہ کا معنی ہے ایک چیز کو دوسری کے مانند کرنا یعنی یہ کہنا کہ یہ چیز فلانی چیز جیسی ہے جیسے یہ کہیں یہ آنکھ نرگس جیسی ہے۔ جس کو تشبیہ دیتے ہیں اس کو مُشَبَّہ بائے موحدہ مفتوحہ کے ساتھ کہتے ہیں اور جس کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں اس کو مشبہ بہ کہتے ہیں جیسے نرگس مشبہ بہ اور آنکھ مشبہ ہے۔

خیال رہے کہ اضافت تشبیہی میں کبھی تو مشبہ مضاف ہوتا ہے اور کبھی مشبہ بہ جیسے قدِ سرو، پشتِ کمان، لبِ لعل یعنی سرو جیسا قد کمان جیسی پشت لعل جیسے لب یہاں مشبہ کی مشبہ بہ کی طرف اضافت ہے اور جیسے تیرِ مژگاں، طبلِ شکم، یاقوتِ لب یعنی تیر جیسی پلکیں طبلے جیسا پیٹ یاقوت جیسے لب۔ یہاں مشبہ بہ کی مشبہ کی طرف اضافت ہے اسی طرح ہے دستور زبان پنج استاد میں۔

اگرچہ مصدر فیوض میں اضافت تشبیہی کی صرف ایک ہی صورت قرار دی گئی ہے یعنی مشبہ بہ کی اضافت مشبہ کی طرف۔

اضافت ابنی:

بیٹے کے نام کو باپ کے نام کی طرف مضاف کرنا عربی میں ابن و بن بیٹے کو کہتے ہیں جیسے عباسِ علی یعنی عباس بن علی اور خالدِ ولید یعنی خالد بن ولید۔

اضافت ظرفی:

مظروف کی ظرف کی طرف اضافت ،ظرف دو قسم ہے ظرف زماں اور ظرف مکاں۔ پیشتر اس کا بیان ہو چکا ہے۔

مظروف اسے کہتے ہیں جو ظرف مکاں یا ظرف زماں میں واقع ہو جیسے آبِ دریا ، ساکنِ شہر، سردیِ زمستان، گرمیِ تابستان۔

اضافتِ استعاری:

اگر مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان تعلق، لگاؤ نسبت حقیقت میں ہو جیسے سابقہ اضافت کی قسموں میں ہے اِس کو اضافت حقیقی کہتے ہیں ورنہ مجازی اور استعاری۔ جیسے سرِ ہوش، پائے فکر شاعر نے اپنے خیال میں ہوش اور فکر کو ایک شخص صاحبِ سر اور صاحبِ قدم قرار دے کر سر کو ہوش کی طرف اور قدم کو فکر کی طرف مضاف کیا۔ حقیقت میں سر کو ہوش کے ساتھ اور قدم کو فکر کے ساتھ کچھ لگاؤ نہیں۔

فائدہ:

کبھی اضافت کا تکرار ہوتا ہے یعنی مضاف الیہ اور اسم کی طرف مضاف بھی ہوتا ہے جیسے غلامِ برادرِ زید زید کے بھائی کا غلام پدرِ غلامِ برادرِ زید زید کے بھائی کے غلام کا باپ۔ یادرہے مضاف اور مضاف الیہ ایک کلمہ کا حکم رکھتے ہیں۔

مرکب وصفی یا توصیفی:

وہ ہے جس میں ایک اسم موصوف اور دوسرا اس کی صفت ہو موصوف وہ ہے جس کی اچھی یا بُری صفت بیان کی جائے اور صفت وہ ہے جس سے موصوف کی بھلائی یا برائی دریافت ہو۔

تنبیہ: فارسی میں مرکب اضافی اور توصیفی کے پڑھنے میں کچھ فرق نہیں مضاف کی طرح موصوف کے آخر پر بھی کسرہ پڑھا جاتا ہے جیسے مردِ دانا، زنِ نیک۔ متقدمین موصوف کے آخر یائے مجہول لکھا کرتے تھے ترکیب وصفی اور اضافی میں فرق کے لئے متاخرین نے اس روش کو موقوف کر دیا۔ شیخ سعدی علیہ الرحمہ کی کتابوں میں متقدمین کے طریقہ کے مطابق موصوف کا استعمال پایا جاتا ہے۔

ترکیب وصفی کی پہچان:

اگر موصوف واحد مذکر ہو تو لفظ کیسا کے ساتھ جمع مذکر ہو تو لفظ کیسے بیائے مجہول درآخر موصوف اور اگر مونث ہو تو کیسی بیائے معروف درآخر موصوف کے ساتھ ملاؤ صفت کا کلمہ اس کا جواب ہوگا جیسے مردِ دانا جب کہو گے کیسا مرد تو جواب ہوگا دانا معلوم ہوا ترکیب وصفی ہے اگر جواب درست نہ ہو تو ترکیب اضافی ہوگی۔

تنبیہ: اکثر وہ اسم صفت واقع ہوتا ہے جس کو لغت بنانے والے نے صفت کے معنی کے لئے بنایا ہو جیسے اسم فاعل اور اسم مفعول اور وہ اسم جس کے اردو ترجمہ میں لفظ والا آسکے جیسے نیک نیکی والا، بدی والا نویسندہ لکھنے والا اور کبھی اسم جنس بھی صفت واقع ہوتا ہے یعنی جو کسی جنس کا نام ہو جیسے لعل جو جواہر کی جنسوں میں سے ایک جنس کا نام ہے جیسے لبِ لعل سرخ لب میں حقیقت میں لب موصوف اور مشبہ ہے لعل صفت اور مشبہ بہ ہے۔

خیال رہے کہ موصوف صفت پر اکثر مقدم آتا ہے اور کبھی صفت موصوف پر مقدم آجاتی ہے اس وقت صفت پر کسرہ نہیں پڑھنا چاہیے جیسے نیک مرد۔

ہاں ایسی ترکیب میں معنی کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ موصوف بذات خود قائم چیز ہے یا کسی اور ذات سے تعلق رکھتا ہے۔

پہلی صورت میں صفت مقدم کرنے سے معنی میں کچھ تبدیلی نہیں آئے گی جیسے مردِ نیک اور نیک مرد دونوں کا معنی ایک ہے۔ دوسری صورت میں صفت مقدم کرنے سے معنی ضرور تبدیل ہو جائے گا کہ اب یہ دونوں مل کر کسی

اور موصوف کی صفت ہوں گے جیسے روئے خوب جس میں رُو موصوف ہے خوب اس کی صفت ہے اور رُو یعنی چہرہ بذات خود قائم نہیں ہوتا بلکہ کسی چیز کے ساتھ موجود ہوتا ہے لہذا اس ترکیب کو الٹنے کی صورت میں یعنی خوب روکے سے اس کا معنی تبدیل ہو جائے گا یعنی خوب رو کسی اور موصوف کی صفت ہوگا مثلاً کہیں گے شخص خوب رو یعنی خوبصورت چہرے والا شخص۔

اسی طرح لبِ لعل سے لعل لب بغیر کسرہ کے کسی اور موصوف کی صفت ہوگا مثلاً مردِ لعل لب خیال رہے لعلِ لب بکسرہ اضافت پڑھا جائے تو اضافت تشبیہی ہوگی۔ اسی طرح خوش خو، نیک نیت، سروقد، آہوچشم۔

فائدہ:

صفت کئی طرح کی آتی ہے (۱) مفرد جیسے مردِ دانا (۲) مرکب بترکیب اضافی جیسے مردِ دانائے زماں اور یارِ دلفریب یعنی یارِ فریبندۂ دل (۳) مرکب وصفی مقلوب یعنی الٹا ہوا جس کا ذکر ابھی گذرا جیسے یارِ خوش خُو یارِ خوش تقریر (۴) جملہ اسمیہ بیانیہ مقلوبہ یعنی الٹا ہوا اور وہ اس طرح ہے کہ جملہ اسمیہ بیانیہ میں سے کاف بیانیہ سر جملہ اور وہ ضمیر جو موصوف کی طرف پھرتی ہے یعنی لفظ او اور لفظ است جو جملہ اسمیہ کی علامت ہے ان تینوں کلموں کو حذف کر کے مبتدا اور خبر کو مقلوب کریں یعنی الٹ دیں۔ خبر کو مقدم کریں اور مبتدا کو مؤخر جیسے شہیدِ تبسم دیت عشوہ خون بہا۔ اس کی اصل ہے شہیدِ یکہ دیتِ اُو تبسم ست وخوں بہائے اُو عشوہ است یعنی وہ شہید جس کی دیت تبسم ہے اور جس کے خون کی قیمت ناز ہے جب کاف بیانیہ، ضمیر اور لفظ "است" حذف کیے مبتدا اور خبر کو الٹ دیا شہیدِ تبسم دیت عشوہ خونبہا ہو گیا۔

تنبیہ: موصوف اور صفت کے درمیان فاصلہ نہیں ہوتا زید مرد یست نیک میں لفظ نیک عطف بیان یا بدل ہے۔ بدل اور عطف بیان کا ذکر آگے آئے گا ان شاء اللہ تعالیٰ مصدر فیوض میں اسی طرح ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔

یا اس کی اصل ہے زید مردِ یست کہ اُو نیک ست

مرکب بدلی:

وہ ہے جو بدل اور مبدل منہ سے بنا ہو بدل وہ اسم ہے جو ایک اسم کا بدل واقع ہوا اور معنی میں وہی مقصود ہو اور اس سے پہلے اسم کا ذکر محض تمہید کے طور پر ہو جیسے آمد زید برادرِ تو آیا زید تیرا بھائی متکلم کا مقصد اور مراد

مخاطب کے بھائی کی آمد کی اطلاع دینا ہے زید کا ذکر اس نے تمہید کے طور پر کیا ہے۔ پہلا اسم [illegible] کہتے ہیں
اور دوسرے کو بدل جیسے مثالِ مذکور میں زید مبدل منہ اور برادرِتو مضاف مضاف الیہ مرکب اضافی بدل ہے۔ مبدل منہ اور بدل ایک کلمہ کا حکم رکھتے ہیں جیسے پیش کردہ مثال میں آمد کا فاعل واقع ہو رہے ہیں۔

بدل کی اقسام:

بدل کی تین قسمیں ہیں۔

بدل الکل:

مبدل منہ اور بدل کا معنی مرادی ایک ہو جیسے اوپر کی مثال میں زید اور برادرِتو کا معنی مرادی ایک ہے یعنی شخص زید۔

بدل البعض:

جس کا معنی مرادی مبدل منہ کے معنی کی جزء اور بعض ہو جیسے زدم زید سرش را۔ مارا میں نے زید اس کے سر کو زدم فعل با فاعل زید مبدل منہ سرش مضاف مضاف الیہ مرکب اضافی ہو کر بدل البعض مبدل منہ بدل مل کر مفعول بہ را علامت مفعولی۔

بدل الاشتمال:

بدل کا معنی مرادی مبدل منہ کا تعلق دار ہو جیسے کشیدم زید جامہ اش را کھینچا میں نے زید اس کے کپڑے کو کشیدم فعل با فاعل زید مبدل منہ جامہ اش مرکب اضافی بدل الاشتمال۔

تنبیہ: بدل کی چوتھی قسم بدل الغلط شمار کیا جاتا ہے یعنی جو غلطی کے بعد بطور بدل مذکور ہو جیسے آمد خر زید آیا گدھا زید متکلم آیا زید کہنا چاہتا تھا کہ اچانک اس کے منہ سے خر کا لفظ نکل گیا اس قسم کو علیحدہ ذکر کرنے میں یہ حکمت ہے تاکہ اس بات کی طرف اشارہ ہو جائے کہ اس قسم کا مذکورہ بالا تین قسموں سے بنیادی اختلاف ہے اور وہ یہ کہ ان تینوں قسموں کا مبدل منہ اگرچہ تمہیداً مذکور ہوتا ہے مگر اس کا ذکر ارادۃً ہوتا ہے جبکہ بدل الغلط کا مبدل منہ غلط اور اچانک مذکور ہوتا ہے۔ خیال رہے مبدل منہ پر کسرہ نہ پڑھنا چاہیے۔ بعض بدل اور عطف بیان میں فرق نہیں

کرتے اور بعضے یہ فرق کرتے ہیں کہ عطف بیان میں دونوں اسم مقصود ہوتے ہیں برخلاف بدل کے جیسے امام من علی

اسد اللہ است۔

یعنی میرا امام وہ ہے جو علی ہے جس کا لقب اسد اللہ ہے۔ امام من مرکب اضافی مبتدا علی معطوف علیہ

بعطفِ بیان اور اسد اللہ معطوف بعطفِ بیان دونوں مل کر خبر ہوئی مبتدا کی۔

تنبیہ: عطف بیان کی بحث ضمناً آ چکی ہے علیحدہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔

مرکب استثنائی:

وہ ہے جو مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ سے مل کر بنا ہو۔ مستثنیٰ وہ اسم ہے جو استثناء کے کلمات میں سے کسی کلمہ کے بعد واقع ہو متعدد سے نکالنے کے لئے کلمات استثناء فارسی میں یہ ہیں۔ مگر، جز اور عربی میں الا ہے جو فارسی میں بھی مستعمل ہے۔ استثنا کا معنی الگ کرنا ہے جس کو الگ کیا جاتا ہے اس کو مستثنیٰ اور جس سے الگ کیا جاتا ہے اس کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں یہ بھی مل کر ایک کلمے کا حکم رکھتے ہیں جیسے آمدند ہمہ دوستاں مگر زید تمام دوست آئے مگر زید ہمہ دوستاں مستثنیٰ منہ مگر حرف استثناء زید مستثنیٰ مستثنیٰ مستثنیٰ منہ سے مل کر فاعل ہوا آمدند کا اسی طرح آمد قوم جز زید خیال رہے کبھی مستثنیٰ منہ محذوف بھی ہوتا ہے نیامد بمن جز زید یعنی نیامد کسے بمن جز زید۔ کوئی شخص میرے پاس نہیں آیا سوا زید کے کسے مستثنیٰ منہ محذوف ہے۔

مرکب اشاری:

وہ ہے جو اسم اشارہ اور مشارٌ الیہ سے بنا ہو۔ اسم اشارہ وہ اسم ہے جس کی معیت میں کسی محسوس چیز کی طرف عضو ظاہری کے ساتھ اشارہ کیا جائے۔ محسوس وہ ہے جو دیکھا بھالا جاوے یا سنا جاوے جس کی طرف اشارہ کریں اس کو مشار الیہ کہتے ہیں۔ اسمائے اشارہ یہ ہیں۔

آں برائے واحد بعید ۔ ایں برائے واحد قریب

آناں، آنہا برائے جمع بعید ۔ ایناں، اینہا برائے جمع قریب

سوال: اسم اشارہ اور ضمیر غائب میں کیا فرق ہے۔

جواب: صرف اشارہ کا فرق ہے یعنی اسم اشارہ سے محسوس کی طرف حسی اشارہ ہوگا اور ضمیر غائب سے سابقاً مذکور

چیز کی طرف غیر محسوس اور معنوی اشارہ ہوگا۔

اسم اشارہ اور مشار الیہ بھی ایک کلمہ کا حکم رکھتے ہیں جیسے بزن ایں دزد را تو مار اس چور کو۔ ایں اسم اشارہ قریب دزد مشار الیہ دونوں مل کر مفعول بہ را علامت مفعولی جملہ فعلیہ انشائیہ۔

تنبیہ: چناں اور چنیں اصل میں چوں آں اور چوں ایں چوں کلمہ تشبیہ ہے اور آں ایں اسم اشارہ ان کے بعد زیادہ تر کاف بیانیہ آتا ہے جیسے چنانکہ چنیں کہ۔

مرکب جری:

وہ ہے جو جار اور مجرور سے مل کر بنا ہو۔ عربی میں جار وہ حروف ہیں کہ جس اسم پر آتے ہیں اس کو جر یعنی کسرہ دیتے ہیں اور جار کا معنی کسرہ دینے والا اور جسم اسم کو جر دیتے ہیں اس کو مجرور کہتے ہیں عربی کے ان حرفوں کے فارسی ترجمہ کو بھی جار کہتے ہیں فارسی کے حروف جارہ یہ ہیں۔ (۱) برائے (۲) بہر (۳) پے بمعنی برائے ان تینوں حرفوں پر لفظ از زائد آتا ہے جیسے از برائے خدا، از بہر من، از پے تو (۴) جز: اس حرف پر بھی بائے موحدہ زائد ہوتی ہے جیسے بجز تو (۵) چو اور چوں: جو تشبیہ کے معنی میں ہوں یعنی بمعنی مانند (۶) بائے موحدہ: بغیر الف اور الف کے ساتھ (۷) در اور اندر (۸) بر (۹) از (۱۰) تا (۱۱) را: وہ را کہ برائے کے معنی میں ہو۔

تنبیہ: جار مجرور کے تعلق کے لئے یعنی معنوی رابطے کے لئے فعل یا شبہ فعل کا ہونا ضروری ہے۔ شبہ فعل سے مراد مصدر، حاصل مصدر، اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفصیل اور صیغہ صفت یعنی صفتِ مشبہ اور وہ ایسا اسم ہے کہ کسی شخص یا کسی چیز کے اچھے بُرے وصف بیان کرنے کے لئے کہہ سکیں جیسے نیک، بد، خوب، زبوں وغیرہ۔

جار مجرور کی مثال آمدم برائے تو

آمدم فعل با فاعل برائے جار تو مجرور جار مجرور متعلق آمد فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

شبہ فعل کی مثال: زید نویسندہ است با قلم در خانہ زید مبتدا نویسندہ اسم فاعل شبہ فعل است کلمہ ربط با جار قلم مجرور جار مجرور متعلق شبہ فعل نویسندہ کے در جار خانہ مجرور جار مجرور متعلق شبہ فعل کے شبہ فعل اپنے متعلقین سے مل کر خبر ہوئی مبتدا کی مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

خیال رہے ایک فعل یا شبہ فعل کے دو یا دو سے زیادہ متعلقات بھی ہوتے ہیں۔ تعلق کے لئے معنوی ربط اور مناسبت کا لحاظ ضروری ہے۔

تنبیہ: جار مجرور فاعل، مضاف الیہ اور مبتدا نہیں ہو سکتے اسی طرح مفعول اور خبر بھی براہ راست نہیں ہو سکتے ہاں اپنے متعلق کے ذریعے ہو سکتے ہیں۔

جہاں جار مجرور کا متعلق عبارت میں نہ ہو وہاں مقدر ہوتا ہے جیسے بنامِ جہاندار یعنی ابتدا میکنم بنام جہاندار میں ابتدا کرتا ہوں جہاں قائم رکھنے والے کے نام کے ساتھ میکنم فعل با فاعل ابتدا مفعول بہ باجار نام مضاف جہاندار مضاف الیہ مضاف، مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور متعلق میکنم فعل کے فعل با فاعل مفعول اور متعلق کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ:

کبھی چو اور چوں بمعنی مثل کے مضاف ہوتے ہیں اور ترکیب میں اسم کی طرح متبدا خبر اور فاعل، مفعول ہوتے ہیں۔ جیسے زید چوں شیر ست یعنی مانند شیر ست زید مبتدا چوں بمعنی مثل یا مانند مضاف شیر مضاف الیہ است کلمۂ ربط مضاف مضاف الیہ مل کر خبر ہوئے مبتدا کی مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

مشق:

اردو میں ترجمہ اور ترکیب کریں۔

نَدِیْدَمْ جُزْتُو ، گارِے دارَم باتو ، رَفْتَمْ دَرْ بازار ، نِشِسْتَمْ بَرْتَخْت ، رَفْتَمْ از دھلی تا بریلی

خدارا بر منِ مسکیں بخشا ، من ببحرِ گناہ غریقم

فارسی بنائیں:

یہاں سے وہاں تک ، میں نے دیکھا ، سکول میں پڑھنا حرام ہے ، سکول و کالج پر لعنت ہو۔

خدا کے لئے مجھ پر ظلم مت کر ، کسی کا خط بغیر اجازت کے پڑھنا ممنوع ہے۔

مرکب موصولی:

وہ ہے جو موصول اور صلہ سے مل کر بنا ہو۔ موصول وہ ناتمام اسم ہے کہ جب تک اس کے بعد ایک جملہ ن

ملایا جائے اس قابل نہیں ہوتا کہ مبتدا ہو یا خبر یا فاعل یا مفعول یا مضاف الیہ اس جملہ کا نام ہے صلہ موصول کا اس جملہ کی ابتدا میں کاف یا لفظ چہ ہوتا ہے۔ اس کاف اور چہ کو کاف اور چہ صلہ کا کہتے ہیں۔ اسمائے موصولات یہ ہیں۔

آنکہ آنانکہ ہرآنکہ ہرکہ (اصل میں ہرآنکہ ہے) یہ چاروں اشخاص کے لئے آتے ہیں۔ آنچہ ہرآنچہ ہرچہ (اصل میں ہرآنچہ) یہ اشیاء کے لئے آتے ہیں۔ وہ اسم نکرہ جس کے آخر یائے مجہول ہو اور اس کے بعد کاف صلہ کا ہو تو ایسا اسم نکرہ بھی اسم موصول ہے جیسے کسیکہ کسانیکہ شخصیکہ امریکہ چیزیکہ اور جس اسم نکرہ پر لفظ آں اور اس کے بعد کاف صلہ کا ہو وہ بھی موصول ہے جیسے آنکس کہ مرا ہکشت باز آمد پیش ترکیب آنکس اسم موصول بکشت فعل ضمیر مستتر او راجع بسوئے آنکس فاعل با زائدہ میم مفعول بہ را علامت مفعولی کاف صلہ کا فعل فاعل مفعول بہ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ صلہ ہوا آنکس موصول کا موصول صلہ مل کر مبتدا باز آمد فعل اور ضمیر مستتر فاعل جو پھرتی ہے موصول کی طرف پیش مفعول فیہ فعل اپنے فاعل مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ۔

خیال رہے جو جملہ صلہ ہوتا ہے اس میں ایسی ضمیر کا ہونا ضروری ہوتا ہے جو موصول کی طرف پھرے خواہ لفظوں میں ہو یا محذوف ہو۔ مذکور کی مثال اوپر گزری محذوف کی یہ ہے۔ آمد آنکہ برادر زید ست آیا وہ جو زید کا بھائی ہے اصل میں ہے آنکہ او برادر زید است آمد فعل آن اسم موصول کاف صلہ کا برادر مضاف زید مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ خبر ہوئی اُو ضمیر محذوف کی جو پھرتی ہے موصول کی طرف مبتدا، مبتدا باخبر جملہ اسمیہ خبریہ صلہ ہوا موصول کا موصول صلہ فاعل ہوا آمد کا فعل بافاعل جملہ فعلیہ خبریہ پوشیدہ نہ رہے کبھی موصول کو حذف بھی کرتے ہیں چنانچہ بعد حرف ندا کے جیسے اِے کہ یعنی اے آنکہ جیسے خمسہ (یعنی پانچ مصرعوں والی نظم)

اے کہ در ذاتِ خویش منفردی	بصفاتِ کمال متحدی
پس فرو رفتہ ام بچاہ بدی	یا حبیب الالہ خذبیدی

ما لعجزی سواک مستندی

فائدہ:

صلہ کی ضمیر کبھی فاعل واقع ہوتی کبھی مفعول کبھی مضاف الیہ کبھی مبتدا اور اس کو کبھی حذف کر کے موصول کو

S.S.a.a

اس کے قائم مقام رکھتے ہیں۔ اگر ضمیر مفعول کے ساتھ لفظ را علامت مفعول ہو اس را کو بھی موصول کے ساتھ لگا دیتے ہیں لیکن یہ ضمیر فاعل کبھی محذوف نہیں ہوتی۔

ضمیر صلہ کی مثال جو مبتدا اور محذوف ہے وہ بھی اوپر گزری ہے۔ ضمیر صلہ کی مثال جو مفعول اور محذوف ہے اور موصول اس کے قائم مقام یعنی مفعول بہ بنایا گیا ہے۔

آں را کہ فلک بمسندِ عشق نشاند خاکِ درِ دوست را ببالیں میخواند

یعنی جس کو زمانہ عشق کی مسند پر بٹھاتا ہے دوست کے دروازے کی مٹی کو سرہانہ کہتا ہے یا سرہانہ کے برابر کہتا ہے۔

اس کا اصل ہے آنکہ اورا ترکیب آں اسم موصول کاف صلہ کا نشاند فعل فلک فاعل باحرف جار مسند مضاف عشق مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر باجار کا مجرور جار مجرور متعلق فعل کے او ضمیر محذوف مفعول بہ را علامت مفعولی فعل بافاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصول صلہ مل کر فاعل میخواند فعل خاک مضاف در مضاف الیہ مضاف دوست مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مضاف الیہ ہوا خاک مضاف کا خاک مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ میخواند کا را علامت مفعولی باجار بالیں مجرور جار مجرور متعلق فعل کے فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ناچیز کی ناقص سمجھ کے مطابق یہی ترکیب ہونی چاہیے لیکن صاحب مصدر فیوض نے اس طرح ترکیب کی ہے۔

آں موصول کاف صلہ کا نشاند فعل فلک فاعل اور ضمیر او مفعول را نشان مفعول کا ضمیر مفعول کو یعنی لفظ او کو حذف کیا موصول کو اس کے قائم مقام کیا یعنی مفعول قرار دیا اور لفظ را نشان مفعول کا اس کے ساتھ لگا دیا بائے موحدہ جار مسند مضاف عشق مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مل کر مجرور ہوئے جار کے جار مجرور متعلق نشاند کے نشاند فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے مل کر جملہ ہو کے صلہ ہوا موصول کا موصول ساتھ صلہ کے مل کر مبتدا ہوا دوسرا مصرعہ جملہ ہو کے خبر ہوا اس ضمیر کی مثال جو صلہ میں مضاف الیہ اور محذوف ہے۔ بیت:

کسے را کہ اقبال باشد غلام بود میلِ خاطر بطاعت مدام

اصل اس کی ہے کہ اقبال غلام او باشد۔

کسے موصول کاف صلہ کا باشد فعل ناقص اقبال اس کا اسم غلام مضاف اور ضمیر مضاف الیہ مضاف الیہ (لفظ

(او) کو گرا کر موصول کو اس کے قائم مقام کیا (غلام کا مضاف الیہ قرار دیا) جب مضاف الیہ مضاف سے مقدم ہوا اور فاصلہ بھی آیا را علامت اضافت کو موصول کے ساتھ لگایا یہ مضاف اور مضاف الیہ مل کر خبر ہوئی فعل ناقص کی، فعل ناقص اسم اور خبر کے ساتھ مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا اور بقول بعض جملہ اسمیہ ہو کر صلہ ہوا موصول کا موصول صلہ مل کر مبتدا دوسرا مصرعہ جملہ ہو کر خبر ہوئی مبتدا کی۔ اسی طرح ہے بیت:

کسے را کہ گردن کشی در سرست	تواضع ازو یافتن خوش ترست

اصل میں تھا کسے کہ گردن کشی در سرِ او۔

(او) ضمیر محذوف ہے کہ اسم موصول کسے کو اس کا قائم مقام قرار دیا جس کی بنا پر را علامت اضافت اسم موصول کے ساتھ لاحق کی بوجہ تقدیم وفاصلہ۔ کسے اسم موصول قائم مقام (او) مضاف الیہ را علامت اضافت گردن کشی مبتدا در حرف جار سر مضاف او ضمیر مضاف الیہ است رابطہ مضاف با مضاف الیہ خبر جملہ صلہ ہوا موصول کا موصول با صلہ مبتدا دوسرا مصرعہ جملہ اسمیہ ہو کر خبر۔

مشق:

☆ اردو ترجمہ اور ترکیب کریں۔

آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند	آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند
ہرآنکہ تخمِ بدی کشت و چشمِ نیکی داشت	دماغ بیہدہ پخت و خیالِ باطل بست
ہر کہ آمد عمارتے نو ساخت	رفت و منزل بدیگرے پرداخت
آنچہ او گفت غیرِ آں کردن	نیست سودے بجز زیاں کردن
ہرآنچہ کہ مے بایدت پیش گیر	سرِ مانداری سرِ خویش گیر

☆ فارسی بنائیں۔

(۱)	جس نے انگریزی زبان سیکھی اس نے حرام لغیرہ کیا۔	
(۲)	جس نے انگریزی تعلیم سیکھی اس نے کفر کیا۔	

(۳) جو شخص دین کے اساتذہ کا ادب کرے گویا وہ خدا تعالیٰ کا ادب کرتا ہے۔

(۴) جو شخص سکولی استاد کا احترام کرے گویا وہ شیطان کا احترام کرتا ہے۔

(۵) جس کی محنت علم میں ہوتی ہے وہ کامیاب ہوتا ہے۔

(۶) جس کو دین سکھاتے ہو اس کے ساتھ تواضع کرو۔

(۷) جس سے دین سیکھتے ہو اس کی عزت کرو۔

مرکب عددی کا بیان

وہ ہے جو عدد اور معدود سے مل کر بنا ہے۔ عدد گنتی کو کہتے ہیں اور جس کو گنتے ہیں اس کو معدود کہتے ہیں اور ان دونوں کو ممیز تمیز بھی کہتے ہیں۔ جیسے صد روپیہ صد عدد ہے اور روپیہ معدود۔ عدد معدود مل کر بھی ایک کلمہ کا حکم رکھتے ہیں جیسے ہزار روپیہ میخواہم میخواہم فعل با فاعل ہزار روپیہ عدد معدود مل کر مفعول ہے۔ حقیقت میں عدد صفت ہوتا ہے جو معدود موصوف پر اکثر مقدم آتا ہے۔ ہزار روپیہ یعنی ایسے روپے جو ہزار ہیں۔ مبتدی پر ضروری ہے کہ اردو اور فارسی کی گنتی یاد کرے جس کی کچھ تفصیل درج ذیل جدول میں مندرج ہے۔

فائدہ:

عدد لکھنے کے لئے اردو میں رقموں کی نو شکلیں ہیں وہ یہ ہیں۔

ایک سے نو تک: 1 , 2 , 3 , 4 , 5 , 6 , 7 , 8 , 9 , 10

ایک دو تین چار پانچ چھ سات آٹھ نو دس

اور رقموں میں لکھنے کے لئے مرتبے مقرر ہیں جس مرتبہ کی رقم ہو اس مرتبہ میں لکھنا چاہیے اور جونسا مرتبہ رقم سے خالی ہو وہاں نقطہ جس کو صفر کہتے ہیں لکھنا چاہیے اعداد کے مرتبے بے انتہا ہیں تھوڑے سے مبتدی کے لئے لکھے جاتے ہیں اس سے زیادہ وہ حساب کی کتاب میں دیکھ لے۔

۱	از یک تا نہ	آحاد
۲	از دہ تا نود	عشرات

۳	از صد تا نہ صد	مآت
۴	از ہزار تا نہ ہزار	الوف
۵	از دہ ہزار تا نود ہزار	عشرات الوف
۶	از لک تا نہ لک	آحاد لکوک
۷	از دہ لک تا نود لک	عشرات لکوک
۸	از کرور تا نہ کرور	آحاد کرور
۹	از دہ کرور تا نود کرور	عشرات کرور
۱۰	از ارب تا نہ ارب	آحاد ارب
۱۱	از دہ ارب تا نود ارب	عشرات ارب
۱۲	از کرب تا نہ کرب	آحاد کرب
۱۳	از دہ کرب تا نود کرب	عشرات کرب
۱۴	از نیل تا نہ نیل	آحاد نیل
۱۵	از دہ نیل تا نود نیل	عشرات نیل
۱۶	از پدم تا نہ پدم	آحاد پدم
۱۷	از دہ پدم تا نود پدم	عشرات پدم

یک	ایک	۱	بست و یک	اکیس	۲۱	چہل و یک	اکتالیس	۴۱
دو	دو	۲	بست و دو	بائیس	۲۲	چہل و دو	بیالیس	۴۲
سہ	تین	۳	بست و سہ	تئیس	۲۳	چہل و سہ	تینتالیس	۴۳
چہار	چار	۴	بست و چہار	چوبیس	۲۴	چہل و چہار	چوالیس	۴۴
پنج	پانچ	۵	بست و پنج	پچیس	۲۵	چہل و پنج	پینتالیس	۴۵
شش	چھ	۶	بست و شش	چھبیس	۲۶	چہل و شش	چھیالیس	۴۶
ہفت	سات	۷	بست و ہفت	ستائیس	۲۷	چہل و ہفت	سینتالیس	۴۷
ہشت	آٹھ	۸	بست و ہشت	اٹھائیس	۲۸	چہل و ہشت	اڑتالیس	۴۸
نہ	نو	۹	بست و نہ	انتیس	۲۹	چہل و نہ	انچاس	۴۹
دہ	دس	۱۰	سی	تیس	۳۰	پنجاہ	پچاس	۵۰
یازدہ	گیارہ	۱۱	سی و یک	اکتیس	۳۱	پنجاہ و یک	اکیاون	۵۱
دوازدہ	بارہ	۱۲	سی و دو	بتیس	۳۲	پنجاہ و دو	باون	۵۲
سیزدہ	تیرہ	۱۳	سی و سہ	تینتیس	۳۳	پنجاہ و سہ	ترپن	۵۳
چہاردہ	چودہ	۱۴	سی و چہار	چونتیس	۳۴	پنجاہ و چہار	چون	۵۴
پانزدہ	پندرہ	۱۵	سی و پنج	پینتیس	۳۵	پنجاہ و پنج	پچپن	۵۵
شانزدہ	سولہ	۱۶	سی و شش	چھتیس	۳۶	پنجاہ و شش	چھپن	۵۶
ہفتدہ	سترہ	۱۷	سی و ہفت	سینتیس	۳۷	پنجاہ و ہفت	ستاون	۵۷
ہژدہ	اٹھارہ	۱۸	سی و ہشت	اڑتیس	۳۸	پنجاہ و ہشت	اٹھاون	۵۸
نوزدہ	انیس	۱۹	سی و نہ	انتالیس	۳۹	پنجاہ و نہ	انسٹھ	۵۹
بست	بیس	۲۰	چہل	چالیس	۴۰	شصت	ساٹھ	۶۰

شصت و یک	اکسٹھ	۶۱	ہفتاد و پنج	پچھتر	۷۵	ہشتاد و نہ	نواسی	۸۹
شصت و دو	باسٹھ	۶۲	ہفتاد و شش	چھہتر	۷۶	نود	نوے	۹۰
شصت و سہ	تریسٹھ	۶۳	ہفتاد و ہفت	ستتر	۷۷	نود و یک	اکیانوے	۹۱
شصت و چہار	چونسٹھ	۶۴	ہفتاد و ہشت	اٹھتر	۷۸	نود و دو	بانوے	۹۲
شصت و پنج	پینسٹھ	۶۵	ہفتاد و نہ	اناسی	۷۹	نود و سہ	ترانوے	۹۳
شصت و شش	چھیاسٹھ	۶۶	ہشتاد	اسی	۸۰	نود و چہار	چورانوے	۹۴
شصت و ہفت	سڑسٹھ	۶۷	ہشتاد و یک	اکیاسی	۸۱	نود و پنج	پچانوے	۹۵
شصت و ہشت	اڑسٹھ	۶۸	ہشتاد و دو	بیاسی	۸۲	نود و شش	چھیانوے	۹۶
شصت و نہ	انہتر	۶۹	ہشتاد و سہ	تریاسی	۸۳	نود و ہفت	ستانوے	۹۷
ہفتاد	ستر	۷۰	ہشتاد و چہار	چوراسی	۸۴	نود و ہشت	اٹھانوے	۹۸
ہفتاد و یک	اکہتر	۷۱	ہشتاد و پنج	پچاسی	۸۵	نود و نہ	ننانوے	۹۹
ہفتاد و دو	بہتر	۷۲	ہشتاد و شش	چھیاسی	۸۶	صد	سو	۱۰۰
ہفتاد و سہ	تہتر	۷۳	ہشتاد و ہفت	ستاسی	۸۷			
ہفتاد و چہار	چوہتر	۷۴	ہشتاد و ہشت	اٹھاسی	۸۸			

ایک سو کو یک صد دو دسو کو دو صد تین سو کو سہ صد کہتے ہیں۔ علی ہذا القیاس اور دس سو کا ہزار ہوتا ہے اسی طرح ایک ہزار دو ہزار سہ ہزار اور گنتی میں پہلے ہزار پھر سینکڑے پھر وہ عدد جو جدول میں لکھے ہیں، لکھے پڑھے جاتے ہیں۔ جیسے یک ہزار و یک صد و سی و یک یعنی ایک ہزار ایک سو اکتیس۔

مشق:

☆ ترجمہ اور ترکیب کریں۔ (۱) ایں کتاب را بہزار درہم خریدم۔ (۲) برائے زید برمن سہ ہزار و یک صد و نو دوسہ روپیہ است۔ (۳) درازیٔ زمینِ خانہ من پنج صد و چہار گز ست و پہنائی او ہم ہمیں قدر ست۔

☆ فارسی بنائیں۔ (۱) ایک کروڑ انیس لاکھ پانچ ہزار پینتیس سو پچیس بکریاں میرے پاس ہیں۔

مرکب عطفی کا بیان:

وہ ہے جو معطوف اور معطوف علیہ سے مل کر بنا ہو۔ معطوف وہ کلمہ اور کلام ہے جو حرف عطف کے بعد واقع ہو اور معطوف علیہ وہ کلمہ اور کلام ہے جو حرف عطف سے پہلے واقع ہو۔ کلمہ کا عطف کلمہ پر ہوتا ہے اور کلام کا عطف کلام پر، عطف کا معنی ہے پھیرنا عطف کے ذریعے معطوف علیہ اور معطوف کو کسی کام یا کسی چیز میں شریک کرنا ہوتا ہے جیسے آمد زید و عمرو یعنی آیا زید اور عمرو یعنی زید اور عمرو آنے میں دونوں شریک ہیں۔ معطوف علیہ اور معطوف دونوں کا حکم ایک ہوتا ہے یعنی فاعل، مفعول، متبدا، خبر، مضاف الیہ، مضاف وغیرہ ہونے میں جیسے مذکورہ مثال میں زید اور عمرو دونوں مل کر فاعل ہیں۔ یہ مثال کلمہ کے کلمہ پر عطف کی ہے۔ کلام کے کلام پر عطف کی مثال یہ ہے۔ آنکہ ذاتش کریم ست و لطفش عمیم خداوند ماست۔

ترکیب: آں اسم موصول کاف صلہ ذات مضاف شین مضاف الیہ مضاف با مضاف الیہ مبتدا کریم خبر است رابطہ مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہو کر معطوف علیہ واو عاطفہ لطف مضاف شین مضاف الیہ۔ مضاف با مضاف الیہ مبتدا عمیم خبر است رابطہ محذوف ہے بقرینۂ سابق مبتدا با خبر جملہ اسمیہ معطوف معطوف علیہ معطوف سے مل کر صلہ ہوا موصول کا۔ موصول صلہ مل کر مبتدا خداوند ما اس کی خبر مبتدا با خبر جملہ اسمیہ ہوا۔

حرفِ عطف:

حروف عطف یہ ہیں: و، ہم، نیز، یا، نون نفی جیسے آمد زید عمرو نیز بکر ہم اور آمد زید یا عمرو اور نہ زید آمد نہ عمرو اور دریں جا کسے نیامد نہ زید نہ عمرو۔

مشق:

☆ ترجمہ و ترکیب کریں۔ (۱) برائے من بر فلاں ہزار درہم ست و یک صد روپیہ از قرض۔ (۲) نہ مہر طلوع کرد نہ باد وزید۔ (۳) تکبر نیاید از دانا حسد نیز بخل ہم۔

☆ فارسی بنائیں: (۱) میرے پاس نہ دودھ ہے نہ شکر۔ (۲) سر سید کافرِ اعظم ہے اس کے پیروکار بھی۔ (۳) نہ انگلش پڑھو نہ سائنس ورنہ بن جاؤ گے بھینس۔

باب سوئم

مفرد اور مرکب حروف اور کلمات کے معنی کے بیان میں

مفرد حروف کے معانی:

﴿الف﴾

وہ ہے کہ ہمیشہ ساکن ہو اور اس کے پڑھنے میں آواز کو جھٹکا نہ لگے۔ اگر متحرک ہو یا پڑھنے میں آواز جھٹکا کھائے تو وہ ہمزہ ہے جو اصل میں امزہ تھا اور حرف میں ہمزہ کو الف بھی کہتے ہیں۔ الف کثیر معانی کے لئے آتا ہے۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

نمبر شمار	معنی	موقع	مثال
(۱)	برائے ندا	آخرِ اسماء	خدایا، پادشاہا بمعنی اے خدا، اے پادشاہ
(۲)	برائے دعا	مضارع میں آخری حرف سے پہلے	کناد، رساد، بواد، ان کی نفی میم کے ساتھ آتی ہے جیسے مکناد، مرساد، مباد
(۳)	بمعنی عطف	دو مرادف کلموں کے درمیان اور دو غیر مرادف کلموں کے درمیان	تگاپو یعنی تک و پو، تگادو یعنی تگ و دو، رستاخیز بمعنی رست و خیز
(۴)	برائے کثرت	صفت کے آخر میں	خوشا بمعنی بسیار خوش، بدا بمعنی بسیار بد
(۵)	زائد	آخرِ ماضیٔ مطلق	گفتا بمعنی گفت و رفتا بمعنی رفت
	//	آخرِ صیغۂ دعا	بادا بمعنی باد، شوادا بمعنی شواد
	//	آخر اسماء	شب و روز مخدومِ ما طالبا ہ پئے جیفۂ دنیوی در تگ ست ہ مگر قولِ پیغمبرش یاد نیست ہ کہ دنیا ست مردار و طالب سگ ست
		اول اسماء	اسکندر، اسمندر، اشتلم اصل میں سکندر سمندر و شتلم۔ اس الف کو حرکت مابعد کی دیتے ہیں۔

	زائد	اول بعض حروف	''ابر'' اصل میں ''بر'' ہے اور ''ابا'' حرف جر اصل میں ''با'' ہے الف زائدہ ہے اور ''ابے'' حرف نفی ہے اصل میں ''بے'' ہے۔
(۶)	برائے درازئ آواز	آخر اسماء	جیسے ''دردا، دریغا، واغوثا، واحسرتا
(۷)	برائے پیوستگی یا برائے اتصال یا الف ملتبسہ یا ملتصقہ یا برائے آمیزش	ایک مکرر کلمے کے درمیان	دو شادوش، لبالب یعنی دوش پیوستہ بدوش اور لب پیوستہ بلب اور ''پیشا پیش یعنی پیش بہ پیش۔
(۸)	قسمیہ	آخر اسماء عربی	جیسے حقا کہ بہ عقوبت دوزخ برابرست ○ رفتن بہ پایمردئ ہمسایہ در بہشت یعنی حق کی قسم

﴿ب﴾

نمبر شمار	معنی	موقع	مثال
(۱)	برائے اتصال یعنی بمعنی ساتھ	اول اسماء	آشنائی بتو چہ در دِ سرست یعنی آشنائی ساتھ تیرے
(۲)	بمعنی در	اول اسماء	افتم بپائے تو کہ بخشی خطائے من، یعنی در پائے تو
(۳)	بمعنی مع	//	بیا کہ دل بعجب لذتے ہم آغوش ست، یعنی دل مع عجب لذتے
(۴)	بمعنی برائے	//	بطوافِ کعبہ رفتم بحرم رہم ندادند، یعنی برائے طوافِ کعبہ
(۵)	بمعنی بر	//	جانم بلب رسید و بجانان خبر کنید، یعنی برلب رسید
(۶)	بمعنی از	//	جمالِ دوست بدیدن نمیشود آخر، یعنی از دیدن نمیشود
(۷)	بمعنی را	//	دادہ اند آنچہ بما کاشکے از ما گیرند، یعنی آنچہ مارا دادہ اند

(۸)	بمعنی سبب	//	بجرمِ دوستیت میکشند وغوغائیست ، یعنی بسببِ دوستی تو
(۹)	بمعنی مدد	//	تازہ میسازم بناخن باز داغِ خویش را یعنی بمددِ ناخن
(۱۰)	بمعنی موافق	//	نفس در آتشِ دل بارہا گداخت مرا ، کہ اینچنین بمرادِ دلِ تو ساخت مرا
(۱۱)	بمعنی نزدیک	//	یارب تو مرا بیارِ دمساز رساں یعنی نزدیک یارِ دمساز
(۱۲)	بمعنی وسیلہ و طفیل	//	عصیاں مرا دو نصف کن در عرصات ٥ نصفے بہ حسن بخش ، نصفے بہ حسین یعنی بوسیلہ و طفیلِ حسن بخش و نصفے بوسیلۂ حسین
(۱۳)	بمعنی قسم	//	بخدا خدا کا .... یعنی قسم میخورم بخدا عز و جل
(۱۴)	برائے ابتدا	اول اسماء	بنامِ جہاندارِ جان آفرین یعنی ابتدا میکنم بنامِ جہاندار
(۱۵)	برائے مقابلہ و معاوضہ	//	فروختم کتاب را بصد دِرَم یعنی بعوض و مقابلۂ صد درم
(۱۶)	برائے پیوستگی	درمیان کلمۂ مکرر	دم بدم ، ساعت بساعت بادا افزوں جاہ تو یعنی دم پیوستہ بدم اور ساعت پیوستہ بساعت
(۱۷)	بمعنی برابر و مانند	اول اسماء	بصورتِ تو بُتے کمتر آفرید خدا ، یعنی برابر و مانندِ صورتِ تو
(۱۸)	بمعنی لائق	//	صائب کنون کہ درد بدرماں نماندہ است یعنی لائقِ درمان
(۱۹)	برائے تفسیر در	//	بدریا در منافع بیشمار ست ، یعنی در دریا
(۲۰)	برائے تفسیر بر	//	چوں تاختن رستم سِکزی بہ پسر بر ، یعنی بر پسر
(۲۱)	بمعنی تحت و پائین	//	کراپائے خاطر در آید بسنگ ، یعنی زیر سنگ در آید
(۲۲)	بمعنی رخ	//	بگردن فتد سر کشِ تند خو یعنی برخِ گردن (گردن کے بل)
(۲۳)	بمعنی اضافت	//	ور زرداری بزور محتاج نہ ، یعنی محتاجِ زور نہ

(۲۴)	بمعنی طرف	//	من رو بقبلہ دارم تو رو بدیر داری، یعنی بطرف قبلہ و بطرف دیر
(۲۵)	زائدہ	براسم	آن قطرہ ام کہ چرخ بدور افگند مرا، یعنی دور افگند مرا
	//	برافعال	بُر یعنی "بُر" فعل کا پہلا حرف مضموم ہو تو اس کو مضموم پڑھو ورنہ مکسور
	//	برحرف	نخوانم ندانم بجز نام تو، یعنی جز نام تو

﴿ت﴾

نمبر شمار	معنی	موقع	مثال
(۱)	برائے خطاب	آخر کلمہ	کبھی مضاف الیہ ہوتی ہے جیسے بارت بردم اور بردمت بار، یعنی بردم بار تو اور کبھی مفعول واقع ہوتی ہے جیسے "دادمت زر" اور "زرت دادم" یعنی "دادم زر ترا" تنبیہ:۔ اگر کلمہ کے آخر میں ہائے مختفی ہو تو "ت" پر الف زیادہ کرتے ہیں جیسے خانہ ات اور اگر آخر میں الف یا واؤ ہو تو یائے تحتانی زیادہ کرتے ہیں جیسے "صفایت" اور "بویت" تنبیہ: کبھی یائے تحتانی زیادہ نہیں کرتے جیسے "بوسم پات بنیم روت اے جان۔ فائدہ: واؤ معدولہ اس کے آخر زیادہ کر کے "تو" پڑھتے ہیں اور تو فاعل مبتدا خبر اور مضاف الیہ بھی ہوتا ہے جیسے آمدی تو، تو کجائی زید توئی، غلام تو
(۲)	بمعنی خود	آخر اسم	از بارگہت مرانم اے شاہ یعنی از بارگاہ خود
(۳)	زائد	//	جیسے، بالش سے بالشت

﴿چ﴾

نمبر شمار	معنی	موقع	مثال
(۱)	برائے سبب	سر جملہ	ایں طعام نخوردم چہ بیمزہ بود، یہ کھانا میں نے نہیں کھایا اس سبب سے کہ بے مزہ تھا
(۲)	برائے استفہام	اکثر سر جملہ	چہ گفتی، کیا کہا تو نے، چیستی یعنی کیسا ہے تو چہ حال ست، کیا حال ہے
(۳)	برائے تعظیم	سر کلمہ	چہ قیامت است جاناں کہ بہ عاشقاں نمودی، یعنی کیا بڑی قیامت ہے۔
(۴)	برائے تحقیر	سر کلمہ	ماچہ باشیم وچہ باشد دلِ غم پرورِما، یعنی ماچہ حقیر باشیم و دل ماچہ حقیر باشد
(۵)	بمعنی چیز	حرف ''ہر'' کے ساتھ متصل دیکھا گیا	زینتِ خود ساخت دولت ہر چہ را رد کرد فقرہ مشعلِ شاہ از کہن دلقِ گدایاں روشن ست یعنی ہر چیز را رد کرد۔
(۶)	بمعنی ہر چہ	سر کلمہ وکلام	چہ باشد میسر بزودی فرست، یعنی ہر چہ میسر باشد

﴿د﴾

نمبر شمار	معنی	موقع	مثال
(۱)	علامت مضارع کی امر غائب اور نہی غائب کی	آخر کلمہ	جیسے گوید، باید کہ پرورد، باید کہ خیزد۔ فائدہ: دال اور ذال میں فرق، اگر اس کا ماقبل حرف صحیح ساکن ہو تو دال اور اگر اس کا ماقبل حرف علت ساکن ہو یا حرف صحیح متحرک ہو تو ذال ہو گی۔

﴿ش﴾

نمبرشمار	معنی	موقع	
(۱)	ضمیر غائب	آخر کلمہ	کبھی مفعول ہوتی ہے جیسے دادمش انعام و انعامش دادم اس کا ماقبل مفتوح ہوگا۔ مگر کاف بیانیہ کے ساتھ متصل ہوتو اس کا ماقبل مکسور ہوگا جیسے کِش اگر کلمہ کے آخر "ہ" ہوتو "ہ" کے بعد ہمزہ زائدہ کرتے ہیں جیسے خانہ اش کاشانہ اش
(۲)	بمعنی حاصل مصدر	بعد صیغہ امر حاضر معروف	جیسے کوِشش اور کشش بمعنی کوشیدن اور کشیدن فائدہ: شینِ مصدری کا ماقبل ہمیشہ مکسور ہوتا ہے
(۳)	زائد	آخر کلمہ	خودش آمد یعنی خود آمد

﴿ک﴾

نمبرشمار	معنی	موقع	مثال
(۱)	علت وسبب	درمیانِ دو کلام	بردرت آمدم کہ لطف کنی یعنی بردرت آمدم بدیں سبب کہ لطف کنی
(۲)	برائے بیان	مبین کے بعد سر جملہ	دل کہ دربرداشتم دادم ترا: دل مبین ہے کاف بیانیہ سر جملہ برائے بیان
	//	موصول مذکور ہو چاہے محذوف صلہ کے سر پر، وہ مقولہ جو جملہ ہوتا ہے اس کے سر پر بھی آجاتا ہے	گفتم کہ گلے بچینم از باغ، یعنی گفتم اینکہ گلے بچینم از باغ اے آنکہ بملکِ خویش پائندہ توئی، آں موصول اور کاف صلہ کا ہے اے کہ بردی دلم کجارفتی، یعنی اے آنکہ بردی دلم کجارفتی۔

(۳)	برائے مفاجات یعنی ناگاہ ویکا یک	درمیان دو جملہ	بودیم بخیر کہ سپاہ عدو رسید یعنی ناگاہ ویکا یک
(۴)	برائے عطف	درمیان دو جملہ	اے بسا اسپ تیز رو کہ بماند، کہ خرِلنگ جان بمنزل بُرد یعنی اسپ بماند و خرِ لنگ جان بمنزل برد
(۵)	برائے ربط	جملہ معترضہ پر جو جملہ کے درمیان میں ہوتا ہے	دل کہ طومارِ و فابود منِ محزون را ، پارہ کردند ندانستہ بُتاں مضمون را یعنی طومارِ و فا بود جملہ معترضہ ہے کاف بیانیہ کے ساتھ
(۶)	برائے استفہام برائے کدام	ایک جز جملہ کا ہوتا ہے	اگر جملہ اسمیہ ہوتو کاف استفہام خبر بن جاتا ہے جیسے ''ایں مرد کیست'' مرد مبتدا کاف استفہام اس کی خبر است علامت جملہ اسمیہ کی ہے اور اگر جملہ فعلیہ ہوتو کاف استفہام فاعل ہوگا جیسے ''کہ آمد'' یا مفعول ہوگا جیسے ''کرا زدی'' استفہام: کسی بات کے پوچھنے کو استفہام کہتے ہیں اور استفہام کی تین قسمیں ہیں۔ (ا) استفہام اقراری: وہ ہے جس سے اقرار دریافت ہو جیسے بیت ''دوش در بزمِ تو آزردہ و ناشاد کہ بودo من نبودم ہدفِ ناوکِ بیداد کہ بود'' ترجمہ: کل رات تیری مجلس میں آزردہ اور ناشاد کون تھا میں نہ تھا نشانہ ظلم کا تو کون تھا۔ (۲) استفہام انکاری: وہ ہے جس سے انکار معلوم ہو جیسے بیت: کہ میگوید کہ برعزم سفر بستo بقتلِ عاشقِ مسکیں کمر بست

			کون کہتا ہے کہ سفر کے قصد پر کمر باندھی۔ عاشق مسکین کو مار ڈالنے کے لئے کمر باندھی۔ (۳) استفہام استخباری: وہ ہے جس سے کوئی بات پوچھی جائے نہ بطور اقرار اور نہ ہی انکار جیسے :شعر: لالہ رخا سمن برا سرِ روانِ کیستی سنگدلا ستم گرا آفتِ جانِ کیستی یعنی: اے لالہ رخ اے سمن بر سرِ رواں کس کا معشوق ہے تو اے سنگدل اے ستمگر آفت جان کس کا ہے تو۔
(۷)	بمعنی بلکہ	درمیان دو جملہ	اس کاف کے باعث پہلے جملے سے دوسرا جملہ ترقی رکھتا ہے جیسے: بیت: نہ من برآں گلِ عارض غزل سرایم و بس کہ عندلیبِ تو از ہر طرف ہزار نند یعنی: فقط میں ہی اس گل جیسے رخسار پر غزل خواں نہیں ہوں بلکہ بلبل تیرے (عاشق) ہر طرف سے ہزاروں ہیں۔
(۸)	بمعنی از	براسم بجائے از	ترکِ احسانِ خواجہ اولٰی ترہ کا حتمال جفائے بوابان یعنی از احتمال جفائے بوابان یعنی دربانان
(۹)	برائے تصغیر	آخر اسم	ماقبل اس کاف کا مفتوح ہوتا ہے جیسے بط اور بطک طفل اور طفلک مرد اور مردک
(۱۰)	زائد	آخر اسم	جیسے زلو سے زلوک ''جونک''
(۱۱)	بمعنی ہر کہ	بر سر کلمہ	''دگر کشور آباد بیند بخواب کہ دارد دلِ اہلِ کشور خراب'' یعنی ہر کہ دلِ اہلِ کشور خراب دارد کشور آباد نہ بیند

(۱۲)	برائے تائید	درمیان دو کلام	محبت کے رود گر استخوانم تو تیا گرددo کہ از سائیدنِ صندل کجا نقصانِ شود بورا محبت کب جائے اگر چہ میری ہڈیاں سرمہ ہو جائیں کیونکہ صندل کے گھسنے سے بو کا نقصان نہیں ہوتا
(۱۳)	برائے تشبیہ بمعنی چنانکہ	درمیان دو کلمہ	چناں میخورد زنگیٔ خام را، کہ زنگی خورد مغز بادام را، ترجمہ: ایسے کھاتا ہے سکندر زنگی کو جیسے زنگی کھائے مغز بادام کو
(۱۴)	زائد	درمیان کلام	مولانا روم فرماید ؎ گہہ چنیں بنماید و گہہ ضد ایںo جز کہ حیرانی نباشد کارِ دین یعنی جز حیرانی نباشد کار دین
(۱۵)	برائے تردید بمعنی یا	درمیان دو کلمہ	جیسے زید آمد کہ عمرو یعنی زید آمد یا عمرو



نمبر شمار	معنی	موقع	مثال
(۱)	ضمیر متصل متکلم	آخر کلمہ	ترکیب میں کبھی فاعل ہوتا ہے جیسے کردم کیا میں نے "آمدم" آیا میں اور کبھی مفعول ہوتا ہے جیسے "چہ فرمائیم" کیا فرماتا ہے تو مجھ کو اور کبھی مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے غلامم اور کبھی مضاف سے پہلے ہوتا ہے جیسے "تولائے مردانِ آں پاک بومo برانگیختم خاطر از شام و روم یعنی خاطرم از شام و روم برانگیخت اور کبھی میم فعل کے ساتھ متصل ہوتی ہے اور اس کا مضاف فعل سے پہلے ہوتا ہے۔ "بیت" "بتانِ وفا دشمن و بے مروت، از یں زندگی دل ببرادشتندم" کبھی میم کو حذف بھی کرتے ہیں جیسے: ؎ گفتم کہ گلے بچینم از باغ گل دیدم و مست شد بوئے یعنی مست شدم بوئے

(۲)	بمعنی خود	آخر کلمہ	بلطفم بخواں یا براں از درم، ندارم بجز آستانت سرم یعنی "سرخود"
(۳)	برائے نہی ونفی برصیغۂ دعا	اول صیغہ امر حاضر اول صیغہ مضارع دعا	جیسے کن سے مکن یہ میم ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔ جیسے رساد سے مرساد/ باد سے مباد، کناد سے مکناد
(۴)	برائے تعیین عدد	آخر عدد	جیسے یکم، دوم، سوم، یہ میم ساکن ہوتا ہے اور ماقبل اس کا مضموم

(ن)

نمبر شمار	معنی	موقع	مثال
(۱)	برائے نفی	بر ماضی و مضارع وحال و مستقبل	جیسے نکرد، نکند، نخواہد کرد، نمیکند یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے
(۲)	برائے نہی	برامر غائب ومتکلم	باید کہ نکند، باید کہ نہ کردہ شود، یہ نون بھی مفتوح ہوتا ہے۔
(۳)	برائے استفہام	اول کلمہ	استفہام اقراری: جیسے بیت: غلامے شکستش بر ودست و پائے کہ بارے نگفتم کہ اینجا میائے یعنی گفتم کہ اینجا میائے استفہام استخباری: جیسے کسی سے پوچھو۔ "ایں طعام نمیخوری" یعنی میخوری یا نمیخوری: یہ نون مفتوح ہوتا ہے۔ تنبیہ: اگر نون کو علیحدہ لکھیں تو ہائے مختفی آخر میں زیادہ کرتے ہیں جیسے "نہ" اور کبھی ہائے مختفی یائے تحتانی سے بدل جاتی ہے اور نون کا فتحہ کسرہ سے بدل جاتا ہے جیسے "نے" اور کبھی "نے" کو مکرر بھی لاتے ہیں اگر کلام سابق کی نفی م[illegible] لینا ہو جیسے زید درخانہ است نے نے بسفر رفتہ

(۴)	برائے مصدر	آخرکلمہ "تا" یا "دال" کے بعد	جیسے رفتن، آمدن، یہ نون ساکن ہوتا ہے
(۵)	برائے نسبت	آخراسم	جیسے ریمن، منسوب بریم یعنی پیپ والا اور جوشن منسوب بجوش بمعنی حلقہ اور یہ بھی کہتے ہیں کہ یہ نون آن کا مخفف ہے جونسبت کے لئے آتا ہے۔
(۶)	زائد	آخرکلمہ	جیسے پاداش سے پاداشن اور زیبا سے زیبان اور سو سے سون اور چوسے چون



واؤ

واؤ کی دو قسمیں ہیں "واو اصلی" اور "واؤ زائدہ" واؤ اصلی وہ ہے جو کلمہ کا جزو ہو اور وہ دو قسم پر ہے

(۱) معدولہ (۲) ملفوظہ

(۱) معدولہ: وہ واو جو پڑھنے میں نہ آئے جیسے خورد، خوش، خویش، خواجہ، خود

(۲) ملفوظہ: وہ واؤ جو پڑھنے میں آئے اس کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) معروف (۲) مجہول

معروف: جو خوب ظاہر ہو کر پڑھا جائے جیسے نور، ظہور

مجہول: جو خوب ظاہر ہو کر نہ پڑھا جائے جیسے زور، شور

تنبیہ: واؤ ملفوظی جو جزِ کلمہ نہ ہو اس کے کئی معانیہیں۔

نمبر شمار	معنی	موقع	مثال
(۱)	برائے عطف	درمیان معطوف و معطوف علیہ	جیسے آمد زید و عمرو، آیا زید اور عمرو
(۲)	برائے استبعاد	دو کلموں کے درمیان جو بعد رکھتے ہیں	بیت: من و انکارِ شراب ایں چہ حکایت باشد ظاہرا ایں قدرم عقل کفایت باشد یعنی: درمیان من و انکارِ شراب استبعاد ست

(۳)	برائے لزوم	درمیان لازم وملزوم	بیت: اگر دعوتم رد کنی ور قبول من ودست و دامانِ آلِ رسول دست اور دامان آپس میں لازم وملزوم ہیں
(۴)	برائے تصغیر	آخر کلمہ	جیسے پسر اور پسرو یعنی پسر خورد
(۵)	برائے حال	درمیان دو جملہ	زدم زید راو پدرش ایستادہ بود یعنی: مارا میں نے زید کو اس حال میں کہ اس کا باپ کھڑا تھا۔
(۶)	زائد	سرکلمہ	جیسے لیک سے ولیک اور لیکن سے ولیکن

«"ھا" کا بیان»

"ہا" کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) ملفوظی (۲) مختفی

(۱) ہائے ملفوظی وہ ہے جو پڑھنے میں آئے اور جزو کلمہ ہو جیسے گرہ اور زرہ یہ واوَ جمع میں برقرار رہتی ہے جیسے زرہہا اور گرہہا اور کاف تصغیر کے ملنے سے مفتوح ہوتی ہے جیسے گرہ سے گرہک اور زرہ سے زرہک اور اضافت کی حالت میں مکسور ہوتی ہے جیسے گرہِ من، زرہِ من۔

(۲) ہائے مختفی وہ ہے جو پڑھنے میں نہ آئے جیسے جامہ اور خامہ یہ "ہ" جمع میں حذف ہو جاتی ہے جیسے جامہ سے جامہا اور خامہ سے خامہا اور کاف تصغیر کا آخر میں لگانے سے کاف فارسی میں بدل جاتی ہے جیسے جامہ سے جامگک اور خامہ سے خامگک اور "الف نون" اور یائے مصدری لگانے سے بھی کاف فارسی سے بدل جاتی ہے جیسے گوئندہ سے گوئندگان، روندگان اور آزردگی اور افسردگی۔ وہ ہائے مختفی جو جزو کلمہ نہ ہو اس کے کئی معانی ہیں۔

نمبر شمار	معنی	موقع	مثال
(۱)	برائے نسبت	آخر اسماء	دندانہ منسوب بدندان دستہ منسوب بدست اسی طرح یکسالہ منسوب بیکسال، یکماہہ منسوب بہ یکماہ

(۲)	بمعنی است	آخر ماضی مطلق	جیسے آمدہ بمعنی آمدہ است، رفتہ بمعنی رفتہ است
(۳)	برائے اظہار فتحہ	آخر کلمہ	جسے جامہ، خامہ، بندہ، شگوفہ
(۴)	زائد	آخر کلمہ	ریچال سے ریچالہ بمعنی مُربا۔ بیہودہ باتیں، چند اشیاء کا مرکب کھانا جیسے فروٹ چاٹ اسے ایچار بھی کہتے ہیں۔ غنجار سے غنجارہ، سرخاب سرخ رنگ کی چیز جو عورتیں منہ پر ملتی ہیں، اس کو غازہ بھی کہتے ہیں۔

﴿یائے تحتانی معروف﴾

نمبر شمار	معنی	موقع	مثال
(۱)	برائے خطابِ واحد حاضر	آخر فعل	جیسے ''کردی'' تو نے کیا ''آمدی'' تو آیا
(۲)	برائے نسبت	آخر اسماء	جیسے بادِ بہاری یعنی منسوب بہ بہار اور اسپ عربی منسوب بہ عرب، جوزِ ہندی، ناریلِ ہندی
(۳)	برائے مصدر	آخر اسم فاعل اور مفعول لفظی و معنوی	جیسے بخشندگی، افسردگی یعنی بخشندہ شدن اور افسردہ شدن۔ غریب نوازی اور زرریزی یعنی نواختنِ غریب اور ریختنِ زر
(۴)	برائے لیاقت	آخر مصدر فارسی	جیسے کشتنی یعنی قابل کشتن اور نواختنی یعنی قابل نواختن
(۵)	برائے فاعلیت	آخر اسم	جیسے گشتی بمعنی گشت کنندہ اور کسبی بمعنی کسب کنندہ یائے فاعلیت کو یائے نسبت کہہ سکتے ہیں جیسے گشتی منسوب بگشت

﴿یائے تحتانی مجہول﴾

نمبر شمار	معنی	موقع	مثال
(۱)	برائے تنکیر	آخر اسم	جیسے کسے بمعنی کس غیر معین
(۲)	برائے وحدت	آخر اسم	جیسے بزرگے وعزیزے بمعنی یک بزرگ و یک عزیز
(۳)	برائے تعظیم	آخر اسم	جیسے فلاں مردیست یعنی فلاں بزرگ ست
(۴)	برائے استمرار	آخر ماضی	جیسے کردے سے میکردے، ہمیکردے، کرتا تھا وہ
(۵)	برائے تعریف یعنی معرفہ بنانا	آخر اسم	یہی یائے موصول ہے اس کے بعد کاف صلہ کا ہوتا ہے اور جملہ صلہ بنتا ہے جیسے: بیت سعدی: حسودے کہ یک جو خیانت ندید بکارش نیامد چو گندم طپید حسود نکرہ تھا یائے موصول اور صلہ سے معرفہ ہو گیا اور مرادے کہ داشتم حاصل شد یعنی مراد معین۔

حرف مفرد کو دوسرے حرف کے ساتھ بدلنے کا بیان

جس حرف کو بدلتے ہیں اسے مبدل منہ اور جس سے بدلتے ہیں اسے بدل کہتے ہیں۔

مبدل منہ	بدل	مثال	معنی	مثال	معنی
الف	دال مہملہ یائے تحتانی	بایں - بدیں اکدش - یکدش	معروف ہے: دو رگہ کہ اس کا باپ ایک قوم سے ہو اور ماں دوسری قوم سے	بآں - بداں ارمغاں - یرمغاں	معروف ہے تحفہ

مبدل منہ	بدل	مثال	معنی	مثال	معنی
بائے موحدہ	فا	زبان - زفان	معروف ہے	زبانہ - زفانہ	شعلہ
	واو	خواب - خواو	معروف ہے	آب بزرگ - آوبزرگ	معروف ہے
	میم	غژب - غژم	دانۂ انگور		
بائے فارسی	فا	سپید - سفید	معروف ہے	پارسی - فارسی	معروف ہے
	بائے موحدہ	پزدہ - بزدہ	نام شہر		
تائے فوقانی	دال	دستاس - دسداس	چکی	بُت - بُد	معروف ہے
	طائے مہملہ	ستبر - سطبر	پرکار	توتیا - طوطیا	سرمہ
	ثائے مثلثہ	کیومرت - کیومرث	نام بادشاہ	تنک - ثنک	بُت
ثائے مثلثہ	تائے فوقانی	حلیت - حلیت	ہینگ	کثیرا - کتیرا	ایک قسم کی گوند
جیم تازی	زائے تازی	رجہ - رزہ	کھجور کی چھال کی مضبوط رسی	چوجہ - چوزہ	بچہ مرغ
	زائے فارسی	کج - کژ	معروف ہے	لجن - لژن	پانی کی تہ کی سیاہ مٹی
	شین معجمہ	کاج - کاش	درخت صنوبر اور کاشکے	کنگاج - کنگاش	مشورہ
جیم تازی	کاف فارسی	آخشیج - آخشیگ	اصل - عنصر		
	تائے فوقانی	تاراج - تارات	لوٹ		
جیم فارسی	شین معجمہ	لخچہ - لخشہ	شعلۂ آتش	کاچی - کاشی	ظرف سفالین کہ روغن آبگینہ دارد
	زائے فارسی	پاچنگ - پاژنگ	دریچہ و پاپوش		
	صاد مہملہ	چین - صین	نام ملک	چندل - صندل	مشہور لکڑی

مبدل منہ	بدل	مثال	معنی	مثال	معنی
خائے معجمہ	ہا	خجیر - ہجیر	پسند کیا ہوا، نام پہلوان	خاک - ہاک	معروف ہے
	غین معجمہ	سیخ - سیغ	الف کی طرح سیدھی چیز	تاخ - تاغ	درخت کا نام جسکی لکڑی کی آگ دیر تک رہتی ہے
	قاف در ترکی	چقماخ - چقماق	آگ جلانے کا پتھر		
دال مہملہ	تائے فوقانی	دُرّاج - تراج	تیتر	کدخدا - کتخدا	صاحب خانہ
	ذال معجمہ	آدر - آذر	آگ		
ذال معجمہ	دال مہملہ	استاذ - استاد	اخوند	نبیذ - نبید	شراب
رائے مہملہ	لام	روخ - لوخ	ٹیڑھی کمر والا، نام گیاہ	خیار - خیال	ککڑی
زائے معجمہ	جیم فارسی	پزشک - پچشک	طبیب - حکیم		
	جیم تازی	پوزش - پوجش	عذر	آویز - آویج	آویختن سے امر
	غین معجمہ	گریز - گریغ	گریختن سے امر	آمیز - آمیغ	آمیختن سے امر
	سین مہملہ	ایاز - ایاس	محمود کے غلام کا نام	آنکز - آنکس	کجک فیل باناں
سین مہملہ	ہا	آماس - آماہ	ورم	خروس - خروہ	مرغا
	صاد مہملہ	شست - شصت	ساٹھ	سد - صد	سو ۱۰۰
	جیم فارسی	خروس - خروچ	مرغا		
	جیم تازی	ریواس - ریواج	ترش میوہ کا نام		
	شین معجمہ	پاپوس - پاپوش	جوتا	فرستہ - فرشتہ	معروف ہے
شین معجمہ	سین مہملہ	شار - سار	مارِ بزرگ	شارک - سارک	مینا
	جیم فارسی	پاشان - پاچان	پاشندہ		
	جیم تازی	کاش - کاج	درخت صنوبر، بمعنی کاشکے		

مبدل منہ	بدل	مثال	معنی	مثال	معنی
صاد مہملہ	سین مہملہ	صماخ - سماخ	کان کا پردہ	قفص - قفس	پنجرا
غین معجمہ	کاف فارسی	لغام - لگام	معروف ہے	غلیواز - گلیواز	چیل
	قاف درترکی	چناغ - چناق	روپوش زین اسپ	ایاغ - ایاق	پیالہ
قاف	کاف تازی	تریاق - تریاک	نامِ دوا	ترقیدن - ترکیدن	پھٹنا
	کاف فارسی	خانقاہ - خانگاہ	عبادت خانہ		
	غین معجمہ	قالیچہ - غالیچہ	فرش کی ایک قسم	قلندر - غلندر	درویش
فائے معجمہ	دال	فام - دام	رنگ	فرخج - درخج	زشت وگریہ و کفل اسپ
کاف تازی	خائے معجمہ	شاماک - شاماخ	غلۂ معروف وسینہ بندزناں	کثرگاؤ - غژگاؤ	سُراگائے
	غین معجمہ	پرکالہ - پرغالہ	پارۂ ہر چیز		
کاف فارسی	غین معجمہ	گلولہ - غلولہ	غلیلہ	گلیواز - غلیواز	چیل
	جیم	لگام - لجام	معروف	گیلان - جیلان	نامِ شہر
	دال مہملہ	اورنگ - اورند	تخت	آونگ - آوند	رسی : الگنی
لام	رائے مہملہ	زلو - زرو	جونک	پرکالہ - پرکارہ	پارۂ ہر چیز
میم	نون	کجیم - کجین	گھوڑے کی پاکھر	بام بان	معروف ہے
نون	لام	نیلوفر - لیلوفر	نام گل ہندی	چندن - چندل	مشہور لکڑی
واؤ	بائے موحدہ	نوشتہ - نبشتہ	معروف ہے		
	بائے فارسی	وام - پام	رنگ		
	فا	یاوہ - یافہ	گمشدہ، بیہودہ		

با	حائے حطی جیم	ہیز-حیز ماہ-ماج	نامرد معروف	ناگاہ-ناگاج	یکایک
ہا //	ہمزہ...... بکاف عجمی تصغیر جمع اور یائے مصدری کے وقت	خانہ-خانہ من خامہ-خامک	معروف معروف ہے	دیوانہ-دیوانگان دیوانگی	معروف ہے
یا	باجیم سریانی اور انگریزی میں	یوسف-جوسف	نام پیغمبر علیہ السلام	یونس-جونس	نام پیغمبر علیہ السلام

فائدہ:

پوشیدہ نہ رہے کہ جن مقامات پر اساتذہ نے ان حروف کو تبدیل کیا ہے صرف وہاں تبدیل کرنا درست ہے اسی قیاس پر ہر جگہ تبدیل کرنا درست نہیں۔

حروف مرکبہ کا بیان

	حروف	معنی	مثال
۱	از	برائے ابتدائے زمان	از صبح حاضرم یعنی از ابتدائے صبح
۲	//	برائے ابتدائے مکان	از خانہ تا بازار رفتم یعنی میرے جانے کی ابتدا گھر سے ہے
۳	//	بمعنی بعض اسم کے حکم میں ہوگا	گرفتم از دراھم از بمعنی بعض مضاف دراھم مضاف الیہ دونوں مل کر مفعول ہیں گرفتم کے
۴	//	زائد	از برائے خدا۔ از پے تو یعنی برائے خدا اور پے تو
۱	در	برائے ظرفیت	مال در کیسہ دارم ونظر در کتاب یعنی مال اور نظر دونوں مظروف ہیں کتاب اور کیسہ دونوں ظرف ہیں
۲	//	زائد برافعال	درافگند درساز
۳	//	اس اسم کے بعد جس پر بائے موحدہ ہو	بدریا در یعنی بدریا
۱	بر	بمعنی بالا	بربام رفتم و برتو دعویٰ دارم
۲	//	زائد برافعال	برانداخت برافگن
۳	//	اس اسم کے بعد جس پر باموحدہ ہو	بہ پسر بر یعنی بر پسر
۱	را	نشان مفعول	زدم زید را زید مفعول را علامت مفعول
۲	//	علامت مضاف الیہ	زید را غلام۔ زید مضاف الیہ ہے را علامت مضاف الیہ
۳	//	بمعنے برائے	خدارا بخشائے یعنی برائے خدا و چرا یعنی برائے چہ
۴	//	گاہی بمعنی از	قضا را یعنی از قضا
۵	//	بمعنی در	شب را یعنی در شب

۱	با	برائے معیت یعنی ہمراہی	آمدم با زید یعنی ہمراہ زید
۱	تا	برائے ابتدا	تا عشق آمد عقل رفت یعنی از ابتدائے آمد عشق
۲	//	برائے انتہا	از صبح تا شام یعنی انتہائے شام
۳	//	بمعنے مادام جب تک	تا جہاں باشد تو باشی
۴	//	بمعنی سبب و چرا	بیا تا ترا خدمت کنم
۵	//	بمعنی زینہار ہرگز	از صاحب غرض تا سخن نشنوی یعنی زینہار نشنوی
۱	چون	برائے شرط	چوں پیر شدی حافظ از میکدہ بیرون شو
۲	//	برائے استفہام	ندا ند شب پاسباں چوں گذشت یعنی چگونہ گذشت۔
۳	//	برائے تشبیہ	رویت چون ماہ یعنی مانند ماہ
۱	چو	برائے شرط	چو باز آمدی ماجرا درنوشت
۲	//	برائے تشبیہ	چو گلبن بخند و چو بلبل بگو
۱	بی	اس اسم کی نفی کیلئے جو صفت نہ ہو	بے عقل و بے خرد
۱	نا	اسم صفت کی نفی کرتا ہے	ناعاقل و ناخردمند
۱	نہ و نے	برائے نفی	نہ مرا یار و نے مددگار ست
۱	ہرگز	برائے تاکید	ہرگز مباد
۱	اگر، گر، ار، ر	برائے شرط	گر نشینی ور نخسپی جائے تست
۱	مگر	برائے استثناء	ہمہ یاران آمدند مگر زید
۲	//	بمعنی شاید	بیہودہ میگوئی مگر دیوانۂ
۱	اے	برائے ندا	اے دوست اگر جان طلبی جان بتو بخشم

میکرد - ہمیکرد میکند - ہمیکند	بر ماضی برائے استمرار بہ مضارع برائے حال	ے ہے	ا
زید آمد ہم بکر خالد نیز	برائے عطف	ہم و نیز	ا
کاش بیائی کاشکے عدو بمیرد	برائے تمنا	کاش، کاشکے، کاج	ا
آیا کسے ہست کہ جوانمردی کند	برائے استفہام	آیا	ا
زید آمد یا عمرو زید نشست است یا رفت	ایسی دو چیزوں کے درمیان تردید کیلئے جن میں سے ایک یقیناً ثابت ہو	یا	ا
جیسے زید نشستہ است لیکن عمرو رفت زید اور عمرو کا نشست میں اتفاق ہوتا تھا زید نشستہ است کہنے سے سننے والوں کو وہم ہوا کہ عمرو بھی بیٹھا ہوگا اس وہم کو دور کرنے کو کہا لیکن عمرو رفت	برائے استدراک یعنی واسطے دور کرنے اس وہم کے کہ سننے والے کو پچھلی بات سے پیدا ہو	لیکن	ا

پوشیدہ نہ رہے: کہ جس اسم پر کوئی حرف ان حرفوں میں سے آتا ہے اگر وہ اسم مفرد ہے یعنی اور کسی اسم سے لگاؤ نہیں رکھتا تو اس اسم کے آخر اور اگر وہ لگاؤ رکھتا ہے جس جگہ لگاؤ تمام ہو اس جگہ ہندی ترجمہ میں ایک کلمہ ہندی کا واسطے اس حرف کے مخصوص ہے چنانچہ اس جدول میں پہلے ہر سطر کے وہ حرف اور اس کے بعد سرخی ہے وہ کلمہ ہندی کا کہ واسطے اس حرف کے مقرر ہے بعد اس کے مثال اسم مفرد کی کہ اور کسی اسم سے لگاؤ نہ رکھتا ہو اور بعد اس کے مثال اسم مرکب کی کہ کسی اور اسم سے لگاؤ رکھتا ہو اور ان مثالوں کا ترجمہ سرخی سے ہر ایک مثال کے نیچے لکھا ہے مبتدی دریافت کرے کہ کام کی بات ہے۔

حرف	کلمہ ہندی	مثال اسم مفرد	مثال اسم مرکب بیک اضافت	مثال اسم مرکب بد و اضافت
از	سے	از خانہ گھر سے	از خانہ زید زید کے گھر سے	از خانہ برادر زید زید کے بھائی کے گھر سے
برائے واسطے	کے	برائے خدا خدا کے واسطے	برائے بندگان خدا خدا کے بندوں کے واسطے	برائے خاطر بندگان خدا خدا کے بندوں کی خاطر
ب ساتھ	کے	بخدا خدا کے واسطے	بہ بندگان خدا خدا کے بندوں کے واسطے	بخاطر بندگان خدا خدا کے بندوں کی خاطر
چو۔چون مانند	کے	چون ماہ چاند کی مانند	چون نور ماہ چاند کے نور کی مانند	چون نور ماہ آسمان آسمان کے چاند کے نور کی مانند
جز سوا	کے	جز زید سوا زید کے	جز غلام زید زید کے غلام کے سوا	جز برادر غلام زید سوا بھائی غلام زید کے
در بیچ میں	کے	در خانہ گھر میں بیچ گھر کے	در خانہ دوست دوست کے گھر میں دوست کے گھر کے بیچ	در خانہ برادر دوست دوست کے بھائی کے گھر میں دوست کے بھائی کے گھر کے بیچ
بر اوپر	کے	بر تخت تخت پر اوپر تخت کے	بر تخت شاہ بادشاہ کے تخت پر اوپر تخت بادشاہ کے	بر تخت شاہ ہند ہند کے بادشاہ کے تخت پر ہند کے بادشاہ کے تخت کے اوپر
با ساتھ	کے	با زید ساتھ زید کے	با برادر زید زید کے بھائی کے ساتھ	با غلام برادر زید زید کے بھائی کے غلام کے ساتھ
بے بغیر	کے	بے اختیار بغیر اختیار کے	بے یاد پروردگار پروردگار کی یاد کے بغیر	بے یاد پروردگار عالم جہاں کے پروردگار کی یاد کے بغیر

بعض کلمات کے معانی

وہ کلمات جن کو اہل فارس کلام کی زینت کے لئے لاتے ہیں اور کلمات معنی میں کچھ دخل نہیں رکھتے	١	ب	بگفت و بگوید و بگو	یعنی	گفت و گوید و گو
	٢	مر	منت مر خدارا	یعنی	منت خدارا
	٣	در	درساخت	یعنی	ساخت
	٤	بر	برجہید	یعنی	جہید
	٥	فرا	فرارفت	یعنی	رفت
	٦	فرو	فروخواند	یعنی	خواند
	٧	وا	واگذارند	یعنی	گذارند
	٨	خود	من خود چہ کسم	یعنی	من چہ کسم
	٩	ہمے	ہمے رفتی	یعنی	رفتی
	١٠	ار	گفتار دیدار	یعنی	گفت و دید
	١١	ین	نخستین و کمترین	یعنی	نخست و کمتر
	١٢	ان	رخان خوب تراز غبار خط چہ زیان	یعنی	رُخ خوب تر از غبار، خط چہ زیان
کلمات بمعنی خداوند یعنی صاحب	١	مند	مستمند و آرزومند	یعنی	خداوندِ مست و خداوندِ آرزو
	٢	گار	ستمگار و گنہگار	یعنی	خداوند ستم و خداوندِ گناہ
	٣	ور	تاجور، ہنرور، ورنجور ومزدور	یعنی	خداوند تاج و خداوند ہنر و خداوند رنج و خداوند مزد
کلمات معنی فاعلیت	١	گر	شیشہ گر و کاسہ گر	یعنی	سازندہ شیشہ و سازندہ کاسہ
	٢	ان	خندان و گریان	یعنی	خندہ کنندہ و گریہ کنندہ
	٣	ار	خریدار-فروختار	یعنی	خرید کنندہ و فروخت کنندہ

کلمات بمعنی بسیار:	۱	ستان	قبرستان وگلستان	یعنی	بسیار قبر وبسیار گل
	۲	لاخ	سنگلاخ دیولاخ رودلاخ	یعنی	بسیار سنگ بسیار دیو بسیار رود
کلمات: معنی مانند که آخر اسما آیند مگر لفظ دان لفظ وار وسان در اول هم آید بشرطیکه یائے موحده برآنها باشد چوں بوار بزرگان وبسان گریبان	۱	دس	حوردس بدال مہملہ وسین مہملہ	یعنی	مانند حور
	۲	دیس	حوردیس بدال ویائے مجہول	یعنی	مانند حور
	۳	وان	پلوان	یعنی	مانند پل یعنی کھیت کی مینڈ
	۴	ون	پیلون - استرون	یعنی	مانند پیل - مانند استر
	۵	وند	پولادوند - خداوند	یعنی	مانند پولاد - مانند خدا
	۶	اوند	خویشاوند	یعنی	مانند خویشان
	۷	بس فش وش	شیربس شاہ فش ماہ وش	یعنی	مانند شیر مانند شاہ مانند ماہ
	۸	آسا	شیرآسا مردآسا رستم آسا	یعنی	مانند شیر مانند مرد مانند رستم
	۹	وار	بزرگوار - بندہ وار	یعنی	مانند بزرگ - مانند بندہ
	۱۰	سان	شیرسان - فرشتہ سان	یعنی	مانند شیر - مانند فرشتہ
	۱۱	سار	خاکسار - سبکسار	یعنی	مانند خاک - مانند چیز سبک
کلمات معنی ظرفیت وبسیاری	۱	سار	شاخسار - نمک سار	یعنی	بسیار شاخ - بسیار نمک جائے نمک
	۲	بار	دریابار - رود بار	یعنی	بسیار دریا وبسیار رود
	۳	زار	گلزار - لالہ زار	یعنی	بسیار گل جای گل

کلمات معنی لیاقت	۱	وار	شاہوار - گوشوار	یعنی	لایق شاہ ولائق گوش
	۲	انہ	شاہانہ - مردانہ	یعنی	لایق شاہ ولائق مر
	۳	گان	شائیگان رائیگان دراصل شاہگان راہگان	یعنی	لایق شاہ ولایق اندا براہ
کلمات معنی نگہبانی وحفاظت	۱	بان	دربان - فیلبان	یعنی	نگہبان در - نگہبان
	۲	دار	پردہ دار - راز دار	یعنی	نگہبان پردہ - نگہبان
	۳	وان	بہلوان - بندیوان	یعنی	نگہبان بہل - نگہبان
کلمات معنی پیوستگی	۱	ناک	غمناک - دردناک	یعنی	پیوستہ بغم - پیوستہ بد
	۲	گین	اندوہگین - خشمگین	یعنی	پیوستہ باندوہ - پیوستہ
کلمات تصغیر	۱	ک عربی	مردک - اسپک	یعنی	مردخورد - اسپ خو
	۲	چہ	باغچہ - طاقچہ	یعنی	باغ خورد - طاق خو
	۳	و	پسرو	یعنی	پسر خورد
کلمات معنی نسبت	۱	یائے معروف	کابلی قریشی ہندی	یعنی	منسوب بکابل منسو بقریش منسوب بہند
	۲	ین	زریں سیمیں نگاریں	یعنی	منسوب بزر، منسوب منسوب بہ نگار
	۳	ہ	یکسالہ یکماہہ یکروزہ	یعنی	منسوب بہ یکسال منسو بہ یکماہ منسوب بہ یکر
	۴	اک	فغاک مغاک تپاک	یعنی	منسوب بہ فغ یعنی منسوب بہ مغ یعنی عمیـ منسوب بہ تپ

۵	ان	ایران توران	یعنی	منسوب بہ ایرو منسوب بہ تو[illegible] پسران فریدون
۶	انہ	سالانہ ماہانہ روزانہ	یعنی	منسوب بہ سال منسوب بہ[illegible] منسوب بہ روز
۷	ن	ریمن جوشن	یعنی	منسوب بہ ریم، منسوب بہ جوش بمعنی حلقہ
۸	ویہ	راہویہ، سیبویہ	یعنی	منسوب بہ راہ، منسوب بہ سیب کہ رخسارش چوں سیب است

کلمات معنی رنگ

۱	وام	سبزوام - زردوام	یعنی	سبز رنگ - زرد رنگ
۲	فام	سرخ فام - سفید فام	یعنی	سرخ رنگ - سفید رنگ
۳	بام	سرخ بام - سبز بام	یعنی	سرخ رنگ - سبز رنگ
۴	گونہ	زرگونہ - گلگونہ	یعنی	زرد رنگ - سرخ رنگ
۵	گون	گلگون - سیمگون	یعنی	رنگ گل - رنگ سیم
۶	جردہ	سیاہ جردہ مختص بلفظ سیاہ	یعنی	سیاہ رنگ
۷	جرتہ	سیاہ جرتہ مختص بلفظ سیاہ	یعنی	سیاہ رنگ

کلمات معنی مصدری

۱	یائے معروف	بخشندگی شرمندگی کام بخشی	یعنی	بخشیدن و شرمندہ شدن و کام بخشید[illegible] ہائی آخر بخشندہ و شرمندہ کاف[illegible] فارسی سے بدل گئی ہے
۲	ار	گفتار - رفتار		گفتن - رفتن
۳	ش	آمرزش - بخشش		آمرزیدن - بخشیدن

کلمات ظرفیت صرف	۱	دان	قلمدان - نمکدان	یعنی	جائے قلم داشتن - جائے نمکداشتن
	۲	وند	آوند - دراصل آبوند	یعنی	جائے آب داشتن
کلمات تاکید تکرار کلمہ بھی مفید معنی تاکید ہوتا ہے جہان جہان و عالم عالم یعنی بسیار بسیار	۱	خوب	خوب دویدم	یعنی	بہت دوڑا میں
	۲	نیک	نیک نگریستم	یعنی	غور کر کے دیکھا میں نے
	۳	بسیار	بسیار جستم	یعنی	بہت ڈھونڈا میں نے
	۴	ہمہ	ہمہ یاران رفتند	یعنی	سب یار گئے
	۵	جملہ	جملہ سپاہ فراہم آمد	یعنی	سب فوج جمع ہوئی
	۶	بسا	بسا متکبران	یعنی	بہت تکبر والے اور
	۷	بسے	بسے مغروران بسے دیدم کہ آخر خاک شدند	یعنی	بہت غرور والوں کو بہت دیکھا میں نے کہ آخر خاک ہوئے
کلمات ایجاب	۱	آرے	آرے ہمچنانست	یعنی	ہاں ایسا ہی ہے
	۲	بلے	بلے ہمچنین شنیدہ ام	یعنی	ہاں ایسا ہی سنا ہے میں نے
	۳	لبیک	لبیک چہ مے فرمائید	یعنی	حاضر ہوں میں کیا فرماتے ہو تم

(۱۰) جیسے عربی میں دو کلمے باہم آتے ہیں علیحدہ ہوں تو بے معنی ہیں مثلاً حسن بسن ہر دو لفظ بفتحتین بمعنی بسیار نیک اور بسن حسن کے لیے بالغ اور موکد ہے اور لفظ بسن علیحدہ کوئی معنی نہیں رکھتا۔ اسی طرح فارسی میں بھی ہیں جیسے تارومار بمعنی زیروزبر، کج مج، پریشان و پراگندہ اور کبھی تال و مال کے معنی میں بھی آتا ہے۔ لیکن عربی میں بغیر عطف کے پڑھتے ہیں اور فارسی میں واو عطف کے ساتھ۔

(۱۱) نون جو حرف مدہ کے بعد واقع ہو غنہ پڑھنا چاہیے فارسی میں اس نون کا ظاہر پڑھنا درست نہیں مگر جب کہ اس پر کسرہ اضافی یا توصیفی آوے حروف مدہ الف ہے اور وہ واو کہ جس کا ماقبل مضموم ہو اور وہ یائے تحتانی کہ جس کا ماقبل مکسور ہو جیسے جاں اور جنوں اور دیں میں اضافت کی مثالیں جانِ من جنونِ تو دینِ حق۔

(۱۲) صیغۂ ماضی اور صیغۂ امر بمعنی مصدر بھی آتے ہیں۔ ع: گفتِ عالم بگوشِ دل بشنو یعنی گفتنِ عالم اور جیسے مصرع سوزِ دلِ پروانہ مگس راند بند یعنی سوختنِ دلِ پروانہ، گفت صیغہ ماضی ہے بمعنی مصدر اور سوز امر ہے بمعنی مصدر۔

(۱۳) صیغہ امر کا جو کسی اسم سے مرکب ہو اور اس اسم کے بعد واقع ہو تو وہ امر اکثر اسم فاعل کا معنی پیدا کرتا ہے اور ترکیب میں مضاف ہوتا ہے اس اسم کا اور وہ اسم اس کا مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے غریب پرور اور بندہ نواز۔ پرور اور نواز صیغے امر کے ہیں بمعنی اسم فاعل یعنی پرورندۂ غریب نوازندۂ بندہ اور کبھی وہ امر معنی اسم مفعول کے پیدا کرتا ہے جیسے دست پرور یعنی پروردۂ دست جیسے خدا بخش یعنی بخشیدۂ خدا ہندوستان زائے یعنی زادۂ ہندوستان۔

(۱۴) کبھی ماضی کسی اسم سے مرکب ہو کر اسم مفعول کے معنی پیدا کرتی ہے جیسے خانہ زاد یعنی زادۂ خانہ اور جیسے دل نہاد یعنی نہادۂ دل۔

(۱۵) دو حرف قریب المخرج جو جمع ہوں پہلے حرف کو دوسرے حرف سے بدل کے دونوں کو آپس میں ادغام کرتے ہیں جیسے بدتر بتّر بتشدید تائے فوقانی کبھی پہلے حرف کو حذف کرتے ہیں جیسے بتر بلا تشدید تائے فوقانی اور جیسے زودتر کہ اصل میں زودتر تھا اور جیسے آوند کہ اصل میں آب وند تھا اور جیسے فروتر کہ اصل میں فرود تر تھا اور یگان کہ اصل میں یک گان تھا مانند دوگان سہ گان کے یک کے آخر سے کاف تازی حذف کیا۔

(۱۶) عربی میں جو بعض کلمات کے آخر الف ممدودہ ہے یعنی وہ الف جس کے بعد ہمزہ ہے جیسے علماء فضلاء فارسی میں ہمزہ نہ لکھنا چاہیے لیکن اضافت میں ہمزہ کی جگہ یائے تحتانی لکھیں جیسے علمائے عصر فضلائے دہر۔

(۱۷) لفظ کس انسان کے واسطے مقرر ہے اور واسطے غیر انسان کے لفظ چیز اور چہ جیسے سعدی علیہ الرحمہ کے بیت میں ہے۔ ع نباید بستن اندر چیز کس دل که دل برداشتن کاریست مشکل۔

(۱۸) جس کلمہ کے آخر الف یا یائے تحتانی یا ہائے ہوز ہو اور یائے تحتانی نسبت کی اس کے آخر لگا دیں تو اس الف کو اور ہا کو اور یائے تحتانی کو واو سے بدلیں جیسے مصطفیٰ مصطفوی انبالہ انبالوی دہلی دہلوی۔

(۱۹) بعض کلمات میں واسطے تخفیف کے اختصار کرتے ہیں جیسے نوز مختصر ہنوز کا اور گوز مختصر گَوَزن کا اور بغداد مختصر باغ داد کا کہ نوشیرواں نے وہاں محکمۂ داد کیلئے ایک باغ بنایا تھا۔ آٹھویں روز وہاں بیٹھ کر داد دیا کرتا تھا۔

(۲۰) بعض مصدر لازم اور متعدی دونوں استعمال ہوتے ہیں جیسے سوختن جلنا جلانا افروختن روشن ہونا روشن کرنا آموختن سیکھنا سکھانا پختن پکنا پکانا شکستن ٹوٹنا توڑنا۔

(۲۱) جس کلمے کے سرے پر ہمزہ ہو یعنی الف متحرک ہو وہ الف درج کلام میں ساقط بھی ہوتا ہے یعنی پڑھنے میں نہیں آتا اور اس کی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں مگر اکثر وہ لکھنے میں آتا ہے اور بعض الفاظ میں لکھنے میں نہیں آتا جیسے مصرع: اوست اقرب من از و دورم حیف۔ از کے الف کی حرکت ماقبل کو دی پڑھنے سے ساقط کیا اور لکھنے میں رکھا اور او کے الف کا ضمہ از کی زے کو دیا اور اس الف کو پڑھنے اور لکھنے دونوں سے ساقط کیا از او سے زو پڑھا گیا۔

(۲۲) بعض کلمات کہ ان کے آخر الف ہے ان کے الف کے بعد یائے تحتانی کا لکھنا پڑھنا بھی درست ہے جیسے خدا خدائے پارسا پارسائے بکشا بکشائے بیفزا بیفزائے۔